اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com
https://www.zubinovelszone.in

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

نیچے والے ناولز پڑھنے کے لیے ناول نام پر کلک کرے

My Agent Lover By Mehwish Khan / Inteha E Ishq By Saliha Iqbal

Tashnagi E Jaan By Farwa Khalid / Ishq Nahi Junoon Ho Tum By Saleha Iqbal

Dast E Ishqam By Rimsha Hayat / Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Main Teri jogan By Farwa Khalid / Maseeha E Dil By Aan Fatima

مکمل ناول

لمس حرارت

رامین خان

اونچی آواز میں بات نہ کرنا اپنے شوہر سے، اور بچوں کا خیال رکھنا۔۔بن ماں کے بچے ہیں "

"میں خود بچی ہوں ابھی اماں "

اماں کی نصیحتوں سے جھنجھلا کر ناک چڑھاتے ہوئے کہا اور پلٹ پھر سے آئینے میں اپنے خوبرو نقوش کو ہر ہر زاویے سے دیکھنے لگی

" مالک نے حسن تو بہت دیا ہے "

اس نے اتراتے ہوئے کہا۔۔

" بس تھوڑی سی عقل بھی دے دیتا تو کیا بات تھی "

یہ زارون تھا اسکا چھوٹا بھائی۔۔

جسے اس نے خون آشام نظروں سے گھورا تھا

" سارا دن خود کو آئینے میں ہی نہ دیکھتی رہنا آپا۔۔۔اپنے شوہر کا بھی خیال

رکھ لینا۔۔اب تو خیر سے دو بچے آپ کو تحفے میں مل رہے ہیں"

زاروں بے تکلفی سے بیڈ پر گرتے ہوئے بولا

" خدارا تو چپ ہو جا۔۔۔پہلے ہی اماں کی نصیحتیں سن سن کر پک چکی ہوں "

اس نے اب کی بار باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" ٹھیک ہے آپا۔۔۔میں تو آپ کے فائدے کے لئے ہی کہہ رہا تھا" زارون

نے کندھے اچکا کر کہا۔۔

" جائو دیکھو میرے شوہر آئے یا نہیں "

اس نے اک ادا سے زلفیں سنوارتے ہوئے زارون پر حکم صادر کیا تھا۔۔

زارون کی نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسی نکل گئی۔۔

" کیا ہے؟ "

وہ گھورنے لگی

" آپا مجھے لگتا ہے انہوں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے"

وہ کہہ کر جلدی سے باہر بھاگا

کیونکہ جانتا تھا اب گل کی چپل اسکی کمر کا پیچھے کرتے ہوئے باہر تک آئی تھی

۔۔

دو دن پہلے اسکا نکاح سادگی گھر میں ہی کر دیا گیا تھا۔۔۔رشتہ دادی کی اک پرانی سہیلی شریفان کے توسط سے ہوا تھا۔۔اماں بے چاری بیوہ تھیں۔۔ دن رات پریشان ہوتی رہتی کہ اسے رخصت کیسے کریں گی۔۔۔جہیز کیسے بنے گا۔۔اللہ نے ان کی سن لی تھی۔۔

انکی ساری پریشانیاں ایک ہی بار میں ختم ہو چکی تھیں۔۔جب شریفان خالہ نے رشتے کے متعلق انہیں بتایا۔۔

"کیا؟ دس سال بڑا؟ اور پھر دو بچے بھی؟ پھر تو شادی شدہ بھی ہو گا۔۔ "

اسے تقریباً ہارٹ آ ہی چکا تھا

" تیری مجھ سے کوئی دشمنی ہے خالہ "

وہ لڑنے پر اتر آئی تھی

ری کم بخت سن تو لے۔۔ بچے "

تو اسکے مرحوم بھائی کے ہیں دونوں حادثے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے

" اب بھائی کے بچے یتیم خانے میں تھوڑی دے گا

"تو ایسے بول۔۔ کیوں اتنی سی عمر میں مجھے ہارٹ اٹیک دیتی ہے خالہ "

اور عمر کا کیا ہے۔۔ لڑکا عمر میں بڑا ہی ہوتا پھر جہیز کی بھی کوئی فکر نہیں"

" لڑکے نے اک پائی لینے سے بھی انکار کر دیا ہے۔۔ بتا بھلا اور کیا چاہیئے

اماں ماموں سے صلاح مشورے کے بعد مانتی ہیں بنی۔۔ یوں انکا نکاح ہو گیا

اور

اماں کی ساری پریشانیاں ختم ہو گئیں۔۔

دودن بعد آج رخصتی تھی۔۔۔

وہ ٹشو کے آف وائٹ سوٹ میں ہلکا پھلکا میک اپ کیئے حسین لگ رہی تھی

۔۔

اماں صدقے واری جارہی تھی۔۔

آج ان کا آنگن سونا ہونے والا تھا۔۔

ان کی آنکھیں بات بات پر بھیگ جاتیں جو بھی تھا

وہ اماں کی لاڈلی تھی۔۔

ابا تو اسے یاد بھی نہ تھے اماں نے ہی سلائی کر کے اسے پڑھایا لکھایا تھا اور

ساری خواہشیں پوری کرتی آئی تھیں۔۔یوں وہ اماں سے بہت سی نصیحتیں اور

دعائیں لیکر رخصت ہو گئی۔۔

•••

•••••••

پہاڑ چڑھتے ہوئے اچانک اس کا پیر بری طرح سے مڑا

اور وہ یقیناً گر جاتی

اگر اسفندیار خان کا بھاری مردانہ ہاتھ اسے نہ تھام لیتا۔۔

" چوٹ تو نہیں لگی؟ "

وہ متوحش سی ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔

" چوٹ لگی ہے؟ "

اس نے ابرو اچکا کر اسکی سمت دیکھتے ہوئے سوال دہرایا۔ لہجہ سپاٹ اور

جامد تھا۔۔

ساتھ ساتھ بغور اسکا چہرہ جانچ رہا تھا۔ تکلیف سے اسکے چہرے کے نقوش

بگڑ لگے تھے۔۔۔

" وہاں تک چل سکتی ہو؟ "

اس نے سر اٹھا کر پہاڑی پر بنے اونچے گھر کو دیکھا اور پھر بے چارگی سے اسفندیار کو دیکھا۔۔

اسفند نے سگریٹ لبوں میں دبائی اور جھک کر اسے مضبوط بازوئوں میں اٹھا لیا۔۔

وہ ایکدم سٹپٹا گئی۔۔

سینے میں کوئی بہت تیزی سے شور مچانے لگی۔۔۔

وہ اسکے بے حد قریب تھی۔۔۔ سگریٹ کے ساتھ ساتھ اسکے کلون کی تیز مہک اسکے نتھنوں میں گھس رہی تھی۔۔۔

اس نے بے ساختہ گردن موڑلی۔۔۔

اوپر پہنچتے تک اسکا سانس حلق میں ہی اٹکا رہا تھا۔۔

" رئوف بابا۔۔ جمیلہ بی، سمندر خان سب کہاں ہیں؟ "

اسے اتارتے ہوئے اس نے ملازموں کو طلب کیا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ اسے دیکھیں شاید اسکے پائوں میں موچ آگئی ہے، سمندر تم گاڑی " گیراج میں کھڑی کردو، رئوف بابا آپ میرا یونیفارم نکال دیں مجھے میس جانا ہے "

سب پر حکم چلا کر وہ منظر عام سے غائب ہو گیا تھا۔۔

زرگل نے ساری کاروائی خاموشی سے دیکھی تھی۔۔۔

اسنے جمیلہ بی کو فرسٹ ایڈ باکس لاتے دیکھ کر کہا۔۔

" بس ہلکی سی موچ آئی ہے چوٹ نہیں لگی "

" بی بی جی دیکھنے تو دیں "

وہ سست روی سے چلتے ہوئے صوفے پر براجمان ہوئی تو جمیلہ بی نے اسکے پائوں کو ہلا جلا کر دیکھا اور مطمئن سی کہنے لگی۔۔

" ہلکی سی سوجن ہے بی بی "

وہ کہنے لگی۔۔

"آپ اپنے کمرے میں آرام کریں جب تک خانساماں کھانا بنادے گا تو پھر آپ کو بلالیں گے۔۔ باہر بہت سردی ہے"

سردی واقعی بہت تھی۔۔۔

اس نے کندھوں پر شال درست کی اور ملازمہ کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔۔

"یہ آپ کا کمرہ ہے بی بی جی۔۔آپ آرام کریں شام میں آپ کو گھر وغیرہ دکھادوں گی"

اس نے سر اثبات میں ہلا کر رضامندی ظاہر کی تو ملازمہ چلی گئ۔۔۔

کمرے میں مدھم سی روشنی تھی۔۔

اسے تو وحشت ہوتی تھی اندھیرے سے۔۔

اسنے ہاتھ مار کر ساری لائٹیں آن کر دیں اور دوپٹہ اتار کر بیڈ کی پائنتی کر بیٹھ گئ۔۔

بلاشبہ اس شخص کے کمرے سے اسی کی مہک آ رہی تھی۔۔وہ سائیڈ ٹیبل پر پڑی اسفند کی یونیفارم میں ملبوس تصویر دیکھنے لگی۔۔۔

اسے انجانی سی خوشی اور فخر محسوس ہوا تھا جب شریفاں خالہ نے اسے اسفند کے آرمی میں کمانڈر ہونے کی خبر سنائی تھی۔۔

بیگم صاحبہ ؟" دروازہ ناک ہوا تھا۔۔ "

" آجائیں "

اس نے دوپٹہ کندھوں پر پھیلایا تھا۔۔

" بیگم صاحبہ آپ کے لئے کھانے میں کیا بنائوں ؟ "

وہ ایکدم لاجواب ہو چکی تھی۔۔

اماں سے وہ کتنی فرمائشیں کیا کرتی تھی۔۔

اب جب کے اسکے اختیار میں تھا

تو اسکا دل کچھ بھی کھانے کو نہ چاہا۔۔

اسے اچانک اماں کی یاد آنے لگی۔۔

" جو آپ کا دل کرے بنالیں۔۔ میں کھالوں گی "

ملازمہ کچھ دیر رکی اور پھر سر ہلا کر چلی گئی۔۔

گھر یاد آتے ہی اسکی آنکھیں بھر ا گئیں۔۔

سارا جوش اور ولولہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔

ہر شے سے دل اُچاٹ ہو گیا۔۔

اس نے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھے بیٹھے کشن کھینچا اور سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔

اسکے آنسو تکیہ بھگونے لگے۔۔

••

•••••••

اک تیس سال کا مرد، اسکے دو جڑواں بچے، اتنی بڑی کوٹھی اور یہ نوکر چاکر

سب اسکے دسترس میں تھے

جو کل تک اک لا ابالی اور شوخ سی لڑکی تھی آج

بیگم صاحبہ "بن چکی تھی۔۔ "

" بیگم صاحبہ؟ "

"ہوں۔۔۔ہاں۔۔۔جی؟ "

ملازمہ کی آواز نے اسے خیالوں کی دنیا سے حقیقت میں لا پٹخا۔۔

" بیگم صاحبہ آپ کے لئے کھانا لگاؤں "

ملازمہ نے اپنا سوال دہرایا۔۔۔

"وہ۔۔۔۔ "

وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔۔

اماں نے کبھی یہ تو بتایا ہی نہیں کہ

شوہر اگر دس سال بڑا ہو تو اسے کیا کہہ کر پکارنا ہے؟

نام لے کر؟۔۔۔

.. نہیں عمر میں اتنے بڑے ہیں نام لیتی اچھی لگوں گی

خود ہی اپنی سوچ کی نفی کی۔۔

" ! سائیں "

" سرکار "

!اونہوں۔۔۔

ان میں سے کوئی بھی نہیں۔۔۔

" بیگم جی "

ملازمہ نے جانے کیا سوچ کر بڑے پیار سے اسے پھر سے پکارا تھا۔۔

" وہ۔۔۔انہوں۔۔۔۔نے کھانا۔۔۔۔کھالیا؟ "

اس نے انگلیاں مروڑتے ہوئے جھجک کر پوچھا

" کون صاب جی؟ وہ تو چلے گئے جی؟ "

" کہاں گئے؟ "

وہ حیران ہوئی

" وہ تو آپ کو پتا ہوگا نا جی "

ملازمہ کا معصومیت بھرا جواب سن کر وہ دانت دکھاتے ہوئے زیر لب بڑبڑائی۔۔

ہاں۔۔میں بیگم صاحبہ ہوں۔۔مجھے معلوم ہونا چاہیے وہ کہاں گئے ہیں "

"

اس نے جیسے خود کو یاد دلایا تھا۔۔

" کیا کہا جی ؟ "

ملازمہ اسکی صورت دیکھنے لگی

" کچھ نہیں۔۔۔آپ۔۔نے کھانا کھالیا؟"

" کیوں جی ؟ "

کیونکہ تم اور میں ہی ہیں اس بڑے سے گھر میں تو۔۔۔ساتھ ہی کھالیتے "

" ہیں

اس نے بات مکمل کر کے آنکھیں پٹپٹائیں۔۔

کیونکہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

" جی بی بی جی"

ملازمہ خوش ہو کر کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔

تو اس لمبی سانس لے کر حسب عادت دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھ دیا اور گھر کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

اسے کوفت ہونے لگی تھی بڑے سے چادر نما دوپٹے سے

۔

وہ تقریبا گیارات کے دس بجے واپس لوٹا تو کمرے میں نئی نویلی دلہن کو بے ترتیب اپنے بستر پر نیند اڑاتے دیکھ کر اسکا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔۔

" گل؟ "

اس نے قریب جا کر پکارا۔۔

!اسے کون بتاتا کہ وہ نیند کی کتنی پکی تھی۔۔

" گل!۔۔۔ "

اس بار اس نے زرا زور سے پکارا تو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔اور آنکھیں ٹمٹما کر اسے اس قدر معصومیت سے اسے دیکھا کہ اسفند کا دل پسیج گیا۔۔

" منال اور یوسف سے ملی تم؟"

وہ کچی نیند سے جگائی گئی تھی۔۔

اسلئے اندازہ نہ کر سکی

" کون؟ "

" بچوں سے نہیں ملی تم؟ "

اسفندیار خان کا پارہ چڑھ گیا

" وہ۔۔۔مجھے پتا ہی نہیں تھا "

اسے شاید یہ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔۔

چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے کی ہمت کی تو وہ لب بھینچے ضبط سے اسے گھور رہا تھا۔۔

دیکھو گل۔۔ یہاں اس گھر میں تمہاری ہر خواہش پوری کی جائے "
گی۔۔ کسی چیز کی روک ٹوک نہیں ہو گی مگر تمہیں میرے بچوں کا بہت خیال
"رکھنا ہے

میرے بچوں پر زور دیتے ہوئے اس نے یہی جتانے کی کوشش کی تھی کہ وہ
اب اسکے بھی بچے تھے۔۔

وہ اس گھر میں بیوی کی حیثیت سے بیاہ کر لائی گئی تھی یا بچوں کی آیا کی
حیثیت سے ؟

اسکے دل میں یہ کھب سی گئی

" سمجھ رہی ہو میری بات ؟ "

بارعب لہجے میں دریافت کیا۔۔

اس نے آہستگی سے سر ہلا یا تھا۔۔

" تم نے کھانا کھایا؟ "

" نہیں "

اسکی آواز بھرا گئی۔۔۔جانے کیوں۔۔

" کیوں؟ "

" میں سو گئی تھی "

اس نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا تو اسفندیار نے بے تحاشا حیرانی سے اسکی سرخ سرخ آنکھیں دیکھیں تھی۔۔

یا اللہ صبر !" بے ساختہ بیزار کن سانس کھینچتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔ "

" تمہیں میری کوئی بات بری لگی؟ "

کمانڈر اسفندیار خان اپنی حیات میں پہلی بار اک ایسی ہستی سے اپنا گناہ دریافت کر رہے تھے جس سے چند گھنٹے پہلے ہی ملے تھے۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا

البتہ نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔۔

سیاہ چمکدار شفاف آنکھوں میں ناراضگی کا تاثر صاف ظاہر تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

گندمی مائل سنہری رنگت، تیکھی ناک میں اک باریک سی تار پہن رکھی تھی

۔۔

گھنگریالے بالوں کی چند لٹھیں چوٹی سی نکل کر اسکے رخساروں پر اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔۔

اس میں حسن و کشش کے سارے ہی انداز رچے ہوئے تھے۔۔

بس اک نظر تھی جو لاپرواہی کے عالم اٹھی تھی

وہ اسی نظر کے قیدی بن گیا تھا۔۔

ان خوبصورت لبوں کی کپکپاہٹ اسفندیار خان کا چین لوٹ کر لے گئی۔۔۔

اک لمحے لب بستگی کے عالم میں بیٹھا اسے تکتے رہا پھر آہستگی سے بولا۔۔

"جائو تم بچوں کو دیکھ آئو۔۔اور میں چینج کر لوں پھر کھانا کھاتے ہیں "

اس نے حتی الواسع لہجہ نرم رکھا تھا۔۔

اندر ہی اندر اسکے لا ابالی پن امیچورٹی پر جھلا رہا تھا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا یہ لڑکی اتنی امیچور ہو گی۔۔

وہ اسکی ریزرو نیچر نیچر اور میچور طبیعیت کے بلکل بر عکس تھی۔۔

پتا اسکے ساتھ چل سکے گی بھی یا نہیں۔۔

پہلے دو بچے کم تھے جو اک اور کی زمہ داری بھی اسکے کندھوں پر آپڑی۔۔

اس نے شاور لیکر لباس تبدیل کر کے ہلکے نیلے رنگ کا شلوار سوٹ زیب تن کیا اور کفوں کو کہنیوں تک موڑتے ہوئے آئینے کے سامنے رکا۔۔

نم بالوں میں برش گھماتے ہوئے اسکی نظر ڈریسنگ پر پڑے جھمکوں پر پڑی۔۔

مڑ کر بیڈ کی طرف دیکھا تو گرم شال وہاں پڑی تھی۔۔ کشن بے ترتیب تھے۔۔

اسے بے ترتیبی سے سخت نفرت تھی۔۔

اک اور وجہ مل گئی تھی زرگل کو ناپسند کرنے کی۔۔

سر جھٹک کر ڈائننگ ہال کا رخ کیا۔۔

●●

●●●●●●●●●●●

" چپ ہو جائو یار تمہیں خدا کا واسطہ ہے "

اس نے جھنجھلا کر یوسف کے آگے ہاتھ جوڑے تو وہ معصوم اسکی بلند آواز سے ڈر اور تیز تیز چیخنے لگا۔۔۔

" چپ کر جائو ورنہ ایک تھپڑ لگا دوں گی۔۔ سر میں درد کر دیا ہے تم نے میرے "

اس بات سے بے خبر کے اسفندیار خان دروازے میں کھڑا خون آشام نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

وہ ایکدم اندر آیا اور بازو تھام کر سفاکی سے کمر کے ساتھ لگا دیا۔۔۔

" اگر آئندہ تم نے بچوں سے اس طرح کا سلوک کیا تو بخدا بہت برا پیش آئوں گا۔۔۔ سمجھی تم؟ "

وہ یکدم بدحواس سی ہو کر اسکے سفاک اور رحم سے عاری چہرے کو ٹکر ٹکر دیکھنے لگی۔۔

" سمجھی تم؟ "

اسفند نے زور سے جھٹکا دے کر اسے دور دھکیلا۔۔۔

وہ درد سے بے ساختہ سسک اٹھی۔۔

وہ آگے بڑھا اور یوسف کو بازوئوں میں بھر کر وہاں سے چلا گیا۔۔

" کمینہ۔۔۔بدتمیز۔۔ "

اس نے آنسو پونچھتے ہوئے اسے برے برے القابات سے نوازا یہ اسکی پرانی عادت تھی۔۔

پھر سوں سوں کرتے ہوئے ٹھک سے اماں کو فون ملا دیا۔۔

" یہ کیسا ظلم کیا آپ نے میرے ساتھ اماں؟ آپ تو کہتی تھی کہ میرا شوہر بڑاااا ہی خاندانی اور سلجھا ہوا ہے۔۔کیا خاک سلجھا ہوا ہے۔۔زرا خیال نہیں

آیا اسے میری بازو مروڑتے ہوئے۔۔بد بخت کہیں کا۔۔خدانخواستہ نازک

"بازو ٹوٹ جاتی تو۔۔۔

اس نے اپنی کلائی سہلائی تھی

دوسری جانب اماں نے سر پکڑ لیا تھا۔۔

اسے رخصت ہوئے ابھی آدھا دن ہی گزرا تھا

" ایسا بھی کیا کر دیا تو نے ؟ "

" اسکی اولاد کو ڈانٹ دیا زرا سا۔۔وہ شخص تو غصے کے پہاڑ چڑھ گیا "

" ! کم بخت تو نے اس معصوم کو ڈانٹا ہی کیوں۔۔۔ "

اماں کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ اسکا سر پھاڑ دیتی

اماں چیخ چیخ کر اسنے میرے کان کے پردے پھاڑ دیئے تھے اور میں ڈانٹی "

"بھی نہ۔۔حد کرتی ہو تم اماں

وہ بڑھ کر بولی

"اچھا چلو رکھتی ہوں "

کچھ بھی سنے بولی اور فون رکھ دیا۔۔

اب اسکی ہمت نہیں پڑ رہی تھی کہ وہ باہر جا کر اس شخص کا سامنا کرتی

اسکی عزت نفس کو یہ گنوارا نہیں تھا۔۔

وہ بچوں کے کمرے میں تکیہ درست کر کے لیٹ گئی۔۔

کافی دیر کروٹیں بدلنے کے بعد اسے نیند نہیں آئی۔۔

بھوک بھی لگ رہی تھی۔۔۔

" میں کیوں اپنی بھوک قربان کروں جب میری کوئی غلطی ہی نہیں"

وہ ایکدم سے اٹھ بیٹھی

اور میں کیوں اپنا کمرہ چھوڑوں۔۔وہ کمرہ میرا بھی تو ہے آخر کو بیاہ کر خود تو "

"نہیں آئی لائی گئی ہوں

اس نے شال اٹھا کر کندھوں پر لپیٹی اور باہر نکلی۔۔

ہر طرف خاموشی اور اندھیرا تھا۔۔

گو کہ سب سو چکے تھے مگر صحن کی لائٹ جل رہی تھی۔۔

وہ دبے قدموں کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی تو اسفندیار خان اپنے ڈبل

بیڈ پر خواب خروش کے مزے لوٹ رہا تھا اسے بے حد غصہ آیا

وہ آگے بڑھی تکیہ کھینچ کر لیٹ گئی۔۔

اور کمفرٹر اتنی زور سے کھینچا کہ اسفند کی آنکھ کھل گئی وہ اٹھ بیٹھا اور

اپنے پہلو میں لیٹے نازک وجود کو کھانے جانے والی نظروں سے گھورنے لگا

۔۔۔

مگر زرگل کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔۔۔

اٹھو یہاں سے "اسے نیند کھل جانے کا غصہ تھا "

" کیوں؟ کیوں اٹھوں؟ "

وہ نہ صرف پلٹی بلکے گھٹنوں کے بل اونچا ہوتے ہوئے جنگ کا اعلان کیا

"تمہیں تمیز نہیں ہے۔۔ میں سویا ہوا تھا اور تم۔۔ "

وہ لب بھینچ کر رہ گیا

آپ کو تمیز نہیں ہے۔۔ کتنی زور سے آپ نے میرا بازو مروڑا۔۔۔ کم "

"بخت آج تک اک ناخن سے کھوچ بھی نہیں لگی کسی کی اور آپ نے۔۔۔

وہ غصے سے بھری ہوئی تھی

" آپ نے جرات کیسے کی۔۔۔بتائیں؟ "

بتائوں؟" وہ بے حد سنجیدہ تھا۔۔ "

اگلے ہی لمحے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے نزدیک کیا

اور اسکا نچلا لب اپنے سرخ ہونٹوں کے درمیان سفاکی سے بھینچ لیا۔۔

وہ تڑپ اٹھی۔۔

دونوں ہاتھ اسکے چوڑے چکلے سینے پر رکھتے ہوئے خود کو چھڑانا چاہا مگر ناکام رہی۔۔۔

وہ سانس لینے کو بری طرح سے مچل رہی تھی۔۔۔

اسفند اسکے لبوں کو ہولے سے آزار کیا تو اسکا سانس بری طرح سے اکھڑا ہوا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

آئندہ مجھ سے میری جرات وجسارت کے بارے میں نہ پوچھنا زرگل "

"ورنہ بہت پچھتانا پڑے گا

وہ اسے دور دھکیل کر بے حال چھوڑ کر کمفرٹر کھینچ کر پلٹ کر لیٹ گیا۔۔۔

اور زرگل سینے پر ہاتھ رکھے سانسیں اعتدال پر لانے کی کوشش کرنے لگی

۔۔۔

صبح وہ جاگنگ کے لئے اٹھا تو گل بے خبر سو رہی تھی۔۔۔اس نے بے ساختہ

اسکے وجود سے نظریں چرائیں اور ٹریک سوٹ پہن کر باہر نکل گیا۔۔۔

کیسی پھیکی سی شادی ہے میری۔۔۔نہ کوئی ولیمہ ،نہ ویلکم ،نہ منہ دکھائی ،نہ "

" ہنی مون ،اک سونے کے پنجرے میں لا کر قید کر دیا ہے

وہ گہرے دکھ اور تاسف سے بڑبڑا رہی تھی

اس بات سے بے خبر کہ اسفندیار خان دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا سب

کچھ سن چکا تھا۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل پر سر رکھے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

"بڑی اونچی اونچی خواہشات ہیں آپ کی "

اسکی آواز سن کر وہ ایکدم پلٹی تو وہ عین پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔

اسکی سفید گوری رنگت کسرت کے باعث ہلکی گلابی پڑ گئی تھی۔۔

اور حسرت بھی ہے دل میں تو وہ بھی بتادو؟ ہنی مون، منہ دکھائی، ویلیمے "

"، ویلکم کے علاوہ؟

وہ جھک کر اسکے کان کے قریب لے جا کر بولا۔۔

گل لاجواب ہو گئی

بتائو!" اسفند نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا "

وہ ایکدم قدم پیچھے اٹھانے لگی۔۔۔

" بولو چپ کیوں ہو؟ "

وہ جھک کر اسکے گال سے گال مس کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

صاحب جی! بی بی جی" ایکدم دروازہ بجنے لگا "

کون ہے ؟" وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ زرگل نے دہل کر اسکی شرٹ "
مٹھیوں میں بھینچ لی۔۔۔

وہ بہت بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ پلٹ کر باہر چلا گیا۔۔۔

" بی بی جی ناشتہ لگ گیا ہے "

ملازمہ ڈری ڈری سی بتا کر چلی گئی۔۔

وہ بھی شال اوڑھ کر اسکے پیچھے ہوئی۔۔۔

••

••••••••••••••

یوسف اور علیزے کو سارا دن اس نے سنبھالا تھا۔۔۔

وہ بہت معصوم اور بہت پیارے بچے تھے۔۔۔

اسے ان سے انسیت سی ہو گئی تھی۔۔

وہ لاشعوری طور پر ان کے سارے کام خود ہی کرنے لگی تھی۔۔۔ حتیٰ کہ ان دونوں کو کمرے میں سلا کر پھر اس نے کھانا کھایا تھا۔۔۔

" ایک بات تو بتائیں جمیلہ بی۔۔اسفند کے بھائی اور بھابھی کی موت کیسے ہوئی؟ "

اس نے دھواں اڑاتی گرم گرم چائے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

" رہنے دیں بی بی اک حادثہ تھا۔۔ہونا تھا ہو گیا۔۔اللہ درجات بلند فرمائیں مرحومین کے۔۔اچھا میں چلتی ہوں بی بی جی۔۔آپ بھی سو جائیں جا کر "

وہ کہہ کر چلتی بنی۔۔۔

یوں لگا جیسے وہ کچھ چھپا رہی ہو ان سے۔۔

اس نے چائے ختم کرنے کے بعد کافی دیر اسفند کا انتظار کیا تھا مگر وہ نہیں آیا ۔۔

صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی اسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔

ایکدم بہت سی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تو اسکی آنکھ کھل گئی۔۔

وہ اسفندیار خان کی بانہوں میں تھی۔۔۔

وہ اسے کمرے میں لے جا رہا تھا۔۔

" یہ۔۔۔یہ۔۔۔آپ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے ؟ "

وہ مچلی

" باہر سوئو گی تو صبح تک سردی سے انتقال فرما جائو گی" وہ لاپرواہی سے بولا

مگر زر گل کو اسکی بات بہت بری لگی

" انتقال فرمائیں میرے دشمن۔۔کم بخت، حاسد کہیں کے" اسفند نے یوں

اسے دیکھ جیسے وہ یہ سب اسے کہہ رہی ہو۔۔

اسے بیڈ پر لٹا کر وہ اسکے قریب بیٹھ گیا۔۔۔

وہ بے ساختہ اسکی والہانہ نگاہوں سے گھبرا کر بلینکٹ اوپر تک اوڑھ گئی۔۔

اسفند لب دباتے ہوئے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

اسکے بعد اس نے کھانا کھایا تھا۔۔۔

دوبارہ واپس آیا تو زر گل سو چکی تھی۔۔۔

وہ کسی بچے کی مانند تکیہ سینے میں بنچے سو رہی تھی۔۔۔اسفند نے بے ساختہ اسکی پیشانی چوم لی۔۔

اسکے پہلو میں لیٹ کر بیڈ کروائون سے ٹیک لگالی۔۔

وہ آج کی روٹین کے بارے میں سوچنے لگا۔۔

پھر دھیان کی رو بھٹک کر یوسف (بھائی)اور مینا(بھابھی) کی موت کی جانب چلی گئی۔۔

یہ کوئی حادثہ تھا۔۔۔یا پھر کوئی سوچی سمجھی سازش

اگر سازش تھی تو کس کی؟؟

باباجان کی یا پھر مینا بھابھی کے والد کی

کیونکہ یوسف اور مینا کی شادی میں دونوں خاندان ہی غیر رضامند تھے۔۔

دونوں نے چھپ کر لو میرج کی تھی۔۔

جسکا انجام بہت بھیانک ہوا تھا۔۔

دوسار گزر چکے تھے اس حادثے کو

اسکے زخم ابھی بھی ہرے تھے

اس نے کرب سے سگریٹ کا لمبا سا کش لے کر دھواں چھوڑا۔۔۔

اسکا فون پھر سے گھوں گھوں کرنے لگا

مگر اس نے دھیان نہیں دیا۔۔

جانتا تھا بابا جان کی کال ہے۔۔

کل سے مسلسل خان بابا ہی اسے کالز کر رہے تھے اور اس نے یوسف کی موت کے بعد قسم کھائی تھی حویلی نہیں جائے گا۔۔۔

مورے کی بہت یاد آتی تھی مگر اس نے خود پر جبر کر لیا تھا۔۔۔

وہ سگریٹ ایش ٹرے میں مسل کر لیٹ گیا۔۔۔

اچانک نیند میں وہ اسکے بیحد قریب آگئی اور اسکے کندھے پر سر رکھ لیا۔۔

اسفند نے یونہی انگوٹھے سے اسکے پنکھوری جیسے ہونٹوں کو چھوا۔۔۔

وہ نیند میں کسمسائی تو اسفند نے آہستگی سے اسکا ہاتھ سینے پر رکھ کر آنکھیں موند لی۔۔

●●●

●●●●●●●●●●●●●

موسم بے حد سرد تھا

بہت کوششوں کے باوجود جانے کیسے یوسف کو سردی لگ گئی تھی۔۔

زرگل کے تو ہاتھ پیر پھول گئے

کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔۔۔

آیا بھی رات بچوں کے پاس نہیں تھی۔۔

وہ نیند لینے اپنے کوارٹر میں جاچکی تھی۔۔

اس نے جمیلہ بی سے کہلوا کر اسفند کو فون کروادیا تھا۔۔وہ آن ڈیوٹی تھا

ایمرجنسی میں فوراً چلا آیا۔۔۔

بیوقوف لڑکی۔۔جب بچے سنبھال نہیں سکتی تھی توان کے قریب گئی ہی "

"!کیوں

اسفند نے بے نقط سنائی تھی۔۔

وہ بچوں کو لے کر بہت پوزیسو تھا

جبکے زرگل کے اس عزت افزائی پر آنسو نکل پڑے

"مگر میں نے کیا کیا ہے میرا کیا قصور ہے۔۔یہ سب تو موسمی۔۔ "

شٹ اپ۔۔سب قصور تمہارا ہے۔۔پتا ہوتا تو یہ مصیبت گلے میں ڈالتا ہی "

" نہ

اسفند کی بات اسکے دل میں تیر کی طرح چبھی تھی۔۔

اچھا تو میں مصیبت ہوں تو سنبھالو اپنے بچوں کو خود۔۔۔میں تمہارے "

" بچوں کی یا تمہاری ملازمہ نہیں ہوں

وہ بھی غصے کی تیز اور منہ پھٹ تھی۔۔

اسفند کو اسکا لب ولہجہ طیش دلا گیا۔۔

پٹھان خوں تھا

مجال تھی کوئی اس سے اس طرح بات کرے

خاص طور عورت زات۔۔۔

اس نے اک الٹے ہاتھ کا طمانچہ جڑ دیا

اسکی نرم و ملائم گال پر۔۔۔

زرگل کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔

تھپڑ کی شدت سے اسکا گال دہک رہا تھا۔۔۔

وہ بے یقینی کے عالم میں اسفندیار خان کی صورت دیکھ رہی تھی جو غصے سے لال پڑ گئی تھی۔۔۔

خبردار آئندہ میرے سامنے زبان چلائی تو دیکھا میں تمہارے ساتھ کرتا "

" کیا ہوں

اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی

زرگل سسک اٹھی۔۔

وہ بلکل نہیں سہہ سکتی تھی یہ رویہ۔۔

ماں نے تو اسے ہتھیلی جا چھالا بنا کرر کھا ہوا تھا۔۔

اور یہ سلوک وہ سہہ نہیں سکی اور سسکیاں دباتے ہوئے کمرے میں بھاگ گئی

جمیلہ بی۔۔"اس نے بہت غصے میں ملازمہ کو آواز دی "

"آپ چلیں میرے ساتھ یوسف کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے "

"مگر بی بی جی۔۔ "

"بھاڑ میں گئی بی بی جی "

وہ بولا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔

••

••••••••••••••

زر گل نے نہ کھانا کھایا تھا

نہ ہی کمرے سے باہر قدم رکھا تھا۔۔

رات اور اگلا پورا دن گزر چکا تھا

ملازمہ اسے کئی بار بلانے آئی تھی

مگر وہ اس نے کچھ بھی کھانے پینے اور

حتی کہ یوسف کو بھی سنبھالنے سے انکار کر دیا تھا۔۔

وہ چند ہی دنوں میں اس سے کافی اٹیچ ہو گیا تھا۔۔اسفندیار خان ڈیوٹی سے

واپس آیا تو کمرہ صاف ستھرا تھا۔۔جسکا مطلب تھا کہ زر گل بی بی ناراض تھی

۔۔۔

" کہاں پھنس گیا ہوں میں "

وہ لمبی سانس کھینچ کر یونیفارم تبدیل کیئے بغیر اٹھا اور اس کے کمرے میں

جانب بڑھا۔۔۔

مگر چوکھٹ پر اسکے قدم رک گئے

ہاں تو اماں تھپڑ مارنے کا مقصد بے عزتی ہی ہوتی ہے۔۔اور اپنی اس بے "
عزتی کا بدلہ میں لے کر رہوں گی۔۔

" دیکھنا ناک سے لکیر نہ کھنچوائی تو میرا نام بھی زرگل نہیں

وہ اپنی ماں سے فون پر گفتگو کر رہی تھی۔۔

اسفندیار خان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری گئی۔۔

اک دھان پان سی لڑکی اس پہاڑ جیسے مرد کو اپنے سامنے جھکانے کے دعوے
کر رہی تھی۔۔

" مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ آخر؟ "

وہ دروازہ دھکیل کر اندر آیا

زرگل نے کوئی جواب نہیں دیا بلکے اسے دیکھنا تک گنوارا نہیں کیا۔۔۔

" میں تم سے بات کر رہا ہوں "

اس نے تب بھی کوئی جواب نہ دیا۔۔

اسفند نے کھینچ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔

"کیا کہہ رہی تھی تم کہ ناک سے لکیر کھنچواؤ گی "

اس نے معنیٰ خیز نظروں سے اسے سر تا پا دیکھا۔۔

زرگل سٹپٹا گئی

"بتاؤ کہاں لکیر کھینچنی ہے میں تیار ہوں "

اسفند نے انگلی اسکے سینے پر گھمائی تو وہ لرز گئی۔۔

بتاؤ بھی !" وہ بضد ہوا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے قریب کیا "

۔۔

زرگل کے چھکے چھوٹ گئے۔۔

آئندہ بڑی بڑی باتیں کرنے سے پہلے اپنی صحت دیکھ لینا" اسکے کانوں کی "

لوئیں لبوں سے چھوتے ہوئے بولا۔۔

زرگل نے سینے سے دوپٹہ مٹھیوں میں بھینچ لیا۔۔

آئندہ رات کے اس وقت نہ تم کسی سے فون پر بات کرو گی کیونکہ یہ غیر "

اخلاقی حرکت ہے لوگوں کے سونے کا وقت ہوتا ہے۔۔ دوسری بات بچوں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کاخیال رکھنا تمہاری اولین ترجیح ہے اگر تم نے کوئی کوتاہی برتی تو یاد رکھنا

" بہت برا پیش آئوں گا

وہ ایکدم ظالم مردوں کی طرح پیش آیا تھا۔۔

زرگل کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

کیا اسکی کوئی حیثیت نہیں تھی،

وہ ناراض بھی نہیں ہو سکتی،

نہ ہی شوہر پر کوئی حق جتا سکتی تھی

بلکے وہ شوہر تھا ہی کب۔۔۔

اسے تو بیوی کا درجہ دینا دور بچوں کی آیا ہی سمجھتا تھا۔۔

اب یہ بے دکھ کا ماتم کرنا بند کرو اور جا کر بچوں کو سلائو۔ کھانا کھائو "

" ۔۔۔اسکے بعد کمرے میں آجانا

اسفندیار خان حکم صادر کر کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

زرگل مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔۔

رات وہ غصے سے بچوں کے کمرے میں ہی سوگئی تھی۔۔اسفندیار خان صبح تپی تپی سی صورت لئے اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا وہ اسکی صورت انجوائے کرتے ہوئے خاموشی سے ناشتہ کررہی تھی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے رات میری بات تمہیں سمجھ نہیں آئی تھی "

" کونسی بات؟ "

..وہ سکون سے بولی۔

اسفندیار خان کی بھنویں تن گئی۔۔

" میں نے تمہیں کمرے میں آنے کا کہا تھا "

اس نے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کیا

"نہیں آپ نے مجھے بچوں کا خیال رکھنے کا کہا تھا۔۔اور ویسے بھی میں تو بچوں کی آیا ہوں نا اس گھر میں۔۔نہ آپ مجھے بیوی سمجھتے ہیں نہ میں آپ کو اپنا شوہر"

اسفند نے بہت غصے اسکی کلائی کھینچی۔۔

"تم مجھے غصہ دلا رہی ہو"

"اسکے سوا اور آتا ہی کیا ہے آپ کو"

زرگل کا انداز چڑا دینے والا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔"

وہ جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔۔

پھر اسکا ہاتھ جھٹکا اور کیپ اٹھانے لگا۔۔

"اللہ حافظ کمانڈر صاحب۔۔جلدی آیئے گا آپ نے بیٹے کو چیک اپ کے لئے لیکر جانا ہے"

اس نے جان بوجھ بلند آواز میں کہا تھا۔۔۔

اسفندیار خان نے خود کو صبر کی تلقین کی تھی۔۔

اور کیپ پہنتے ہوئے جیب کی جانب بڑھا

گل ڈاکٹر کی کیبن میں ضروری انفارمیشن لے کر باہر نکلی تو اسفندیار وہاں سے غائب تھا۔۔

یہ کہاں گئے؟

وہ سوچتی ہوئی ہاسپٹل سے باہر نکلی تو اسفندیار کسی عورت سے گفتگو کر رہا تھا

۔۔

"تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔میں تمہاری منگیتر ہوں اسفندیار "

خان۔۔۔تم نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا ہم محبت کرتے ہیں ایک

دوسرے سے۔۔۔تم یہ شادی کیسے کر سکتے ہو"

.. وہ ایکدم رکی

اسکے سینے میں کوئی تیز تیر آلگا۔۔

آنکھوں میں مرچیاں سی بھر گئی

" میں نے یہ شادی بچوں کی خاطر کی ہے ضوفی "

اسفندیار کے جواب نے اسکے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دیئے

وہ ڈگمگاتے قدموں سے خود کو سنبھالتے ہوئے آگے بڑھی

اوران کے سامنے سے گزر کر گاڑی کے قریب چلی گئی۔۔

وہ دونوں ہی بری طرح چونکے تھے اسے دیکھ کر۔۔

بچے اسکی ماں کے حوالے کر دینے تھے نا۔۔ شرم آنی چاہیے تمہیں چھپ" کر شادی کرتے ہوئے۔۔ بچوں کا تو بہانہ ہے دراصل گل مینا کی خوبصورتی پر

" تم دونوں بھائی

" ضوفشاں "

وہ دھاڑا تھا۔۔۔ اب وہ اسے کیا بتاتا اس ایکسیڈنٹ میں نہ صرف اسکا بھائی بلکے اسکی بیوی بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی۔۔

خان بابا تو بچوں کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتے تھے تو اسفندیار انہیں سچ کیسے بتاتا

ضوفشاں پھر بھی باز نہ رہی

" چچی جان کی طبیعت خراب ہے وہ ہاسپٹل میں ہیں"

ضوفشاں نے پریشانی میں ڈال دیا تھا مگر اسفندیار نے ظاہر نہیں ہونے دیا

میں خان بابا کو تمہاری حرکت کے بارے میں ضرور آگاہ کروں گی۔۔ "

"بلکے خان بابا کیا پورے خاندان میں تمہاری حرکت بتائوں گی

تمہیں جو کرنا ہے تم کرو۔۔اسفندیار خان کسی کے باپ سے بھی نہیں "

ڈرتا"

اس نے سخت لہجے میں کہا تھا

" گاڑی میں بیٹھو گل "

اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے حکم دیا۔۔۔

اک پل کو اسکا دل مچلا۔۔اسکی جنگ خان بابا سے تھی۔۔۔مورے تو بے

چاری بے قصور تھی انہیں کس بات کی سزا مل رہی تھی مگر وہ سختی کا لبادہ

اوڑھے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا یہ جانے بغیر کے برابر والی سیٹ پر براجمان

زرگل نے اپنے آنسو کس طرح کنٹرول کیئے ہوئے تھے۔۔۔

گل "وہ چونک گئ "

تو گل مینا ہے یہ۔۔۔گل مینا پر دل آ گیا تو بچوں کا بہانہ لگا دیا۔۔چھوڑوں گی

" نہیں تمہیں اسفندیار خان۔۔میرا نام بھی ضوفشاں ہے

وہ جبڑے بھینچتے ہوئے بڑبڑانے لگی

پوری رات اسے نیند نہیں آسکی تھی۔۔

اگر اتنی ہی محبت تھی دونوں کے درمیان تو اسفندیار نے شادی کیوں کی؟

وہ بھی سب سے چھپ کر؟

ضوفی تو ان کے خاندان کی لڑکی تھی

کزن بھی تھی

!! وہ تو اسکے بھائی کی اولاد کو اچھے سے سنبھال سکتی تھی

سو سوال تھے جسکا جواب صرف اسفندیار خان کے پاس تھا۔۔جب تک ان

سوالات کے جوابات نہ مل جاتے اسے چین نہیں آسکتس تھا

وہ دوپٹہ سینے پر پھیلا کر کمرے میں آئی

" آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی؟ "

اسفندیار خان خود بہت ڈسٹرب تھارات کے اس پہر بھی کثرت سے سگریٹ نوشی سے باز نہیں آرہا تھا۔۔

اسکا سوال سن کر رگیں تن گئیں

یہ سوال میں بھی تم سے بھی کر سکتا ہوں؟ تم نے مجھ سے شادی کیوں کی "

" ؟ تمہارے پاس تو آپشن تھا انکار کر دیتی

آپ میرے سوال کا جواب دیں۔۔۔ آپ کے پاس بھی آپشن تھا شادی نہ "

"کرنے کا آپ نے کیوں نہیں کی

اسکی آواز بلند تھی۔۔۔

وہ چلتی ہوئے اسکے نزدیک آگئی

اسفندیار خان نے کوئی جواب نہیں دیا

"تم پہلے میرے سوال کا جواب دو "

وہ تحکمانہ گویا ہوا۔۔

سگریٹ مسلسل اسکے ہاتھ میں سلگ رہی تھی۔۔

"آپ میرے سوال کا جواب دیں "

اسے بھی غصہ آگیا۔۔اس نے سگریٹ چھینی

" حد میں رہو اپنی "

اسفندیار خان نے طیش میں آکر سگریٹ چھین کر اسکی ہتھیلی میں پیوست کر دی۔۔

وہ تڑپ اٹھی

" تمہیں کس نے اجازت دی کہ تم مجھ سے سوال کر سکو۔۔اگر تم اتنی ہی اعلیٰ شخصیت اور اصول پرست ہوتی تو کیوں کرتی مجھ سے شادی۔۔میں بتاتا ہوں تم نے مجھ سے شادی۔۔میری آسائشیں، دھن ودولت کو دیکھ کر کی ہے۔۔اسی لئے تو دو بچوں پر بھی کمپر ومائز کر لیا "

وہ غصے میں زہر اگل رہا تھا۔۔

زرگل اسکے دیئے گئے زخم اور لفظوں کی چوٹ سے مسلسل برستی آنکھوں سے اس ستم گر کو دیکھتی رہی۔۔

" بہت گھٹیا انسان ہو آپ "

وہ جانے کے لئے پلٹی تھی مگر اسفندیار خان لفظ گھٹیا پر بے قابو ہو کر اسکی بازو مروڑ کر کمر سے لگا چکا تھا۔۔۔

تمہارا مزاج ٹھکانے لگا دوں گا۔۔ اگر آئندہ زبان درازی کی تو گلا دبا کر یہیں " پہاڑوں میں گاڑھ دوں گا "

وہ اسے جھٹکے سے بیڈ پر دھکیل کر کمرے سے نکل گیا۔۔

" آپ کے بیٹے نے اپنی جوان خوبصورت منگیتر کو چھوڑ کر بھائی کی بیوہ سے شادی کرلی ہے چچی جان۔۔ دونوں اپنی زندگی میں خوش ہیں۔۔ کوئی پتا نہیں "یوسف کو بھی اسفندیار نے ہی گل مینا کے ساتھ مل کر قتل کرایا ہو"

" نہیں ضوفشاں نہیں "

نوری بی بی تڑپ کر بولی

" میرا اسفند ایسا مر کر بھی نہیں کر سکتا "

وہ تو پہلے ہی اک بیٹے ہے غم سے نڈھال بستر سے لگ چکی تھی۔۔

ضوفشاں نے شادی کی خبر دے کر انہیں پریشان کر دیا تھا۔۔

اب مسلسل آنسو بہا کر اپنی باتوں سے انہیں ازیت پہنچا رہی تھی

میں بتا رہی ہو چچی اس گل مینا نے میرا اک کزن تو چھین لیا ہے مجھ سے مگر "

اب میں اپنا منگیتر چھیننے نہیں دوں گی اسے۔۔۔آپ کچھ کریں یا نہ کریں

" میں خان چچا کو بتا کر رہوں گی

نہیں ضوفی رکو میری بچی۔۔۔تم اس وقت صدمے میں ہو۔۔جاؤ "

شاباش آرام کرو اپنے کمرے میں۔۔۔اور یہ بات کسی سے نہ کہنا میں خود

" خان آئیں گے تو ان سے بات کروں گی

" جی چچی جان "

وہ سکون سے آنسو پونچھتی ہوئی بولی

" جاتے ہوئے زرشالہ کو میرے کمرے میں بھیج دینا "

نور بی بی بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔۔

ضوفشاں کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

اب آئے گا اونٹ پہاڑ ہے نیچے۔

آج ضوفی نے آکر چچی جان کو اسفندیار خان کے خفیہ نکاح کے بارے میں"

سب بتادیا ہے۔۔ وہ تو پہلے ہی دل کی مریضہ ہیں اماں ضوفی نے یہ اچھا نہیں

کیا سمجھائیں ناں اسکو۔۔۔اب پتا نہیں چھوٹے خان سنیں گے تو کیا رد عمل دیں گے"

وہ ماں سے فون پر اپنی پریشانی کہہ رہی تھی۔۔

"تمہیں اپنی بہن کا دکھ نہیں نظر آتا زرشالہ۔۔اسفند نے دھوکہ دیا ہے میری بیٹی کو اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے"

اماں بیگم بے رحمی سے کہنے لگیں

"اور اپنے شوہر کو ذرا کنڑول میں رکھو زرش ایک شوہر نہیں سنبھالا جاتا تم سے۔۔کب تک ڈر ڈر کے جیو گی اس سے"

"آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں اماں میں بھلا اک مرد کو کیسے کنڑول کر سکتی ہو"

زرشالہ کیا کسی دوسرے کی بھی کیا مجال جو دراب خان کے سامنے زبان کھول سکے۔۔۔

جب سے اس نے جرگے میں فیصلے لینا شروع کیئے تھے سب ہی لوگ اس کے رعب سے دبتے تھے۔۔

"ارے میری بچی تم نے تو بلکل ہی اسے کھلے سانڈ کی طرح چھوٹ دے رکھی ہے۔۔ میں نے دیکھا ہے وہ زرا بھی فوقیت نہیں دیتا تمہیں ہر وقت ماں کے قدموں میں پڑا رہتا ہے۔۔ زرا اپنی محبت سے اسکا دل جیتنے کی کوشش کرو۔۔ اپنے قدم مضبوط کرو اس گھر میں۔۔۔ کل کو ضوفی نے بھی بیاہ کر اس گھر میں جانا ہے۔۔ تم تو اپنے حق کے لئے آواز نہیں اٹھاتی تو بہن کے لئے کیا ہی کرو گی "

اماں بیگم یہ بات اسے بیسیوں بار سمجھا چکی تھی۔۔

مگر مجال ہے جو دراب خان کے سامنے وہ زرا بھی ہمت کر پائی ہو

اسکی غیر موجودگی میں تو وہ کھل کر سانس لے پاتی تھی۔۔۔

پیار محبت تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔

دراصل اسکا رعب اور دبدبہ ہی اتنا تھا کہ اسکی ہر بات اسے حکم کی طرح لگتی کہ بس فورا غلام کی طرح حکم بجالاتی۔۔

کئی بار تو دراب خود بھی زچ ہو جاتا

پھر مورے کی پسند سمجھ کر اسے نظرانداز کر دیتا چونکہ وہ مورے پر جان چھڑکتا تھا۔۔۔

" زرش!۔۔۔ "

دراب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے عادت کے مطابق اسے آواز لگائی تھی اور وہ ہر بار کی طرح اتنی حواس باختہ ہوئی کہ اماں کو خدا حافظ بھی کہنا بھول گئی۔۔

" ج۔۔جی "

فورا بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

" مورے کو دوا کھلائی؟"

اس نے گھڑی اتار کر ڈریسنگ پر رکھتے ہوئے سرسری سا پوچھا تھا

مگر زرشالہ کا جھکا سر دیکھ کر دراب خان کے سفید گوری رنگت سرخی مائل ہونے لگی۔۔

بیوقوف لڑکی۔۔ کتنی بار سمجھایا ہے فون پر غیر ضروری گفتگو سے پرہیز کیا " "کرو۔۔۔دوپہر کے کھانے سے پہلے انہیں دوا دینی تھی اور۔۔۔

وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

" وہ۔۔۔اماں۔۔۔کا فون آگیا تھا "

زرشالہ کا جھکا سر سینے سے لگ گیا۔۔

وہ روہانسی ہو کر کہنے لگی

"زرش۔۔۔زرش۔۔۔ "

اس نے غصے پر قابو پانے کی ناکام کوشش تھی۔۔اور آگے بڑھ کر اسکی کہنی دبوچ لی۔۔

اپنی ماں سے کہنا تمہیں ہر وقت فون کر کے پٹیاں پڑھانا بند کردے تم اس " "گھر میں خوش ہو

اسکی غصیلی آواز بہت دھیمی اور گرفت سخت تھی۔۔

" خوش ہونا؟ "

زرشالہ سسک اٹھی۔۔

" جی "

" اب جائو اور مورے کو دوا دوا نہیں کھانا کھلائو۔۔ پھر میرے حال احوال

پوچھنا کہ دو دن بعد گھر آیا ہوں"

دراب خان نے بے رخی سے اسکی کہنی جھٹکی تھی۔۔

" حد ہے یار۔۔ نہ گھر میں سکوں نہ باہر سکوں۔۔ بیوقوف لڑکی سارا موڈ

اسپائل کر دیا "

وہ فون اور والٹ اٹھا کر دوبارہ باہر نکل چلا گیا۔۔۔

مہمند خان کے تین شیر جیسے بہادر، نڈر اور بیباک بیٹے تھے۔۔۔

بڑا یوسف،

منجھلا، اسفند،

اور چھوٹا دراب خان۔۔

یوسف نے یونیورسٹی میں ہی گل مینا نامی کسی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو کر خفیہ طور پر شادی کر لی تھی۔۔ یونیورسٹی سے پاس آؤٹ ہونے کے بعد وہ چاہتا تھا کہ خان بابا سے بات کرے مگر خان بابا اسکے نکاح کا سن کر ہی طیش میں آ گئے اور اسے گھر سے بے دخل کر دیا۔ یوسف اپنی بیوی کے ساتھ شہر چلا گیا۔۔۔

اسفند یار خان کو یوسف سے بہت محبت تھی دونوں بھائی کم دوست زیادہ تھے اسے باپ کی یہ بات پسند نہ آئی تھی اس نے بہت منانے کی کوشش کی مگر خان بابا نہ مانے۔۔۔ رشتوں کی یہ جنگ پانچ سال چلتی رہی

گل میناجوگھر سے بھاگ آئی تھی یوسف کے ساتھ کیونکہ نکاح کی خبر سن کر اسکے گھر والے بھی بہت غصے میں تھے گل مینا کے پاس یوسف کا ہاتھ تھامنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔اک دن خدا جانے کیسے گل مینا کے بھائیوں نے اسے یوسف کے سامنے خوش و خرم زندگی بسر کرتے دیکھ لیا۔۔

ان کی غیرت اک دم پھر سے جاگ اٹھی۔۔

گل مینا کے بھائیوں نے نہ صرف یوسف کو بلکے اپنی بہن تک کو قتل کر دیا۔۔

ظالموں نے دو معصوم بچوں تک کا نہ سوچا۔۔

اسفندیار خان کو جب ان کی موت کی خبر ملی اسکا دل خون کے آنسو رو یا تھا

۔۔

وہ دونوں بچوں کو لے کر خان بابا کے پاس گیا تھا کہ ان کے مرحوم بیٹے یوسف کی اولاد ہے مگر انہوں نے

"خون میں ملاوٹ"

کہہ کر بچوں کو خاندان کا نام دینے سے انکار کر دیا۔۔۔

اس دن کے بعد سے وہ اپنے آبائی گھر نہیں گیا تھا۔۔

خان بابا نے اس سے ناراض ہو کر اپنی گدی اسفندیار خان کے بجائے سب سے چھوٹے اور فرمانبردار دراب خان کے سپرد کر دی تھی۔۔

اسفند نے دونوں بچوں کی زمہ داری خود سنبھال لی تھی۔۔

زرگل سے شادی بھی اس نے اسی مقصد کے تحت کی تھی کیونکہ بچے اب بڑے ہو رہے تھے

انکی اچھی تربیت کے لئے اک عورت کا ہونا ضروری تھا۔۔ویسے تو آیا بھی تھی

مگر اسکی تسلی نہیں ہو رہی تھی جب تک وہ خود اپنے آنکھوں سے سب ہوتا ہوا نہ دیکھ لیتا۔۔

اسے زرگل سے بہت سی امیدیں تھی مگر !

لگتا تھا کہ اس نے غلط فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ زرگل کے انداز سے اب بھی امیچور لڑکیوں کی جھلک نظر آتی تھی جبکے وہ رف ٹف روٹین پر چلنے والا فوجی تھا۔۔

اسے چڑ سی ہونے لگتی کبھی کبھی۔۔

اور کبھی کبھی اس من موجی لڑکی پر رشک بھی آتا تھا

وہ زندگی سب فکروں سے آزاد تھی

مگر اسفندیار خان کی زندگی میں تو کانٹے دار راستے تھے۔۔۔

"بی بی جی آپ رہنے دیں اگر خان صاحب نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو ہمیں ڈانٹ دیں گے آپ بچوں کے پاس چلی جائیں"

جمیلہ بی نے کوئی تیسری دفعہ اسکی منت کی تھی

مگر وہ تھی ڈھیٹ۔۔اور اسفندیار خان کی نافرمانی کرنے کی تو خاص قسم اٹھا رکھی تھی۔۔

" اسکا ہاتھ جلایا تو جلایا کیسے اس نے "

وہ ابھی تک اس سے سخت خفا تھی

مگر کمانڈر اسفندیار خان کی صحت پر کیا اثر پڑ سکتا تھا وہ تو بن ٹھن کر تیار ہو کر میس گیا تھا

اب تو واپس آنے کا وقت تھا۔۔

اس نے پلائو کو دم دیا اور بچوں کے کمرے آ گئی۔۔

علیزے سو چکی تھی۔۔۔

یوسف کی طبیعت آج کل خراب تھی

وہ ضدی اور چڑچڑا سا ہو رہا تھا۔۔۔

اسے سینے سے لگائے تھپک کر سلاتے سلاتے اسے خود بھی نیند آنے لگی تھی

--

یوسف کو صوفے لٹا کر وہ اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

اسے کب نیند آئی پتا نہیں چلا۔۔۔

جب اسفندیار خان ڈیوٹی سے واپس آیا تو

وہ سیدھا بچوں کے کمرے میں آتا تھا۔۔۔

اسے کمرے میں دیکھ کر اسے تسلی بخش احساس ہوا تھا۔۔اور اپنے رویے پر

احساس ندامت بھی ہوا تھا

کل وہ بہت روڈ ہو گیا تھا۔۔

اسے اپنی حرکت پر افسوس ہونے لگا

" گل؟ سنو؟ "

آہستگی سے اسکے پاس سرگوشی کی تو وہ ڈر گئی۔۔

سرخ سرخ خمار آلود آنکھوں سے گھورتے ہوئے اسکے چہرے پر سختی چھا گئی

اس نے یوسف کو کاٹ میں لٹایا اور جانے ہی لگی تھی اسفندیار خان نے اسکا ارادہ بھانپ کر راستہ روکا

"رکو مجھے تم سے بات کرنی ہے "

" مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی "

وہ سائیڈ سے نکلی

" میں اپنے کل والے رویے پر شرمندہ ہوں "

اس نے ہاتھ پکڑ کر روکا

" آپ کے شرمندہ ہونے سے کیا ہوگا؟ "

اس کی آواز بھرا گئی

مجھے سے آج تک کسی نے ایسے بات نہیں کی اور آپ نے تو اتنے بڑے

" بڑے الزامات لگا دیئے کیا جرم تھا میرا۔۔بس سوال ہی تو پوچھا تھا اک

وہ رو دی

اتنی جلن آپ کے دیئے گئے زخم سے نہیں ہوئی جتنی ہاسپٹل کے باہر "

" آپ دونوں کی باتیں سن کر ہوئی

اس نے تیزی سے ہاتھ چھڑایا

"زرگل تم غلط سمجھ رہی ہو "

اسنے صفائی دینا چاہی

توکیاوہ لڑکی نہیں ہے آپ کی منگیتر ؟ نہیں کرتے آپ ایک دوسرے "

"سے محبت

اس نے غصے اور بے بسی سے پوچھا

"منگیتر والی بات سچ ہے مگر "

" اگر سچ ہے تو آپ نے شادی کیوں کی مجھ سے اس سے کیوں نہیں کی؟ "

وہ روتے روتے پوچھنے لگی۔۔وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی۔۔

انکی شادی کو عرصہ ہی کتنا ہوا تھا تب سے اب تک اک بات بھی نارمل نہیں ہوئی تھی ان دونوں کے درمیان۔۔۔

نہ کوئی منہ دکھائی کا تحفہ،

نہ نئی نویلی دلہنوں کی طرح

اس کے ناز و نخرے اٹھائے گئے۔۔

اسکے سارے خواب چکنا چور ہو گئے تھے۔۔

اوپر سے اس شوہر کم جلاد جیسے شخص کے رویے وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

زر گل دیکھو اب تم میری بیوی ہو۔۔وہ سب پرانی باتیں ہیں میری زندگی "

"میں اب صرف تم ہو یار

اسکے دل کو کچھ ہوا تھا وہ نہیں جانتا تھا گل اتنا ہرٹ ہو گی اسکے رویے سے

آپ صرف زبان سے کہہ رہے ہیں اپنے دل سے پوچھیں کبھی مجھے بیوی "

"سمجھا بھی ہے آپ نے

وہ کہہ رکی نہیں تھی تیزی سے باہر نکل گئی۔۔

رات دیر تک اپنے دوستوں کے ساتھ محفل میں بیٹھنے کے بعد وہ کمرے میں آیا تھا۔۔۔

زرشالہ کمرے کی لائٹ بند کر کے سو چکی تھی۔۔

ظالم لڑکی نے اسکا انتظار تک نہیں کیا تھا کہ

وہ دو دن اسکے بغیر کیسے گزار کر آیا تھا وہی جانتا تھا۔۔۔ایک ہاتھ سر کے نیچے جمائے وہ آہٹ پیدا کیئے بغیر اسکے پہلو میں لیٹ گیا۔۔

ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اسکے چہرے سے بال ہٹائے

"مجھے اپنی محبت تک محسوس کرنے کا حق بھی نہیں دیتی ہو بہت ظالم ہو "

وہ دھیرے دھیرے انگوٹھے کی نوک اسکے نازک پنکھوری جیسے ہونٹوں پر پھیرنے لگا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اچانک زرشالہ کی آنکھ کھل گئی وہ ایسے اسکے پہلو سے اٹھی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔

لیٹ جائو" حکم ہوا "

زرش کی جان پر بن آئی تھی وہ کیسے مزے سے سو رہی تھی پتا نہیں وہ کب سے آیا ہوا تھا۔۔

اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا!

"آپ۔۔۔کے لئے "

" مجھے بھوک نہیں ہے "

وہ جانتا تھا کیا پوچھنے والی ہے

وہ اب کنفیوژ سی لب کاٹ کاٹ کر سرخ کرنے لگی۔۔ پھر پہلو بدل کر لیٹ گئی۔۔

دراب نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا اور اسکے بالوں میں منہ چھپا لیا۔۔

Zubi Novels Zone

"بڑی بڑی نامور حسینائیں دراب خان سے دو پل بات کرنے کو، قرب

پانے کو ترستی ہیں اور اک تم ہو جسے قدر ہی نہیں"

وہ بہت دھیمے سے کہنے لگا اسکے لہجے میں ازیت تھی۔۔۔

"تمہیں کب میری قدر ہو گی؟ "

اسکے والہانہ لہجے میں سختی تھی

زرش سے کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا۔۔۔

دراب خان کی قربت اسکے چھکے چھڑا دیتی تھی۔۔۔

"تمہیں کیوں نہیں ہے میرے قرب کی چاہ؟ کوئی اور ہے تمہاری نظر میں

کسی اور پسند کرتی ہو تم۔۔"

وہ عجیب جنونی ہو رہا تھا

" ایسا نہیں ہے "

" تو پھر کیسا ہے! "

اسکا لہجہ اور گرفت دونوں سخت تھی

زرشالہ نے بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑ لی۔۔۔

"میں پسند نہیں ہوں تمہیں؟ "

"میرا۔۔۔میرا دم گھٹ رہا ہے "

وہ اٹھنا چاہتی تھی

اسکے پہلو سے مگر دراب کی گرفت بہت سخت تھی۔

۔اور اسکا جواب سن کر تو اسکی مٹھی میں اسکے ریشمی بال تھے

تم وہ واحد لڑکی ہو جس کا دراب خان کی پناہوں میں دم گھٹتا ہے۔۔۔تم "

! "

وہ اسے چھوڑ کر بہت خراب موڈ کے ساتھ اسٹڈی میں چلا گیا۔اور پوری

رات کمرے میں نہیں آیا

زرشالہ کو خود سے نفرت محسوس ہونے لگی۔۔

وہ کیوں تھی ایسی؟

"زر شالہ سے میری شادی کروا کے آپ نے ٹھیک نہیں کیا مورے "

جگ میں پانی ڈالتے ہوئے زر شالہ کے ہاتھ بے ساختہ کانپے تھے۔۔

دراب خان نے گہری نگاہوں سے نوٹس لیا تھا۔۔

"کیا فضول بول رہے ہو اتنی اچھی اور تابعداری بیوی تمہیں پورے خاندان میں نہیں ملے گی"

" اچھا۔۔خاندان کے باہر کیا خیال ہے پھر ؟ "

وہ بغور زرش کی اڑی اڑی رنگت دیکھتے ہوئے انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

" ! کیا بکواس کر رہے ہو "

مورے نے سنجیدگی سے اسکی صورت دیکھی۔۔۔

"میں زرش سے خوش نہیں ہوں میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں "

وہ اتنی بے باکی کا مظاہرہ کرے گا زرش کو اندازہ نہیں تھا

اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھلک گیا۔۔

دراب نے بے ساختہ لب دبائے تھے۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا دراب۔۔اگر تمہارے بابا نے سن لیا تو سوچا "

" ہے کیا انجام ہو گا

مورے نے سنجیدگی سے اسکو جھاڑ پلائی

" آپ فکر نہ کریں بابا کو میں منا لوں گا "

اس نے یکدم سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ لیا۔۔

دراب خدا کا نام لو کیوں بچاری بچی کے سر پر سوتن لانے کو تل گئے ہو۔۔"

کتنی سمجھدار اور تابعداری ہے میری زرش۔۔مجھے آج تک گھر کے کسی فرد کو

" شکایت کا موقع نہیں دیا اس نے

مگر مجھے تو یہ بی بی صاحبہ ہر روز شکایتوں کے موقع دیتی رہتی ہیں۔۔مجھ پر "

" یہ خاص عنایت کیوں؟

زرشالہ کا جھکا کر مزید جھک گیا۔۔۔

" کیوں زرش؟ کیا کہہ رہا ہے یہ؟ "

اب وہ مورے کی سخت نگاہوں کی زد میں آچکی تھی

وہ بیچاری کیا جواب دیتی دراب نے اسے برا پھنسا دیا تھا۔۔۔

"بتاؤ مورے کو ساری بات۔۔ڈیٹیل میں۔۔جو میں تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہوں اور وہ بھی جو تم میرے ساتھ کر رہی ہو"

وہ اسکے کان کے قریب مدھم سرگوشی کر کے جا چکا تھا۔۔۔

"زرش میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔جواب دو؟ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی جیسے تم میری فرمانبردار سمجھدار بیٹی ہو ویسے ہی دراب میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔۔وہ کبھی بے وجہ بات نہیں کرتا۔۔کچھ تو ضرور ہوا ہے تم دونوں کے درمیان؟ کیا بات ہے بتاؤ؟"

زرشالہ بس رو دینے کو تھی۔۔

نہ وہ کہہ سکتی تھی نہ چپ رہ سکتی تھی۔۔

"زرش۔۔میری بچی ادھر آؤ میرے پاس"

اسے آنسو بہاتے دیکھ کر مورے لہجے میں نرمی پیدا کرتے ہوئے اسے پاس بلایا

دیکھو بیٹا یہ میاں بیوی کا رشتہ ہوتا ہے بڑا نازک رشتہ ہوتا ہے۔۔ غلطی " چاہے جس کی بھی ہو۔۔۔ بھگتنی عورت کو ہی پڑتی۔۔اسلئے زرا سی انا قربان کرنے میں کوئی قباحت تو نہیں۔۔اتنا تو تم کر سکتی ہو۔۔آخر کو دراب سے " محبت کرتی ہو۔۔وہ بھی تمہیں چاہتا ہے اتنا حق تو بنتا ہے اسکا بھی

" جی مورے۔ "

اس نے جھکے سر کے ساتھ بولا۔۔اور اٹھ کمرے میں آگئی۔۔۔دل چاہ رہا تھا دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔

اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے بنے بنائے رشتے کو بگاڑ رہی تھی۔۔وہ ایسا نہیں چاہتی جو ہو رہا تھا۔۔۔!

وہ تو بس پڑھنا چاہتی تھی اور تب تک

وہ اپنی ازدواجی زندگی شروع کرنا نہیں چاہتی تھی

مگر دراب خان کے غصے سے ڈرتی تھی۔۔

میٹرک کے فوراًبعد ہی تواسکی شادی ہو گئ تھی۔۔

شادی کو دو سال ہو چکے تھے وہ اب تک دراب سے اپنی پڑھائی کے بارے میں بات نہیں کر سکی تھی۔۔

اسے خود سے کبھی نفرت سی ہونے لگتی۔۔

وہ کیوں تھی اتنی دبو اور ڈرپوک۔۔

وہ ضوفشاں جیسی بیباک اور بے خوف کیوں نہیں تھی۔۔جو بے دھڑک ہو کر بس کچھ سب کے سامنے منہ پر کہہ دیتی۔۔

وہ گھٹ گھٹ کر جی رہی تھی۔۔

۔ہزاروں خواہشیں سینے دم توڑ جاتی۔۔

وہ پل پل مر رہی تھی۔۔

اور دراب نے بھی تو اپنی سافٹ سائیڈ کبھی شو نہیں کی تھی جو وہ اپنے دل کی ساری باتیں اس سے کہہ سکتی۔۔۔

اوپر سے دوسری شادی کے انکشاف نے اسکو بری طرح توڑ دیا تھا۔۔۔

" بی بی جی کھانا لگا دوں "

"نہیں میں ان کے کھانے کے بعد کھاؤں گی "

وہ آنسو پونچھ کر بولی

" مگر بی بی جی چھوٹے خان تو بڑے خان کے ساتھ باہر گئے ہیں کل تک واپسی ہو گی"

" اچھا "

وہ اک لحظہ لمبی سانس بھر کر بولی۔۔

چلو اسے اکیلے میں بہت سارونے کا موقع مل جائے گا۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی۔۔راستے میں اسکی گاڑی خراب ہو گئی۔۔

وہ پریشان حال سا کھڑا تھا۔۔

فون پر کوئی نمبر پریس کر کے کان سے لگاتے ہوئے بولا

میری گاڑی خراب ہو گئی ہے بیچ راستے میں۔۔۔میں تو پیدل چلا جائوں گا "

کوئی مسلہ نہیں ہے مگر تم گاڑی ٹھیک کروا کے آفس لے آنا صبح میں تمہیں

لوکیشن بھیجتا ہوں"لوکیشن بھیج کر وہ پیدل چلنے لگا۔۔

کچھ چوٹیں اسے آج ایمرجنسی آپریشن کے درمیان آئی تھی۔۔

کچھ راستے میں نوکیلے اور خاردار راستوں نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔۔

وہ گھر پہنچ کر ہلکان سا صوفے پر ڈھے گیا۔۔

کتنی دیر ایسے ہی بے سدھ پڑا رہا تھا۔۔

گل کسی کام سے باہر نکلی تو

اسے یوں دیکھ پہلے تو اگنور کر دیا پھر کافی دیر تک اسکے وجود میں ہلچل نہ ہوئی تو وہ پریشان سی آگے آئی تھی۔۔کچھ جھجک کر اسکی پیشانی چھوئی جو بخار سے دہک رہی تھی۔۔

جہاں اسے تشویش ہوئی وہیں اسفندیار خان نے بھی آنکھیں کھول دی۔۔

اسکے چہرے پر جگہ جگہ کھروچ اور ہلکی ہلکی چوٹوں کے نشان تھے

وہ لاکھ چاہنے کے باوجود پوچھ نہیں سکی انا آڑے آگئ اور کچھ ناراضگی۔۔

" کچھ کھانے کے لئے چاہیئے؟ "

اس نے بیگانگی سے رخ موڑ کر پوچھا

"نہیں چاہیئے۔۔مہربانی آپ کی "

وہ بھی اسی کے لہجے میں جواب دے غصے سے اٹھ کر چلا گیا۔۔

" حد ہے بھئی۔۔انسلٹ بھی میری کی۔۔۔ناراض بھی میں ہوں۔۔اور "

"تیور یہ صاحب دکھا رہے ہیں۔۔کیسا وقت آگیا ہے زرگل تم پر

وہ کچن میں گئی اور دودھ گرم کرنے لگی۔۔۔

کچھ بھی تھا وہ اتنی سخت دل نہیں تھی جان بوجھ کر اگنور بھی نہیں کر سکتی تھی

۔۔

" دودھ اور ٹیبلٹ رکھ کر جا رہی ہوں پی لینا "

وہ احسان کرنے کے انداز میں کہہ کر سائیڈ ٹیبل پر دودھ رکھ کر چلی گئی۔۔

اسفندیار نے اسکے جانے کے بعد آنکھوں سے بازو ہٹا کر دیکھا تھا۔۔

اکڑ تو اس میں بھی بہت تھی

جب زر گل اپنے ہاتھوں سے اسے ٹیبلٹ نہ کھلا دیتی وہ کھانے والا نہیں

تھا۔۔وہ دوبارہ لیٹ گیا۔۔

زر گل نے چند منٹوں بعد کمرے میں جھانکا تو اسکا پارہ ہائی ہونے لگا

آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں میں ملازم ہوں آپ کی۔۔اک تو میں آپ سے "

ناراض ہوں اسکے باجود میری دریا دلی دیکھیں دودھ گرم کر کے لائی ہوں

" آپ کے لئے۔۔آپ نواب کے نخرے میں ختم نہیں ہو رہے

اسفندیار خان مسکرائے بغیر نہ رہ سکا مگر اس نے ظاہر نہیں کیا

"احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھ پر لے جائو دودھ کا گلاس "

وہ جان بوجھ کر آہستگی سے بولا۔۔

زرگل کا دل پگھل گیا۔۔

ایسی حالت میں اسکو اسفند کے ساتھ جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔

"میں کوئی احسان نہیں کر رہی۔۔بس فکر ہو رہی تھی اسی لئے۔۔۔ "

وہ ہولے سے بولی

اسفند نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر دیکھا۔۔

رعب سے اسکے آگے ہاتھ پھیلایا۔۔

زرگل تو اسکے تیور ہی دیکھتی رہ گئی۔۔

اس نے خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے اسکے ہاتھ پر ٹیبلٹ رکھ دی

۔۔۔

جائو یہاں سے جھگڑا کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں سر میں درد ہو رہا ہے "

" میرے

" ہونہہ بلاوجہ کے ڈرامے "

وہ منہ چڑاتے ہوئے بولی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

" واقعی اسکے سر میں درد ہو رہا ہو گا؟ بے چارہ "

وہ بے چین ہوئی تھی۔۔۔

" سر دباد وں آپ کا؟ "

وہ دوبارہ کمرے میں آئی تھی

اسفندیار نے بے ساختہ مسکراہٹ چھپانے کے لئے رخ موڑ لیا۔۔

" آپ کی تشریف آوری کا مقصد؟ "

انتہائی سنجیدگی سے پوچھنے لگا

" وہ۔۔۔ سر۔۔۔ دباد وں اگر زیادہ درد ہو رہا ہے تو "

زرگل کنفیوژ سی ہو کر بولی

ہوں" وہ مخصوص لہجے ہنکار کر اسے جگہ دی تھی۔۔ "

دل ہی دل وہ حیرت زدہ اور خوش بھی تھا۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا زرگل اندر سے اتنی نرم دل اور احساس کرنے والی ہوگی

۔۔

وہ آہستگی سے اسکا سر دبانے لگی۔۔

اسفند کو اسکی موجودگی میں نیند نہیں آسکی

مگر زرگل اسکا سر دباتے وہیں سو چکی تھی۔۔

"پاگل لڑکی "

اسفند نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

اسکے سر کے نیچے تکیہ رکھتے ہوئے کمفرٹر اوڑھا دیا۔۔

وہ اگلے دن شام کو تھکا ہوا واپس آیا تھا۔۔۔

زرش اسے حویلی میں کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی۔۔

اسکے پوچھنے پر ملازمہ کہنے لگی

وہ جی چھوٹی بی بی کو تو کل رات سے بخار ہے آج صبح ڈاکٹر صاحبہ آئی تھی "

" چیک اپ کرنے۔۔بی بی جی اب بہتر ہیں سو رہی ہیں

وہ پریشان سا ملازمہ کی بات سن کر اندر آیا تھا۔۔

وہ بس زرا سا مزہ چکھانا چاہتا تھا اپنی محبت کی قدر کروانا چاہتا تھا

نہیں جانتا تھا وہ جذباتی لڑکی اتنا سیریئس لے گی اسکی باتوں کو۔۔

وہ بیڈ پر اسکے نزدیک بیٹھ گیا۔۔

پیشانی چھو کر دیکھی تو بخار کم تھا۔۔

بیوقوف لڑکی۔۔اگر اتنا ہی اثر رکھتا ہوں میں تمہارے دل پر تو میری "

" محبت کیسے نہیں اثر کرتی تم پر

وہ ہاتھ کی پشت اسکے گال پر رگڑتے ہوئے جذب سے کہہ رہا تھا

اس بات سے بے خبر کہ وہ جاگ گئی تھی

اب اسکے لئے مشکل تھا نہ تو وہ اس کھیل کو جاری رکھ سکتی تھی نہ ہی آنکھیں کھول سکتی تھی

دراب خان نے جھک کر اسکی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔

اسکے کلون سے اٹھتی مہک اور اسکے قرب وجوار کے لمس کی حرارت سے بے قابو ہو کر اس نے ایکدم آنکھیں کھول دیں اور پیچھے ہوتی ہوئی بیڈ کروائوں سے لگ گئی۔۔

دوپٹہ پتا نہیں کہاں تھا۔۔

سانسیں تیز تیز چل رہی تھی۔۔۔

وہ نظریں نہیں ملا پا رہی تھی اس سے

" جاگ رہی تھی تم ؟ "

اسکا سر پہلے ہاں اور پھر ناں میں ہلا۔۔

دراب خان کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔

" بخار چڑھنے کی کوئی خاص وجہ ؟ "

اسکے چہرے کی لٹھ کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے پوچھنے لگا

" م۔۔۔موسمی۔۔بخار ہے "

" کونسا موسم۔۔؟دل کا یا پھر "

اس نے جان بوجھ کر اس پر جھکتے ہوئے معنی خیز سرگوشی کی۔۔

زرش کے لئے اسکی اتنی قربت سہنا بس میں نہیں تھا۔۔اسکی بولتی بند ہو چکی تھی۔۔

جواب نہ پا کر اسے ایکدم غصہ آگیا۔۔

" ڈرتی کیوں ہوں مجھ سے ؟ "

اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر نزدیک کرتے ہوئے ہرگز بھی نرم لہجہ نہیں تھا اسکا

زرش کی آنکھیں بھرا گئیں۔۔۔

" خبر دار "

اس نے گرفت تنگ کرتے ہوئے جھٹکا دیا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر تم روئی نا۔۔ باخدا آج وہ کروں گا تمہارے ساتھ جو تم نے خوابوں میں کبھی نہیں سوچا ہو گا زرش "

اسکی دھمکی کا اثر تھا کہ اس نے دونوں ہاتھ لبوں پر سختی سے جما لئے۔۔

" گڈ گرل "

اس نے جھک کر اسکے ہاتھوں پر بوسہ دیا تھا۔۔

کپڑے نکالو میرے، فریش ہونے کے بعد کھانا کھاؤ گا میں " وہ اسکا موڈ خراب کر چکی تھی۔۔

جس کی سزا یہ تھی کہ اب اسے بخار میں بھی اسے سارے کام اپنے ہاتھوں سے سرانجام دینے تھے۔۔

صبح اسکی آنکھ پانی کی بوندوں سے کھلی۔۔ آنکھیں کھول کر دیکھا تو اسفندیار خان گیلے بالوں کو جھٹکتے ہوئے برش کرنے میں مصروف تھا۔۔

اسے دیکھ کر ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔

وہ ایکدم اٹھ بیٹھی

" میں یہاں کیسے آئی؟ "

وہ خود ساختہ بڑبڑانے لگی تو اسفندیار خان کے لبوں پر معنی خیز سی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

" میں لایا تھا "

" ! آپ کیوں لائے تھے "

وہ تنک کر پوچھنے لگی

"احسان مانو میرا۔۔۔ باہر سردی میں ٹھٹھر رہتی ورنہ"

وہ گھڑی پہنتے ہوئے جتا کر کہنے لگا

تو اس نے تیوری چڑھا لئے۔۔

کمفرٹر دور پھینک تیزی سی اٹھی۔۔

اسفند نے لپک کر اسکی کلائی تھام لی۔۔

" آئم سوری "

وہ حقیقتاً پیشماں تھا

" ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔آپ کی سوری میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی "

وہ منہ پھیر کر کہنے لگی

" اتنی اکڑ کس بات کی ہے تم میں؟ "

وہ کلائی جھٹک کر بولا لہجہ سخت تھا

زرگل اسے گھور کر رہ گئی۔۔

اسفندیار خان نے اسکی کلائی کو جھٹکا دیا تو وہ کھنچی چلی آئی۔۔۔

بات سنو۔۔اگر خان تم سے معافی مانگ رہا ہے تو اسکا مطلب ہے تمہیں "

" امپورٹنٹس دے رہا ہے۔۔تمہاری کوئی ویلیو ہے اسکی نظر میں

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جذب سے استحقاق جتاتے ہوئے کہہ رہا تھا

۔۔

زرگل نظریں چرا گئی

اسفندیار ہاتھوں کے پیالے میں اسکا چہرہ قید کرتے ہوئے اسکی پیشانی چومی تھی۔۔۔

" بی بی جی خان جی ناشتہ تیار ہے "

ملازمہ کی آواز سن کر وہ فوراً اس سے دور ہوئی تھی۔۔

اسفند ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھا تو

وہ بھی فریش ہونے کے بعد بچوں کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔

اسے اتنی کیئر کرتا دیکھ کر اسفندیار خان اندر تک سرشار ہونے لگا۔۔

اسکا انتخاب غلط نہیں تھا بس اس نے زرگل کو پرکھے بغیر جج کرنے کی غلطی کی تھی

جو اسے اب سدھارنی تھی۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے کیپ اٹھا کر بچوں سے ملنے کے بعد ڈیوٹی پر چلا گیا۔۔۔

بابا جان تک اڑتی اڑتی یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ اسفندیار خان نے یوسف کی بیوہ سے شادی کرلی ہے۔۔

دراصل یہ ساری غلط فہمی ضوفشاں کی وجہ سے ہوئی تھی ہاسپٹل کے باہر اس "نے اسفندیار خان کو "گل

کو پکارتے دیکھا تو اس نے سمجھا یہ گل وہی "گل مینا" ہے جو یوسف کی بیوی ہے۔۔

اسی لئے اس نے پورے خاندان میں یہ افواہ پھیلادی کہ اسفندیار خان نے گل مینا سے شادی کرلی ہے جبکے گل مینا تو یوسف کے ساتھ ہی ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئی تھی۔۔۔

یہ سچ ہے یا نہیں کہ تمہارے صاحبزادے نے یوسف کی بیوہ سے بیاہ رچالیا "

" ہے؟

بابا جان نے بہت غصے سے بی بی جان کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔۔

" ہاں یہ سچ ہے "

وہ آہستگی سے بولی کیونکہ وہ اب انہیں بہلا نہیں سکتی تھی

بے شرم۔۔بے حیا انسان۔۔ذرا غیرت باقی نہیں رہی اس لڑکے میں "

" ۔۔اپنی منگیتر کو چھوڑ کر اس۔۔۔

انہوں نے بہت مشکل سے اپنی زبان کو کچھ غلط کہنے سے روکا

آپ سے بھی تو کہا تھا کہ یوسف کے بچوں کو قبول کر لیں۔۔وہ ہمارے "

یوسف کی نشانی ہیں مگر آپ نے میری اک نہ مانی۔۔اب نتیجہ آپ کے

سامنے ہے آپ تو جانتے ہیں کہ یوسف سے اسفی کو کتنی محبت تھی اسکے

ہوتے ہوئے یوسف کے بچے اور بیوی در بدر کیسے ہونے دیتا وہ۔۔میرے

" بچے نے اپنی قربانی پیش کر دی

مورے رو دی۔۔

"ہونہہ۔۔ کون جانے اس قربانی کے پیچھے اسکا اصل مقصد "

باباجان نے مغرور سا ہنکارا ابھرا

" اگر آپ کہیں تو میں اسفی سے بات کروں "

کوئی ضرورت نہیں ہے اسے یہاں بلوانے کی۔۔اس گھر کے دروازے "

"بہت پہلے ہی اسکے لئے بند ہو چکے ہیں اور اب تو۔۔

" اب تو کیا؟ "

مورے نے دہل کے باباجان کو دیکھا

" میں اسفندیار خان کو جائیداد سے بے دخل کرنے کا سوچ رہا ہوں "

" ایسا ظلم نہ کریں میرے بچے کے ساتھ خان "

انہوں نے منت کی

تمہارے بچے نے پورے خاندان میں ہماری ناک کٹوادی ہے" بابا جان "
بہت غصے میں غرائے تھے اور مزید کوئی بھی بات سنے بغیر وہاں سے واک
آؤٹ کر گئے۔۔۔

"سنبھالیں خود کو مورے جان۔۔ایسے تو آپ اپنی طبیعت خراب کر لیں گی "
"

زر شالہ نے انہیں حوصلہ دیا
گو کہ وہ خود بھی بہت ڈسٹرب تھی دراب کے دوسری شادی کے فیصلے سے
مگر مورے جان کی پریشانی دیکھ کر وہ اپنا دکھ بھول گئی تھی۔۔
" دوا لے لیں مورے جان "

میرا دل نہیں چاہ رہا زرش۔۔کچھ کرو دراب سے بات کرو ایسا نہ ہونے دو "

" زرش

مورے جان آپ سنبھالیں خود کو۔۔دراب ایسا نہیں ہونے دیں گے "

" آپ جانتی تو ہیں انہیں

اس نے بہلا پھسلا کر دوا کھلا کر سلا دیا تھا۔۔

جب تک وہ سوئی نہیں وہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔

وہ کمفرٹر درست کر رہی تھی جب دراب واپس آیا۔۔۔

" کیا ہوا تم اتنی رات گئے تک یہاں ہو؟اپنے کمرے میں نہیں گئی؟ "

وہ تشویش سے آگے بڑھا

بابا جان کو پتا چل گیا ہے کہ اسفی بھائی نے شادی کر لی ہے بابا جان بہت "

"غصے میں تھے کہ انہیں جائیداد سے بے دخل کر دیں گے

ہاں تو اسکے کام ہی ایسے ہیں اسے مورے جان، بابا جان کا زرا بھی خیال "

" ہوتا تو یہ حرکت نہ کرتا

وہ بہت سخت لہجے میں بولا

اتنا کہ زرشالہ اسکی صورت دیکھتی رہ گئی۔۔

دونوں بھائیوں میں کتنی دوریاں آچکی تھی۔۔

" ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ غلط کہہ رہا ہوں میں۔۔ کتنی بار اسے کالز کیں، میسیجز کیئے کہ مورے کی طبیعت خراب ہے وہ پتھر دل انسان اک بار بھی ملنے نہیں آیا۔۔اور جس شخص کی وجہ سے میری ماں کی آنکھ میں آنسو آئے اسے میں ہر گز بھی کوئی تعلق رکھنا پسند نہیں کروں گا "

وہ بہت بے رخی سے کہہ کر چلا گیا۔۔

زرشالہ بس دیکھتی رہ گئی۔۔

" کھانا کھائیں گے آپ؟ "

" زہر لادو "

وہ بہت ڈسٹرب لگ رہا تھا۔۔

مورے کی طبیعت خرابی کا سن کر وہ پریشان ہو گیا تھا

"آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں "

وہ خائف ہوئی

" تو کیسے کہوں۔۔جائو یہاں سے تم بھی اکیلا چھوڑ دو مجھے "

وہ بہت اپ سیٹ تھا۔۔اس وقت اسکی موجودگی بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی

"آپ مجھ پر کس بات کا غصہ نکال رہے ہیں "

اسے اچھا نہیں لگا تھا۔۔

دراب نے ایکدم سے اسے دیکھا اس نے پہلی بار اسکے رویے کا شکوہ کیا تھا

کس بات کا غصہ نکال رہا ہوں ؟ تمہیں نہیں پتا۔۔ تم نے بھی کم دل نہیں جلایا میرا "

وہ کہہ کر سگریٹ کا کش لینے لگا۔۔

مگر زرشالہ ابھی بھی وہیں کھڑی تھی

کیوں کھڑی ہوں زرش؟ جائو نا یار مجھے اکیلا چھوڑ دو" وہ واقعی میں بہت ڈسٹرب تھا

زرش سر ہلا کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ کافی دیر کروٹ بدلتی رہی مگر کمرے میں اکیلے اسے نیند نہیں آرہی تھی یا شاید دراب کے خراب موڈ اور پریشانی کی وجہ سے سوچ سوچ کر اسکے اعصاب شل ہو چکے تھے۔۔

آدھی رات ہو رہی تھی وہ ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا اتنی ٹھنڈ میں باہر لان میں بیٹھا تھا۔۔

وہ اسکی شال لیکر ابھی دروزے تک پہنچی ہی تھی کہ وہ ناب گھما کر اندر آیا۔۔

" کیا ہوا؟ اور تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟ "

اسے یوں کھڑا دیکھ کر اس نے پوچھا

" آپ کے بغیر نیند نہیں آرہی تھی کمرے میں "

اسکے لبوں سے پھسلا۔۔

دراب کے پریشان اور تھکے تھکے سے چہرے پر مسکراہٹ بکھری گئی۔۔

کیوں؟ تمہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا میرے ہونے یا نہ ہونے سے پھر یہ "

" دکھاوا کیوں؟

وہ سنجیدگی سے بولا

"آپ۔۔میری فکر۔۔اور خدمتوں کو دکھاوا کیوں سمجھتے ہیں "

اسے دکھ ہوا تھا

کیونکہ یہ دکھاوا ہی ہے۔۔جو تم سب کے سامنے میری فرمانبردار بنتی ہو " اور بند کمرے میں میرا قریب آنا، میرا چھونا، میری قربت تمہیں ناگوار گزرتی ہے "

زرلش نے بے ساختہ لاجواب ہو کر نظریں چرا لیں۔۔

" کیا پوچھا ہے میں نے کیوں کھڑی ہو یہاں ؟ "

وہ بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ پوچھنے لگا

" وہ۔۔آپ سردی میں بیٹھے تھے تو میں نے سوچا یہ شال دے دوں "

وہ اسکے رعب سے سہم سی گئی

"سو جائو۔۔یہ جھوٹی فکر اور دکھاوا کر کے میرا دل مت جلایا کرو "

دراب نے غصے سے شال اسکے ہاتھ سے چھین کر صوفے پر پھینک دی اور واشروم میں گھس گیا۔۔

فریش ہونے کے بعد باہر نکلا تو زرش ہنوز وہیں کھڑی تھی۔۔

"زرش۔۔زرش۔۔۔ "

اس نے غصے پر قابو پانا چاہا

" کیوں کھڑی ہو؟ کہا نا سو جائو "

وہ غرایا

" آپ بھی یہاں سو جائیں "

وہ اسے پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی

" آفر کر رہی ہو؟ "

اس نے شرات سے پوچھا

" جی! ۔۔ "

وہ بوکھلا کر سہمی

"ساتھ سونے کی آفر کر رہی ہو؟ "

اس کا سر بہت تیزی سے نہ میں ہلا

"مگر ابھی تو تم کہہ رہی تھی..اتنی کنفیوژ کیوں ہو "

وہ گیلا ٹاول پھینک کر اسکے قریب آیا۔۔۔

زرش کے چہرے پر گھبراہٹ صاف ظاہر تھی

میرا مطلب تھا کہ آپ باہر مت جائیں۔۔۔اب تو بہت رات ہو گئی ہے"

" ۔۔آرام کر لیں

اس نے ہمت کر کے زرا کی زرا اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

اگلے ہی لمحے دراب اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ کر سینے سے لگالیا۔۔۔

" اگر تم اپنی بانہوں میں سلاؤ گی تو ضرور "

وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔۔

اسکے وجود کی خوشبو سے زرش کی سانسیں تھمنے لگی۔۔

" آ۔۔آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں "

اسکے ہاتھ پائوں ٹھنڈے پڑنے لگے

" میں تو ایسی ہی باتیں کرتا ہوں بیگم "

وہ بولا۔۔۔اسکے لب زرش کی گردن سے مس ہو رہے تھے

" دراب پلیز مجھے چھوڑیں "

اس نے تیز تیز چلتی سانسوں کے بیچ کہا تھا۔۔

" پچھتا رہی ہو؟ پاس بلا کے ؟ "

" دراب پلیز "

اسکے چوڑے چکلے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود دھکیلنا چاہا مگر دراب نے ضد سے اسے اور سختی سے سینے میں بھینچ لیا۔۔

" دراب پلیز چھوڑیں۔۔مجھے سانس نہیں آرہی "

وہ تڑپی

آئندہ میرے جذباتوں سے کھیلنے کی جسارت مت کرنا زرش۔۔جب " تمہیں لگے تم میری بیوی بننے کے قابل ہو۔۔۔میری محبت کو، میری "شدتوں کو سہہ سکتی ہو تب ہی میرے قریب آنا

وہ بہت زور سے اسے دور دھکیل کر کمرے سے چلا۔۔

زرش تو برا پھنسی تھی اسکی پرواہ کر کے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری تھی۔۔

اب وہ پھبرے شیر کی مانند تھا جو قابو میں نہیں آنے والا تھا۔۔

اس بار سخت ناراض تھا اور زرش کو تو منانے کے ڈھنگ بھی نہیں آتے تھے

۔۔

وہ بیڈ کی چادر کو مٹھیوں میں بھینچے سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

ڈیوٹی سے واپس آتے وقت اس نے زرگل کے لئے ایک تحفہ خریدا اور

پھولوں کی شاپ سے فریش پھولوں والا بکے بنوا تھا۔۔

یہ سب سامان لے کر وہ گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ

کسی کی بری طرح ٹکرا گیا۔۔۔

اسکے ہاتھ سے بکے زمین پر گر گیا۔۔

وہ جھکا ہی تھا کہ سامنے والے نے جھک کر بکے اٹھایا۔۔

وہ دراب خان تھا۔۔

اسفندیار خان اسے دیکھ کر کچھ دیر ہے لئے ساکت رہا۔۔ پھر مسکرا دیا

مگر دراب کے چہرے پر سخت تاثرات تھے جو

اسکی مسکراہٹ دیکھ کر سخت ترین ہوتے چلے گئے۔۔

" کیسے ہو؟ "

اسفند نے پوچھا

ہم جیئیں یا مریں اس سے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اسفند صاحب تم رہو "
اپنی زندگی میں خوش۔۔

مورے جان، باباجان، میں، ہم جائیں جہنم میں تمہاری بلا سے تم نے یوسف
" کے ساتھ ہمیں بھی دفن کر دیا مٹی میں

اسنے پھولوں کا بکے گاڑی کی بونٹ پر پھینکتے ہوئے کہا

ایسی بات نہیں ہے۔۔میری ناراضگی باباجان سے ہے۔۔ تمہیں اور "
" مورے جان کو تو میں بہت مس کرتا ہوں

کیوں۔۔؟ باباجان نے تمہاری کیا ناراضگی ہے؟ کیا بگاڑا ہے انہوں نے "
" تمہارا؟

دراب نے بمشکل غصہ کنڑول کیا تھا

تم سے کچھ ڈھکا چھپا نہیں ہے دراب۔۔ تم اچھے سے جانتے ہو انہوں نے "
" یوسف کے ساتھ کیا کیا ہے

اسفند نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں

یوسف نے جس کچھ بھی کیا اپنے ساتھ خود کیا ہے۔۔ بابا جان کا اس میں "
" کوئی قصور نہیں

دراب نے جتا کر کہا تو اسفند اسکی صورت دیکھتا رہ گیا۔۔۔ بلاشبہ دراب بابا
جان کا لاڈلا تھا۔۔

دونوں ایک دوسرے سے بے تحاشا محبت کرتے تھے

اسلئے دراب بابا جان کی کوئی کوتاہی ماننے کو تیار ہی نہ تھا۔۔

اس نے بھی فضول کی بحث کرنا مناسب نہ سمجھا اور گاڑی کی طرف بڑھا

" کہاں جا رہے ہو تم۔۔ میں بات کر رہا ہوں تم سے ؟ "

دراب کو اپنی انسلٹ فیل ہوئی تھی

میں فضول بحث میں نہیں پڑنا چاہتا دراب جس سے کچھ بھی حاصل نہ ہو "
"

دراب کا خون کھولنے لگا

" اب میری باتیں تمہیں فضول لگنے لگیں ہیں "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسکا پارہ ایک دم چڑھا گیا۔۔

زور سے اسکی گاڑی کو لات مارتے ہوئے وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا اور

بہت غصے سے گاڑی نکال کر لے گیا۔۔۔

اسفند لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

گھر پہنچ کر بچوں سے ملا تو آج کا ناخوشگوار واقعہ وہ بھلا چکا تھا۔۔

زرگل جانے کہاں مصروف تھی۔۔

اس نے ملازمہ سے پوچھا تو کہنے لگی کہ اسکے حرارت محسوس ہو رہی تھی

اسلیئے دوا کھا کر سوئی ہے۔۔

وہ بھی کھانا کھانے کے بعد کمرے میں آگیا۔۔

گفٹ اور بکے اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔

دراب کی باتوں کو یاد کرتے کرتے وہ کب ماضی میں کھو گیا کہ اسے زرگل کی

کمرے میں آمد کا احساس نہیں ہوا۔۔۔

" یہ آپ لائے ہیں؟ "

" ہوں۔۔۔ہاں میں لایا تھا تمہارے لئے

وہ چونکا اور پھر کہنے لگا

" کیوں ؟ کس لہجے میں ؟ "

وہ تیکھے لہجے میں پوچھنے لگی

کیوں مطلب ؟ اپنی بیوی کے لئے لایا ہوں کس خبیس کو اعتراض ہو سکتا ہے "

" ! مجھے ہے اعتراض "

وہ تنک کر بولی

" کیوں ؟ "

وہ اٹھ کر اس کے نزدیک آگیا

آپکی نظروں میں تو میری کوئی ویلیو نہیں تھی پھر اس سب کا کیا مطلب ہے "

" اسکا مطلب ہے کہ تم دل کو اچھی لگنے لگی ہو "

اس نے بے باکی سے کہتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔زر گل کا دل زور سے دھڑکنے لگا

دیکھو زر گل۔۔میں نے تمہیں جج کیا۔۔میں غلط تھا سوری بھی کر چکا "

" ہوں۔۔اور کتنی سزا دو گی

وہ ایکدم آئوٹ ہوا تھا۔۔

ٹھیک ہے آئندہ میرے بارے میں کوئی بھی رائے قائم کرنے سے پہلے "

"سوچ لیجیئے گا۔۔میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں

زر گل کو چاروناچار کہنا پڑا

" تو کیسی لڑکی ہو؟ "

وہ معنی خیزی سے پوچھنے لگا

" چھوڑیں مجھے "

زر گل اسکے حصار میں مچلی

" ابھی تو میرے حصار میں آئی ہو ایسے کیسے چھوڑ دوں "

"پلیززز اسفند "

وہ منمنائی مگر اسفند اپنی من مانی کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

وہ بہکا بہکا سا اسکے لبوں پر جھکا تو زرگل نے دونوں ہاتھ لبوں پر جما لئے۔۔

وہ بے ساختہ اسکے ہاتھوں کو چوم گیا۔۔۔

" چھوڑیں مجھے بچوں کے پاس جانا ہے "

آج رات بچوں کو آیا دیکھ لے گی تم میرے پاس رہو گی "اس نے خمار آلود " لہجے میں کہتے ہوئے اسے زور سے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔۔

رات اچانک مورے جان کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔۔۔انہیں

ایمر جنسی میں ہاسپٹل لے جاناپڑا تھا۔۔

پوری رات اس نے انتظار میں گزاری تھی

وہ مسلسل دراب کے فون پر کالز کر رہی تھی

مگر اسکا نمبر آف جارہا تھا۔۔۔

تھک کر وہ لائونج میں پڑے صوفے پر ہی نیم دراز ہوگئی۔۔ صبح چھ بجے کے

قریب کہیں جاکر مورے کی کنڈیشن اسٹیبل ہوئی تو وہ گھر آیا تھا۔۔۔

زرشالہ کو لائونج میں سمٹ کر سوتا دیکھ کر اس پر گھڑوں پانی بھر گیا۔۔۔

وہ کتنی پریشان ہوگی اس نے فون بھی آف کر دیا تھا۔۔

وہ صوفے پر ہاتھ پھیلا کر اسکے بلکل قریب نیم دراز ہو گیا اور اسکی پلکوں سے

چھیڑ چھاڑ کرنے لگا

اسکے کلون کی مہک سے زرش کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

وہ ایکدم سیدھی ہوئی تھی مگر دراب نے کھینچ کر اسے قریب کر لیا۔۔

"بہت ظالم ہو نیند میں بھی اپنے قریب نہیں آنے دیتی ہو "

وہ ایک لمبی سانس کے زریعے اسکی خوشبو سینے میں اتارتے ہوئے تھکے تھکے لہجے میں بولا

" مورے جان کیسی ہیں؟ "

وہ بمشکل خود کو سنبھالتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

دراب کی قربت میں اسکا سانس لینا محال تھا۔۔۔

" ٹھیک ہیں "

وہ بغور اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے بولا۔۔زرشالہ کے لئے اسکی بولتی نگاہوں کا مقابلہ کرنا ناممکن تھا

"آپ تھک گئے ہوں گے میں آپ کے لئے۔۔۔ "

" کب تک بھاگو گی اور مجھے اپنے پیچھے بھگاؤ گی؟ "

وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا اور اسکا بازو کھینچ کر اپنے قریب بٹھالیا۔۔

" میں کیوں ایسا کروں گی "

وہ کنفیوژ سی ہونے لگی

" قربان جائوں تمہاری معصومیت پر زرش۔۔ "

وہ تنزیہ مسکرایا۔۔

زرش نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

اسے لگا اس نے اپنی زندگی میں اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا ہوگا۔۔۔

گوری بے داغ رنگت، چمکدار آنکھیں، گھنے سیاہ ریشمی بال، ہلکی بڑھی ہوئی شیو،

وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔

اس میں کوئی کمی نہیں تھی۔۔

پڑھا لکھا بھی تھا، اسکی عزت، محبت بھی کرتا تھا

پھر وہ دل لگا نہیں پا رہی تھی۔۔

دراب نے اسے قریب کھینچ کر کان میں کہنے لگا

تم میرے ضبط کو آزما رہی ہو زرش۔۔ جس دن میرا ضبط جواب دے گیا " اس دن میں دوسری شادی کر لوں گا، محبت گئی بھاڑ میں۔۔ پھر رہنا تم اپنی انا میں خوش"

زرش ساکت بیٹھی رہ گئی۔۔۔

دراب اسکی پرواہ کیئے بغیر بے رخی سے اٹھا اور فریش ہونے کے بعد کھانا کھانے بغیر دوبارہ ہاسپٹل چلا گیا

جبکہ وہ کھانا ڈائننگ ٹیبل پر لگائے اسکا انتظار کرتی رہی مگر دراب سخت خفا ہو چکا تھا۔

زرش بمشکل آنسو پیتی وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

مورے جان کی طبیعت پل بھر ٹھیک رہتی تو

اگلے ہی لمحے بگڑ جاتی

وہ مسلسل اسفند کو یاد کر رہی تھی۔۔۔۔

دراب اور باباجان اپنی انا میں اسفند کو کال نہیں کر رہے تھے۔۔اس بات کی خبر زرشالہ کو ہوئی تو اسے دکھ پہنچا تھا اس نے اسفندیار کو کال کر کے مورے کی کنڈیشن کے متعلق بتادیا تھا۔۔

اسفند کے تو چھکے چھوٹ گئے اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔

وہ جیسے تیسے کر کے ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔

باباجان اسے دیکھتے ہوئے بہت غصے سے بڑبڑاتے ہاسپٹل سے نکل گئے تھے مگر دراب نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔

اسے انا سے زیادہ ماں عزیز تھی۔۔

۔اسفند مورے جان سے ملا تو ان کی حالت میں کچھ بہتری آئی تھی مگر وہ مسلسل ایک ہی ضد لگائے بیٹھی تھی۔۔۔

' ضوفشاں سے شادی کر لو '

'گھر واپس آ جائو '

اور اسفندیار کو باتیں ہی نہیں مان سکتا تھا۔۔

مورے جان نہیں چاہتی تھی کہ بابا جان اسے جائیداد سے عاق کر دیں۔۔

مگر اسفند یہ بات نہیں جانتا تھا کہ مورے جان اتناد باؤ کیوں ڈال رہی ہیں

۔۔۔

جب اسے پتا چلا وہ ایک دم آئوٹ ہو گیا۔۔

" میں لعنت بھیجتا ہوں ایسی دولت اور جائیداد پر مورے جان۔۔۔اگر بابا جان مجھے عاق کرنا چاہتے ہیں تو کرنے دیں۔۔آپ ٹینشن مت لیں ۔۔میرے زور بازو میں ابھی اتنا دم ہے کہ خود محنت کر کے اپنے اخراجات اٹھا سکوں "

" نہیں اسفی نہیں۔۔تم نہیں جانتے بیٹا۔۔۔میرا گھر بکھر جائے گا۔۔اک بیٹا تو پہلے ہی کھو چکی ہوں۔۔ تمہیں کیسے کھو دوں۔۔اس گھر کو بکھرنے سے بچا لو بیٹا۔۔اک ماں تم سے فریاد کر رہی ہے۔۔ "

وہ دوپٹہ پھیلاتے ہوئے رو پڑیں۔۔

اسفندیار خان کا دل چاہا زمین میں گڑھ جائے۔۔

" ٹھیک ہے آپ جیسا چاہتی ہیں ویسا ہی ہوگا مورے "

اس نے خود کو کہتے سنا تھا۔۔

مورے نے بڑھ کر اسکی پیشانی چوم لی

اور وہ شکستہ قدموں میں سے وہیں کرسی پر ڈھے گیا۔۔اس نے نہیں سوچا تھا یہ سب ہو جائے گا۔۔

زرگل کو کیسے سنبھالے گا؟ کیا جواب دے گا؟ اسکا ذہن مائوف ہونے لگا تھا

۔۔

مورے کی طبیعت اب بہتر تھی۔۔

باباجان نے اسے زبردستی گھر بھیج دیا تھا۔۔۔

وہ فریش ہوئے بغیر ہی سو گیا تھا۔۔

نہ ہی اس نے زرشالہ سے ملنا، اسے دیکھنا ضروری سمجھا۔۔ جبکہ وہ ہمیشہ گھر آنے کے بعد اسکے پاس آتا تھا۔۔

اسکے دل میں ہونک سی اٹھی تھی۔۔

وہ اپنے ہاتھوں سے اسکی محبت گنوا رہی تھی۔۔۔

شاید وہ غلط کر رہی تھی۔۔

وہ آگے پڑھنا چاہتی تھی اس میں کچھ غلط نہیں تھا مگر وہ اپنی ازدواجی زندگی بھی تو شروع کر سکتی تھی

اسے بگاڑ نہیں سکتی تھی۔۔

مگر یہ سب وہ دراب سے کیسے کہتی۔۔

اسکے آگے تو اسکی بولتی بند ہو جاتی تھی۔۔۔

پتا نہیں وہ کیسا ری ایکٹ کرے گا۔۔

اسے آگے پڑھنے کی اجازت دے گا بھی یا نہیں۔۔

یہ سوچتے سوچتے کب وہ اسکے پاس بیٹھی اسے پتا نہیں چلا۔۔

وہ سو رہا تھا۔۔

زرشالہ نے اسکے ریشمی بالوں میں سے انگلیاں گزاریں تو اسکی آنکھ کھل گئی

۔۔

بہت غصے سے سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے اسکی کلائی بھینچ لی۔۔

اک تو وہ اس سے ناراض تھا۔۔دوسرا نیند کھل جانے کا غصہ۔۔

" آئندہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔دور رہا کرو مجھ سے "

وہ غصے سے غرایا اور اسکا ہاتھ بے دردی سے جھٹک کر رخ موڑ گیا۔۔۔

زرش کی آنکھیں اسکے سنگدلانہ انداز پر آنسوئوں سے بھر گئیں۔۔وہ کبھی اتنے غصے سے مخاطب نہیں ہوا تھا خاص طور اس سے۔۔

" جائو یہاں سے "

وہ اتنی زور سے چیخا کہ زرش کانپ اٹھی۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔

بیوقوف لڑکی۔سوتے دیکھ کر اسکی محبت جاگ جاتی ہے" دراب بڑبڑاتے ہوئے آنکھوں پر تکیہ رکھ کر لیٹ گیا۔۔

وہ تھکا تھکا سا شکستہ اعصاب کے ساتھ گھر پہنچا تھا۔ڈائننگ ٹیبل پر بھی وہ گم سم سا تھا۔۔

زرگل نے اسے دو تین بار متوجہ کیا

مگراس نے ہوں ہاں میں جواب دیا۔۔

وہ اسکی غائب دماغی نوٹ کرتے ہوئے بولی تھی

" کسی بات کی پریشانی ہے آپ کو؟ آپکا چہرہ اترا ہوا ہے "

" نہیں کوئی بات نہیں ہے "

وہ ٹال گیا

"آپ کے چہرے سے صاف ظاہر ہے نہ بتائیں تو وہ الگ بات ہے "

وہ ابرو آچکا کر کہتی کھانے میں طرف متوجہ ہوئی

" اب تم میرا چہرہ بھی پڑھنے لگی ہو "

وہ اسکا دھیان بھٹکانا چاہتا تھا۔۔

اسے یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ مورے جان کو اس گھر میں لوٹ جانے کا وعدہ دے آیا ہے۔۔

جبکے باباجان نے یہ شرط رکھی تھی کہ اسفندیار اسی صورت اس گھر میں واپس آسکتا تھا کہ جب وہ ضوفشاں سے نکاح کرلیتا۔۔

وہ جانا نہیں چاہتا مگر مورے کی کنڈیشن نے اسے مجبور کردیا تھا۔۔اب وہ مرتا کیا نہ کرتا اسے سب کچھ کرناپڑا۔۔آخر جو کچھ بھی اسکی ماں کی زندگی سے زیادہ امپورٹنٹ نہیں تھا۔۔چاہے اسکی اپنی زندگی اور محبت بکھر جاتی۔۔

جی آپ کے ساتھ رہتے رہتے اتنا تو سیکھ ہی چکی ہوں" وہ مان سے بولی تھی "

" چلیں اب بتائیں کیا بات ہے "

مورے جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ ایمرجنسی میں ایڈمٹ ہیں اور "

" ایک ہی ضد کررہی ہیں کہ میں گھر واپس آجائوں

اس نے آدھا ادھورا سچ بتایا

" تو آپ کو جانا چاہیئے کیا آپ کی انا آپ کی ماں سے زیادہ امپورٹنٹ ہے "

" نہیں مگر "

" مگر کیا؟ "

وہ کہتے کہتے رک گیا۔۔اسے کیسے بتاتا کہ وہ دوسری شادی کروانا چاہتی تھی اسکی۔۔

وہ زرگل کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا اس سے محبت کرنے لگا تھا۔۔

" بتائیں بھی؟ "

اس نے ضد کی

کچھ نہیں بس۔۔تم بچوں کا خیال رکھنا میں مورے جان کے پاس ہاسپٹل " جائوں گا شاید رات لیٹ آئوں "

وہ بات ٹال گیا۔۔

زرگل کو اسکا لہجہ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔

ضوفشاں سمیت چچی جان اور بابا جان اور مورے جان کے مذاکرات چل رہے تھے ہاسپٹل کے روم میں۔۔۔

باباجان کی شرط تھی کہ اسفندیار خان نہ صرف اس گھر میں واپس آئے بلکے ضوفشاں سے شادی بھی کرے

تو اسے جائیداد سے عاق نہیں کیا جائے گا

مگر اسفندیار خان یہ ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

وہ مورے جان کی وجہ سے اس گھر میں آنے کے لئے تیار ہوا تھا۔۔ مگر ضوفشاں سے شادی کرنا اسکے بس میں نہیں تھا پھر چاہے اسے جائیداد سے سو بار عاق کیا جاتا اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

مگر بابا اسکا گھر آنا اسی صورت قبول کر رہے تھے جب وہ ضوفشاں سے شادی کرتا۔۔۔

ضوفشاں کے تو پیر زمین پر میں نہیں پڑ رہے تھے۔۔

حالات یوں اسفندیار خان کو ڈھیر کر دیں گے اس نے سوچا نہیں تھا وہ تو ہوائوں میں اڑ رہی تھی۔۔۔

اس گھر تو ٹوٹنے سے بچالو اسفی۔۔اپنی ماں کی بات مان لو میرے بچے۔۔ "

اللہ تمہیں ڈھیریوں خوشیوں اور سکون سے نوازے گا میرے بچے۔۔

تمہارے باپ تو ساری عمر کسی کے سامنے نہیں جھکا۔۔ چلو تم ہی جھک جائو۔۔رشتوں میں اتنا تو چلتا ہی ہے۔۔ "

اگر وہ میرا باپ ہے تو میں بھی انہی کی اولاد ہوں مورے جان۔۔ آخر میرا قصور کیا ہے بتائیں ! جو وہ اس طرح سے مجھے خوار کر رہے ہیں ایسی شرطیں رکھ رہے جو میں نہیں مان سکتا وہ مجھے جھکانا چاہتے ہیں۔۔ شکست دینا چاہتے ہیں اور ایسا نہیں ہوگا "

وہ گرج کر بولا۔۔

" تو نکل جائو میرے گھر سے "

باباجان کی گرجدار آواز بتا رہی تھی کہ وہ سب کچھ سن چکے ہیں

" میں اپنی مرضی سے نہیں آیا یہاں "

وہ چلا جاتا مگر مورے جان نے اسکا بازو سختی سے بھینچ رکھا تھا۔۔

ہونہہ۔۔دولت کی چمک دمک اور اس گھر کا عیش و آرام تمہیں یہاں کھینچ "

" لایا صاحبزادے

بابا جان رعب سے بولے تو وہ تنزیہ ہنسا

آپ مجھے بچہ سمجھتے ہیں۔۔میں اس قابل ہوں کہ اپنے لئے مال و دولت "

"خود کما سکوں۔۔میں آپ کی دولت پر۔۔۔

" اسفی نہیں۔۔۔ "

مورے جان نے سختی سے اسے کہنے سے روکا تھا۔۔

بابا جان بہت غصے میں تھے۔۔۔

" اسفی شادی کرنے کے لئے تیار ہے "

مورے جان نے اپنا فیصلہ سنایا۔۔

اسفندیار بے یقینی سے ماں کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔

" میں ضوفی سے شادی نہیں کروں گا "

" تم چپ کرو اگر اک لفظ بھی اور کہا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے "

اسفندیار بے بسی سے ان کے چہرے پر چھائی سختی دیکھتا رہ گیا۔۔

اک پل میں اسکی زندگی کی کایا پلٹ چکی تھی۔۔وہ افسوس کے سوا اور کچھ نہ کر سکا۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

باباجان آپ یہ کیسے ہونے دے سکتے ہیں؟ضوفی خدا نخواستہ کوئی گونگی بہری نہیں ہے اور نہ ہی ہم اتنے مجبور ہوئے ہیں کہ اک شادی شدہ شخص سے اسکی شادی کر دیں "

دراب بہت غصے میں تھا

" وہ شادی شدہ شخص تمہارا بھائی ہے دراب "

باباجان گرج کر بولے تھے

"توصوفی بھی آپ کے مرحوم بھائی کی بیٹی ہے جواب آپ کی زمہ داری ہے آپ ایسی زیادتی برداشت کرلیں گے اسکے ساتھ"

وہ چیخ کر بولا

"اسکے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو رہی اس نے خود رضامندی دی ہے اس نکاح کی"

باباجان بھی صوفی کی اس ضد سے کچھ خاص رضامند نہیں لگ رہے تھے

دراب سن کر بہت غصے سے اٹھ کر چلا گیا اور سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا

"یہ تمہاری بہن کا دماغ درست ہے؟"

"ک۔۔۔کیا ہوا؟"

اسکا لال بھبھوکا چہرہ اور جلالی انداز دیکھ کر زرش کی زبان لڑکھڑا گئی

"تم ابھی اور اسی وقت اسے فون کرو اور کہو کہ اسفندیار سے شادی سے انکار کردے"

زرش کو اسکی بات کے پیچھے مقصد سمجھ نہیں آسکا۔۔

مگر۔۔۔ ضوفی ایسا نہیں کرے گی آپ جانتے ہیں وہ اسفی کے لئے کس حد "

تک دیوانی ہے۔۔ بچپن کے منگیتر ہیں دونوں۔۔اور پھر یہ اسکا اپنا فیصلہ ہے

"میں کیسے۔۔۔۔

" میں کچھ نہیں جانتا "

وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ زرش کانپ اٹھی۔۔۔

آپ۔۔۔اتنے غصے میں کیوں ہیں۔۔یہ ضوفی اور اسفی کی زندگی ہے آپ "

"کیوں۔۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے کہا

" تم۔۔۔۔تم۔۔چپ کرو "

وہ انگشت شہادت دکھاتے ہوئے دبہ دبہ غرایا اور راستے میں آئی ہر شے کو

ٹھوکر مار کر باہر چلا گیا۔۔

زرش نے اسکے جاتے ہی سانس بحال کیا تھا۔۔

دراب باباجان کے اس فیصلے سے خوش نہیں تھا۔۔

وہ اسفی کو اچھے سے جانتا تھا اگر اسفی اس گھر میں واپس آجاتا تو کل کو وہ یوسف کی بیوہ کو بھی گھر میں لانے کی ڈیمانڈ رکھتا۔۔

ایسا وہ ہونے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اسے سخت نفرت تھی اس عورت سے

جس نے ان سے انکا چہیتا لاڈلا بھائی چھین لیا تھا۔۔

اور اب اسفی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی تھی۔۔

باباجان نے کل نکاح کی ساری زمہ داریاں اسے سونپی تھی وہ دوستوں کی بھری محفل میں بیٹھا گم سم سا تھا۔۔

پھر اٹھ کر گھر آ گیا۔۔

کمرے میں جانے کے بجائے وہ لان ہی میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر براجمان ہو گیا۔۔

جلی ہوئی سگریٹ جوتے تلے مسلتے ہوئے آنکھیں رگڑنے لگا جب ملازمہ اس سے کھانے کا پوچھنے آئی تھی

" مجھے بھوک نہیں ہے "

اس نے بے دلی سے کہا تھا

"بی بی چھوٹے خان کہہ رہے ہیں کہ انہیں بھوک نہیں ہے "

ملازمہ نے رٹا رٹایا جواب اسے سنایا اور مصروف ہو گئی۔۔آج وہ جتنے غصے میں تھا زرش کی تو بلکل بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس سے خود بات کرتی ۔۔

اور پھر وہ اس سے ناراض بھی تھا۔۔

یہ دوریاں بھی کیا شے تھی۔۔

نہ تو وہ اسکی دوریاں سہہ سکتی تھی۔۔

نہ ہی نزدیکیاں

وہ خود بھی اپنے آپ کو اب تک سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے

۔۔۔ایک طرف اسے دراب کی پرواہ بھی تھی

! دوسری طرف وہ اس سے محبت سے بھی انکاری تھی

بہت ہمت کرکے اس نے کافی کا کپ بنایا اور لان کی طرف بڑھی تھی۔۔

" میں۔۔۔کافی لائی تھی آپ کے لئے "

اسکی آواز اتنی دھیمی تھی کہ وہ بمشکل سن سکا۔۔

اور فون کی سکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔۔

" کیوں لائی ہو؟ "

آپ کو عادت ہے نا۔۔رات کے کھانے کے بعد کافی پینے کی تو۔۔۔میں "

"نے سوچا۔۔

اسے اٹھ کر اپنی طرف آتا دیکھ کر اسکے الفاظ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگے

" حیرت ہے تم سوچتی ہو میرے بارے میں "

اسکا لہجہ چبھتا ہوا تھا

زرش نے زرا کہ زرا پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ مگر اسکی سرخ سرخ نگاہوں سے گھبرا کر ایکدم سے نظریں جھکا لیں۔۔

یہ منظر اس قدر خوبصورت تھا کہ دراب چند لمحے ساکت سا رہا

پھر اٹھ اسکے نزدیک گیا

تمہاری سو کالڈ توجہ اور پرواہ کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔اور اپنی " عادتیں میں بدل چکا ہوں"

اس نے جیسے ہی کپ چھینا گرم گرم کافی دونوں کے ہاتھوں کو جھلسا گئی ۔۔۔

اس نے کپ لان کی گھاس پر پھینک دیا۔۔

اسے تو کوئی فرق نہیں پڑا

مگر زرش کے لبوں سے دردناک سسکی برآمد ہوئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

جاتے جاتے اسکے قدم اک لمحے کے لئے رکے تھے

مگر پھر وہ نظر انداز کر کے تیزی سے کمرے میں چلا گیا

"بی بی جی آپ بھی نا کمال کرتی ہیں جب آپ کو پتا ہے چھوٹے خان آپ سے خفا ہیں تو کیوں گئی آپ ان کے پاس۔۔مجھے کہہ دیتی"

ملازمہ اسے کچھ ڈپٹنے کے سے انداز میں کہتی اسکی سرخ پڑی کلائی کا معائنہ کر رہی تھی۔۔

"تمہاری چھوٹے خان سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو۔۔ایک تو میں انکی پرواہ کروں۔۔۔ان کے سارے کام کروں اوپر سے مجھے ہی نخرے دکھاتے ہیں"

وہ بچوں کی طرح شکوہ کرتی آنسو بہا رہی تھی۔۔

"بی بی جی آپ سمجھی نہیں چھوٹے خان کے مزاج کو۔۔خیر چھوڑیں میرے بابا لاہور سے بہت اچھی مرہم لائے تھے یہ لگانے سے تھوڑی سی جلن ہو گی مگر دیکھنا بہت جلدی زخم سے آرام آجائے گا"

محبت اور توجہ کے ساتھ جو مرہم لگایا جائے وہ اثر نہیں کرتا ان پر۔۔ بہتر "

" ہے کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے

وہ تلخ لہجے بولا

تو دونوں بے ساختہ اسکی طرف متوجہ ہوئیں تھی۔۔۔

زرش کا رنگ فق ہو گیا۔۔

پتا نہیں وہ کب سے کھڑا تھا یہاں

" پانی کا جگ بھر کر کمرے میں رکھوا دو "

وہ حکم دے کر خالی جگ سلب پر پٹخ کر چلا گیا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔

آج سادگی سے ان کا نکاح پڑھوا دیا گیا تھا۔۔۔

وہ تب سے گم سم سا تھا جبکہ ضوفشاں کے پیر خوشی سے زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔۔

اس نے خاص طور پر اپنی سہیلیوں کو اپنے سسرال بھیجا تھا کہ وہ ضروری انتظامات کر سکیں

کیونکہ زرشالہ تو مورے جان کی طبیعت خرابی کی وجہ سے ان کے پاس تھی۔۔

اس بات پر وہ زرش پر بہت بگڑی تھی

اسکی شادی پر اسکی اپنی ہی بہن کوئی انٹرسٹ نہیں شو کر رہی تھی۔۔

زرشالہ کا دل نہیں مان رہا تھا

وہ بھی رضامند نہیں تھی اس شادی سے۔۔

بھلے ہی اسفندیار خان بہت اچھا تھا

ضوفشاں کی پسند تھا

مگر وہ اب شادی شدہ مرد تھا اور اس نے یوسف کے بچوں کی کفالت کا زمہ بھی لے لیا تھا۔۔

ایسے میں ضوفی کا اسکی دلہن بننا اسے گوارہ نہیں تھا۔۔ ضوفی خوبصورت تھی اسکے لئے ہزاروں اچھے رشتے موجود تھے مگر وہ اسفی کے لئے مری جارہی تھی۔۔

تم نہ خوشی سے مسکرا دینا زرا۔۔ اپنے شوہر کی طرح منہ پھلائے گھوم رہی ہو "

چچی جان نے اسے گھر کا

کیا ہو گیا ہے امی آپ کو۔۔ مورے جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ " اسفند کا موڈ دیکھا ہے آپ نے۔۔ اور دراب کا تو پوچھیں مت کتنا غصہ کر رہے تھے وہ خوش نہیں ہیں ضوفی کے فیصلے سے۔۔ ایسے میں کیسے خوش ہو سکتی ہوں"

اچھا اچھا بس۔۔ تم تو پتا نہیں کس پر گئی ہو۔۔بہن کی خوشی کا ہی خیال کر لو "

"

" میری خوشیاں میرے شوہر سے جڑی ہیں امی "

اسکی بات زرا دوری پر کھڑے دراب نے بخوبی سنی تھی۔۔اسکے لب خود بخود مسکرا اٹھے۔۔

پیچھے مڑ کر کن اکھیوں سے اپنی شریک حیات کو دیکھنے لگا۔۔

جو روایتی پٹھانوں والے لباس میں ملبوس میک اپ سے عاری چہرے کے ساتھ بہت نمایاں اور خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

رہی بات ضوفی کی تو اللہ اسکی ازدواجی زندگی میں ڈھیروں خوشیاں اور" محبتیں عطا کرے "

اس نے کہا اور وہاں سے گزر رہی تھی کہ دراب پر نظر پڑ گئی۔۔

" ہائے۔۔! "

ضوفی کی اک دوست ولوگ بناتے ہوئے کیمرہ ہاتھ میں لئے دراب کے پاس آئی۔۔

" مجھے تصویریں کھنچوانا پسند نہیں "

اس نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے کیمرے پر ہاتھ رکھا۔۔

مگر یہ تو ولوگ ہے اور ضوفشاں نے اسپیشلی کہا ہے کہ میرے سسرال "

" والے سب کور ہونے چاہیئے اس ولوگ میں

"...اچھا۔۔ مگر مجھے۔ "

وہ کہتے کہتے رکا

کیونکہ اسکی نظر بیچ راہ میں رکی زرش پر پڑی تھی۔۔

" اپنے سیل فون میں تصویر بنوانا چاہو تو بنوالو "

دراب مسکراتے ہوئے معنی خیزی سے کہنے لگا۔۔

اریبہ جو کہ ضوفشاں کا اتنا خوبصورت دیور دیکھ کر لٹو ہو رہی تھی۔۔

فوراً سیل فون نکال لیا۔۔

دراب اسکے ہاتھ سے فون لے کر قریب ہوا تھا۔۔

زرش کی آگ برساتی نگاہیں اسکے وجود سے چپکی ہوئی تھی۔۔

اس نے بمشکل ہنسی روکی۔۔

" آپ کا نمبر مل سکتا ہے "

"وائی ناٹ۔۔۔یو کین کال میں اینی ٹائم "

وہ آنکھ دباتے ہوئے نمبر سیو کرنے لگا زرشالہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے ہٹی

۔۔

____

وہ نکاح کے بعد سیدھا گھر آگیا تھا۔۔

زرگل کو وہ اداس اداس، تھکا تھکا سا لگا تھا۔۔

اس نے کھانا بھی کھانے سے منع کر دیا تھا اور جا کر

کمرے میں لیٹ گیا۔۔۔

زر گل کے لاکھ پوچھنے کے باوجود اس نے وجہ نہیں بتائی تھی۔۔۔

یوسف کے رونے کی آوازیں آنے لگیں

تو وہ کمرے سے چلی گئی۔۔

اسفندیار خان نے سر پکڑ لیا تھا

وہ زر گل کو جان بوجھتے اگنور کر رہا تھا۔۔

وہ اس سے ریلیشن خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

مگر سچ کہہ کر اسکا دل بھی نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔

مورے جان کی کب سے کال آرہی تھی

وہ جانتا تھا مورے جان کیا کہنے والی تھی۔۔

اس نے ناچاہتے ہوئے بھی کال اٹھائی

کیوں ماں کو پریشان کرتے ہو۔۔سارے مہمان گھر میں موجود ہیں "

۔۔لڑکیاں کچھ رسمیں پوری کرنا چاہتی ہیں اور تم غائب ہو" وہ روہانسی ہو گئی

" مورے جان میں نہیں آئوں گا "

ایسا نہ کرو میرے بچے۔۔چاہے دنیاداری کے لئے ہی سہی مگر آئو ضرور "

بیٹا۔۔تمہاری ماں تم سے فریاد کر رہی ہے۔۔اسکے بعد جو تمہارا دل چاہے

" کرنا بس آج بار اور بات مان لو اپنی ماں

اس نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے سرخ پڑی آنکھیں رگڑی تھی۔۔

" ٹھیک ہے مورے جان "

وہ ماں کی محبت میں مجبور ہو کر چلا آیا۔۔

آنے سے پہلے وہ کئی لمحے زرگل کے کمرے کے دروازے پر کھڑا رہا مگر اندر

جانے کی ہمت نہ ہوئی تھی۔۔

پھر الٹے قدموں واپس پلٹ گیا۔۔۔

تقریبا رات دس بجے کے قریب رسومات سے فارغ ہو کر ضوفی کی دوستیں

اسے کمرے میں چھوڑ گئیں تھی۔۔اسفندیار خان تب سے غائب تھا۔۔

وہ کمرے میں انتظار کر کر کے تھک گئی تھی۔۔

پھر ہار کر صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔۔

رات کے ہونے دو ہو رہے تھے

جب وہ لوٹ کر کمرے میں داخل ہوا۔۔

کھٹکے کی آواز سے ضوفشاں کی آنکھ کھل گئی۔۔

ٹائم دیکھ کر مارے غصے سے اسکا برا حال ہونے لگا

" کہاں تھے تم؟ "

اسکے لہجے میں عجیب سا رعب اور استحقاق تھا۔۔

" تم سے مطلب۔۔ تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والی؟ "

وہ چیخ کر بولا

" میں اب تمہاری بیوی ہوں اور تم سے ہر قسم کے سوال کرنے کا حق رکھتی "

" ہوں سمجھے تم ! "

وہ کچھ نرم پڑتے ہوئے بولی

" انسان تعریف ہی کر دیتا ہے اسفی۔۔ تم ایسے تو نہیں تھے!"اس نے

دوپٹہ درست ہوئے اک ادا سے کہا۔۔

مگر سامنے بھی اسفندیار خان تھا۔۔

ان اداؤں کا اس پر خاک برابر اثر نہیں ہوا وہ اسے اگنور کر کے واشروم میں

گھس گیا۔۔۔

وہاں سے نکلا تو اسے لفٹ کروائے بغیر ہی کمفرٹر کھینچ کر لیٹ گیا۔۔

ضوفی غصے سے پاگل ہونے لگی۔۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے اسفی۔۔میں نے اتنے سال اس دن کا انتظار کیا ہے صرف اسلئے نہیں کیا تھا کہ تم اپنے تیور دکھا سکو مجھے۔۔۔یاد رکھنا ضوفشاں نام ہے میرا۔۔ایسے لہجے ہر گز برداشت نہیں کروں گی میں۔۔۔بابا جان سے تمہاری شکایت لگا دوں گی"

اسکیے لہجے میں صاف دھمکی تھی۔۔۔

"تمہیں جو کرنا ہے کرو میں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے"

وہ بھی اسفی تھی۔۔

"تمہاری اس۔۔۔بیوی کو پتا ہے کہ تم نے دوسری شادی کرلی ہے"

اسکے لہجے میں زرگل کے لئے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

اسفی چونک کر سیدھا ہوا تھا

اگر اسے اس نکاح کے بارے میں پتا چلا تو تمہارا انجام بہت برا ہو گا ضوفی "

"

وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا اور کمفرٹر کھینچ کر لیٹ گیا۔۔۔

ضوفشاں کے بدن میں غصے شرارے پھوٹنے لگے۔۔

" سمجھتے کیا ہو خود کو تم "

وہ مٹھیاں بھینچتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

بیٹھے بیٹھے کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

صبح صبح اچانک اسکی آنکھ کھلی

تو صبح کے چھ بج رہے تھے۔۔۔

وہ اپنی ناکام محبت پر افسوس کرتی ہوئی اٹھی

اور چینج کر کے شاور لیا تھا۔۔

اسفی سکون سے سو رہا تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں جانے کیا سوجھی اس نے فون اٹھا کر اپنی اور اسفی کی کئی تصاویر اتار لیں۔۔۔

پھر اسفی کے فون سے زرگل کا نمبر نوٹ ڈائون کر کے اس پر ساری تصاویر بھیج دیں۔۔

اگر میں خوش نہیں ہوں نا۔۔تو تمہیں بھی خوش نہیں رہنے دوں گی اسفی "
"

اس نے گردن مارتے ہوئے کمینگی سے سوچا اور فون واپس رکھ کر ہیئر برش اٹھا لیا۔۔۔

وہ صبح صبح ہی اٹھ گئی تھی نماز پڑھنے کے بعد
اس نے اپنے لئے چائے کا کپ بنایا اور
لے کر باغیچے میں آگئی گو کہ بہت ٹھنڈ تھی
مگر اسے اچھی لگ رہی تھی۔۔۔
اسی لمحے اسکے فون کی بیپ بجی۔۔
میسیج غیر شناسا نمبر سے تھا۔۔

وہ چونک گئی۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے اسفندیار خان کی تصاویر کو دیکھ کر اسکا دماغ گھوم گیا

۔۔۔

اس نے بے یقینی سے کپ ٹیبل پر رکھ کر تصویر کو زوم کر کے دیکھا تھا۔۔

یہ وہی لڑکی تھی اسفندیار کی منگیتر

جسے اس نے ہاسپٹل کے باہر اسفند کے ساتھ دیکھ تھا۔۔ مگر۔۔۔

ایسی بیہودہ تصاویر۔۔۔

اسفندیار سو رہا تھا اور ضوفشاں اس پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔

اسکے تن بدن میں غصے کی لہریں دوڑ گئیں۔۔۔

"شادی کی مبارک نہیں دو گی! "

پیغام دیکھ کر تو اسکا دماغ ایکدم سے آئوٹ ہوا تھا۔۔۔

اس نے فون مٹھی میں بھینچ کر ٹیبل پر پھینک دیا۔۔۔

دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر سر آسمان پر اٹھا لے۔۔۔

آنسو مسلسل آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

" اسفندرات گھر آئے تھے ؟ "

اس نے کنفرم کرنے کے لئے ملازم سے پوچھا تھا

جی بی بی وہ کہہ کر گئے تھے کہ اگر آپ پوچھیں تو میں آپ کو بتادوں کہ "

" انہیں ایمرجنسی میں طلب کیا گیا تھا وہ میس جارہے ہیں

" ایسا کہا اس نے "

اسنے غصے سے بے قابو ہو کر گرم گرم چائے کا کپ اٹھا کر دیوار میں دے

مارا۔۔

اسفندیار خان اتنا بڑا دھوکا دے گا اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔

وہ آنسو پیتی ہوئی اپنے کمرے میں بند ہوگئی۔۔۔

اس نے پورا دن نہ بچوں کی شکل دیکھی تھی

نہ خود کھانا کھایا

نہ ہی ان کی کوئی خبر لی۔۔

پورا دن انتظار کرنے کے بعد جب اسفندیار نہیں آیا تو

بہت غصے میں اس نے بیگ پیک کیا

اور اماں کے گھر چلی گئی۔۔۔

جب اسکی اوقات اس گھر میں کسی آیا

اور نوکرانی کی سی تھی

تو وہ کیوں وہاں رہ کر اسکی خدمتیں کرتی۔۔

صلہ تو ملنے سے رہا۔۔

الٹا اسکے شوہر نے دوسری شادی رچالی تھی۔۔

پہلے ہی اس نے دو بچوں کو بمشکل قبول کیا تھا

کہ معصوم بچوں کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

جنہوں نے پیدا ہوتے ہی ماں باپ کو کھو دیا تھا۔۔۔

اس نے مشکل سے اس بات پر خود کو راضی کیا تھا۔۔

پورے دل سے ان کی دیکھ بھال کر رہی تھی

مگر اسفندیار خان نے اسکی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔۔۔

اسے استعمال کرنا چاہا تھا۔۔

اسکے جذباتوں سے کھلواڑ کیا تھا۔۔۔

غصے میں وہ بھی سارے لحاظ بھلا کر

اس گھر سے چلی گئی۔۔

اس نے بچوں کا بھی خیال نہ کیا۔۔۔

وہ شادی کے انتظامات سمیٹ کر بہت لیٹ گھر پہنچا تھا تب تک سب اپنے اپنے کمروں میں دبک کر سو چکے تھے۔۔ گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔۔۔

اس نے مصروفیت کے باعث کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔۔

زرشالہ صوفے پر نیم دراز تھی

یا شاید اسکا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔۔

آج اسکاری ایکشن دیکھ کر دراب کی ساری ناراضگی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔۔۔

" !ذرش۔۔۔ذرش۔۔"

اس نے آہستگی سے اسے پکارا۔۔

وہ نہیں اٹھی تو دراب کو شرارت سوجھی۔۔۔

اس نے جھک کر لبوں کے کونے پر لب رکھ دیئے۔۔۔

اسکے لمس کی حرارت سے اس نے ایکدم آنکھیں کھول دیں۔۔۔

" آپ کب آئے "

" بہت پہلے سے۔۔دو گھنٹے ہونے والے ہیں "

اس نے شرارت سے کہا

" ! کیا کر رہے تھے آپ "

اس نے اسکے جھوٹ کو سچ مانتے ہوئے گھبرا کر پوچھا

" وہی جو تم سوچ رہی ہو "

اس نے شرارت سے کہا تو زرش کا رنگ اڑ گیا۔۔۔

" مزاق کر رہا ہوں۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔۔ تم کھانا گرم کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں "

وہ اسکی بسورتی صورت دیکھ کر اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اسکی گال پر بوسہ دیتے ہوئے اٹھ گیا۔۔۔

زرش کھانا گرم کر کے ڈائننگ پر لگا چکی تھی

اسے کمرے میں بلانے آئی تو واشروم سے نکل رہا تھا۔۔۔

اسی وقت لمحے اسکا فون بجنے لگا۔۔۔

غیر سناشا نمبر تھا

مگر رات کے اس وقت کوئی ضروری کال بھی ہو سکتی ہے اس نے سوچ کر فون اٹھالیا۔۔

دوسری طرف ضوفشاں کی دوست عالیہ تھی۔۔

اس نے زرش کو جلانے کے لئے فون نمبر تو دے دیا

مگر وہ ان کاموں میں بلکل بھی دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔اس نے کال اگنور کر دی

اور

ڈائننگ ہال کی طرف بڑھا۔۔

کھانا کھاتے وقت مسلسل اسکی کالز آرہی تھی۔۔

دراب کو اب غصہ آرہا تھا

اور اس سے زیادہ غصہ زرشالہ کو آرہا تھا۔۔

اسے فون سائیلنٹ پر لگا دینا چاہیئے تھا۔۔

زرشالہ کی تپی تپی صورت دیکھ کر اس نے تنگ کرنے کے ارادے سے فون

پک کر لیا تھا۔۔

" آپ نے جھوٹ بولا ہے۔۔دل توڑا ہے آپ نے میرا "

وہ چھوٹتے ہی بولی

کیوں بھئی "وہ خوش مزاجی سے گویا ہوا "

" آپ شادی شدہ ہیں آپ نے بتایا کیوں نہیں مجھے "

وہ شکوہ کر رہی تھی

" تمہیں خوشی نہیں ہوئی یہ بات سن کر "

بلکل نہیں "فوراً جواب آیا تھا "

سچ بتائوں تو میں بھی خوش نہیں ہوں شادی کر کے۔۔سوچ رہا ہوں کیوں "

" یہ جھنجھٹ سر لیا۔۔سنگل ہی اچھا تھا۔۔۔تم کیا کہتی ہو

اس نے زرش کی صورت بغور دیکھتے ہوئے مزے سے کہا جو کچھ دور کافی

بناتے بناتے رک گئی تھی

" کاش آپ مجھے پہلے مل جاتے تو میں آپ کو غلطی کرنے ہی نہ دیتی"

عالیہ کی حسرت بھری آواز آئی۔۔

" میں بھی یہ غلطی کر کے پچھتا رہا ہوں "

اسنے بمشکل لب دباتے ہوئے کہا

" آپ کی کافی "

زرش نے زور سے کافی ٹیبل پر پٹختے ہوئے اسکی توجہ دلائی۔۔اسکی صورت دیکھنے لائق تھی۔۔

دراب نے بنا دیکھے کال بیچ میں کاٹتے ہوئے اسے دیکھا

" ! تمہیں کیا ہوا "

آپ سے مطلب !"وہ جل کر راکھ ہو گئی "

" ہاہاہا۔۔ مجھ سے ہی تو مطلب ہیں سارے"

اس نے ہاتھ پکڑ لیا۔۔

"مگر مجھے آپ سے کوئی مطلب نہیں ہے "

اس نے ہاتھ چھڑایا

" تم ناراض بھی ہوتی ہو؟ "

دراب کو اس پر پیار آنے لگا۔۔

اس نے کھینچ کر اسکے بانہوں میں بھینچ لیا۔۔

" چھوڑیں کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا "

زرش کے اوسان خطا ہونے لگے

" یہی سوچے گا کہ میاں بیوی رومینس کر رہے ہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے "

" کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے "

وہ اسکی باہوں میں مچلی

مگر دراب نے اسکی مزاحمت کو اگنور کرتے ہوئے اسکی کمر کے گرد کس کر

بازو کا حصار باندھ لیا۔۔

Zubi Novels Zone

صبح ہوتے ہی وہ گھر کے لئے نکل گیا تھا۔۔

صوفشاں نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں تھی

لیکن اندر ہی اندر وہ جاننے کے لئے بے تاب تھی

کہ زرگل نے ابھی تک اسفندیار کو کال کیوں نہیں کی۔۔

یا شاید اسکی آنکھوں نے ہی غلط دیکھا تھا

ان دونوں کے درمیان تعلق اتنا بھی مظبوط نہیں تھا کہ ضوفشاں ان کے

درمیان غلط فہمیاں پیدا کر کے اپنی جگہ نہ بنا سکتی۔۔

ڈائننگ ٹیبل پر سب لوگ ناشتہ کے لئے جمع تھے

علاوہ دراب کے وہ دیر سے لوٹا تھا

اس لئے سو رہا تھا۔۔

" ہمم۔۔اسفند کہاں ہے۔۔"

بابا نے گلا کھنگارتے ہوئے پوچھا تو ضوفی نے منہ لٹکا لیا

" وہ یہیں ہے بابا جان "

اس نے جان بوجھ کر بات گھمائی

" یہیں ہے تو اسے بلائو کھانے پر "

Zubi Novels Zone

انہوں نے حکم دیا تو ضوفشاں نے سر جھکا لیا۔۔

بابا جان چونک گئے

" کیا ہوا بیٹا؟ کوئی بات ہوئی ہے تم لوگوں کے درمیان؟ "

وہ بابا جان ساری رات ان کی بیوی کے فون آتے رہے۔۔اور صبح ہوتے "

" ہی وہ نکل گئے

اس نے آہستگی سے کہا۔۔

بابا جان ایک دم اشتعال میں آ گئے۔۔

ڈائننگ ٹیبل پر غصے سے مکہ رسید کرتے ہوئے اٹھے اور مورے جان کے کمرے میں جا کر اسفندیار کی حرکت پر ان پر گرم ہوتے رہے اور غصے میں یہ جا وہ جا۔۔

زرشالہ مورے جان کو دوا دے کر بہت مشکلوں سے سلا کر اسکے پاس آئی تھی

"تمہیں شرم نہیں آتی ضوفی۔۔ بلکل ہی بے شرم ہو گئی ہو کیا ضرورت تھی باباجان کو یہ بات بتانے کی کہ رات تمہارے درمیان کیا ہوا۔۔ تمہیں مورے جان کی طبیعت کی زرا بھی پرواہ نہیں ہے کچھ تو خیال کرو۔۔ وہ بھی تمہاری ماں کی طرح ہیں"

"میں صبح صبح لیکچر سننے کے موڈ نہیں ہوں زرش۔۔ جاؤ ملازمہ سے کہو میرے لئے اچھا سا ناشتہ بنائے اور کمرے میں بھیج دے"

"زرش تمہاری نوکر نہیں ہے"

دراب سب کچھ سن چکا تھا۔۔

اسے بھی یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔

مورے جان کی طبیعت پہلے ہی ناساز تھی

وہ نہیں چاہتا تھا اسفی اور ضوفی کی وجہ سے اور خراب ہو۔۔

"زرش تم میرے لئے ناشتہ بناؤ اور کمرے میں لے آؤ"

وہ زرش کو حکم دے کر فریش ہونے کمرے میں چلا گیا

مجھے ضوفی سے امید نہیں تھی کہ وہ مورے ساتھ ایسا کرے گی۔۔۔وہ تو "

"اپنی ہے ہماری۔۔کم از کم وہی خیال کرلیتی

زرش ناشتہ لگا رہی تھی

جب دراب نے ڈریسنگ سے برش اٹھا کر بالوں میں گھماتے ہوئے اس سے

شکوہ ظاہر کیا۔۔

" ضوفی تھوڑی سی سخت دل ہے اسے باتوں کا دیر احساس ہوتا ہے "

اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی بہن کی سائیڈ لی

ایسے احساس کا کیا فائدہ جو وقت گزرنے کے بعد ہو" دراب معنی خیزی "

سے بولا

وہ خاموش رہ گئی

مجھے لگتا ہے ضوفی ہی نہیں تمہیں بھی دیر سے باتیں سمجھ آتی ہیں "

۔۔دھیان رکھنا۔۔کہیں زیادہ دیر نہ ہو جائے زرش۔۔کیونکہ وقت

" گزرنے کے بعد احساس بے معنی ہو جاتے ہیں

وہ کہہ کرناشتے کی طرف متوجہ ہوگیا

اور زرش کادل پر بہت گہری طور پراثر انداز ہوئی تھی دراب کی بات۔۔

صبح جب بچوں کے کمرے میں آیا تو

زرگل وہاں سے جا چکی گئی۔۔

اسکی غیر موجودگی محسوس ہوئی تھی

مگر پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔۔

اسکے بعد وہ اسے پورا دن نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

" زرگل بی بی کہاں ہیں؟"

اس نے پوچھ ہی لیا آخر

جی وہ تو اپنا سامان وغیرہ پیک کر کے صبح ہی بہت غصے میں یہاں سے چلی گئی "

اسفند کے اوسان خطا ہونے لگے

" تم نے مجھے اس وقت کال کیوں نہیں "

وہ غصے سے چیخا

"آپ کو بہت بار کال کی آپ نے اٹینڈ ہی نہیں کی صاحب "

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا گاڑی کی چابی اٹھا کر عجلت میں وہاں سے نکلا۔۔۔

Zubi Novels Zone

" میں پوچھتی ہوں کیا ہوا ایسے منہ بنا کر کیوں بیٹھی ہے۔۔جب سے آئی ہے
۔۔نہ کوئی بات کر رہی ہے۔۔نہ کوئی فرمائش کی ہے "

اماں نے اسکے بالوں میں ہاتھ گھماتے ہوئے پیار سے استفسار کیا تو اسکے کب
سے رکے آنسو نکل پڑے۔۔۔

" کوئی بات نہیں ہے اماں۔۔کیا اب آپ سے ملنے بھی نہیں آسکتی میں
۔۔بس اداس ہو گئی تھی تو ملنے چلی آئی "

" چلو اچھا کیا یہ تو۔۔تم آرام کرو میں اچھا سا کھانا بناتی ہیں اپنی بیٹی کے لئے "

اماں بہت سادہ مزاج تھی اسکے جھوٹ پر یقین کر لیا۔۔

ابھی دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا ہی تھا کہ چھوٹے بھائی نے اسے آکر پیغام
دیا

" آپا سفی بھائی آئے ہیں "

اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا

"تو کیا سر پر بٹھا لوں "

اس نے نفرت سے کہا

کیا ہو گیا آپا میں تو یو نہی اطلاع دے رہا تھا کہ آپ کہیں مس تو نہیں " کر رہی ان کو "

"ہونہہ مس کرتی ہے میری جوتی "

اس نے سر مارا اور اٹھ کر چھت پر چلی گئی۔۔

اسفندیار اماں سے ملنے کے بعد سیدھا اسکے پاس اوپر آیا تھا۔۔

لاکھ لاکھ شکر تھا کہ اس نے گھر میں کچھ نہیں بتایا تھا وہ زرگل سے اس سمجھداری کی توقع نہیں کرتا تھا۔۔

مگر وہ بہت صبر والی ثابت ہوئی تھی۔۔

اسکے دماغ میں بہت دیر سے یہ سوال گردش کر رہا تھا کہ زرگل کو آخر خبر کس نے دی !

ضوفشاں کو سلون جانا تھا وہ جب سے اپنی دوست عالیہ کا انتظار کر رہی تھی :

جب بہت انتظار کے بعد وہ نہیں آئی تو وہ اسکے پاس آئی تھی ۔۔

" یہ کیا تم سارا دن گھر کے کاموں میں الجھی رہتی ہو۔۔۔ کبھی یہ تو کبھی وہ.. "

"چھوڑو سب ادھر آئو میرے ساتھ چلو

ضوفشاں نے ذبردستی اسے کھینچ کر اپنے ساتھ کمرے سے نکالا ۔۔۔

" مگر کہاں لے جا رہی ہو بتائو تو سہی "

ذرش بوکھلا گئی

" سلون جا رہے ہیں ہم "

" مورے جان سے پوچھا تم نے "

افففف ذری بہت معصوم ہو تم۔۔ کیا ہم قیدی ہیں ان کے جو ہر بات ان سے پوچھ کر کریں" وہ اکتائی

" بات وہ نہیں ہے ضوفی وہ بڑی ہیں اس گھر کی "

اچھا ٹھیک ہے۔۔ چچی جان سے پوچھ کر جلدی آئو۔۔ میں ڈرائیور کے ساتھ نیچے انتظار کر رہی ہوں"

مگر تم مجھے اپنے ساتھ لے جا رہی ہو ضوفی اجازت بھی تم لو مورے جان سے "

افففف اوہ یار۔۔۔ اچھا جب تک میں پوچھتی ہوں ان سے۔۔ تم ریڈی ہو کر آئو"

زرش سر ہلاتی ہوئی کمرے میں گئی۔۔۔

" تم نے مورے جان سے کیا کہا تھا؟ "

وہ لوگ سلون تقریباً پہنچنے ہی والے تھے جب زرش کو یاد آیا تو اسنے پوچھا

کچھ نہیں میں نے کیا کہنا تھا۔۔چچی جان کہہ رہی تھی دراب غصہ کرے گا "

" زرش سے کہو اس سے اجازت لے لے مجھے کوئی اعتراض نہیں

" ک۔۔۔کیا؟ تو تمہیں مجھے بتانا چاہیئے تھا صوفی "

اسکا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔

وہ دراب کے غصے سے بہت ڈرتی تھی۔۔

وہ کیا پورا گھر ہی اس کے غصے سے غائف تھا

کم آن صوفی بچی مت بنا کرو۔۔۔تم سب سمجھتی ہو۔۔دراب کو زیادہ ہی "

سر چڑھا رکھا ہے تم۔۔اپنے فیصلوں میں خود مختار ہو جاؤ دیکھنا وہ خود لائن پر

" آ جاییئے گا

"صوفی تم حد کرتی ہو "

اسے ٹینشن ہونے لگی تھی۔۔

وہ اپنا سیل فون بھی گھر چھوڑ آئی تھی۔۔

"تم دراب کو فون کرو اور اسے آگاہ کرو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں "

بس بھی کرو یار۔۔اغوا کر کے تھوڑی لے جا رہی ہو تمہیں۔۔۔ویسے "
" بھی آدھے گھنٹے کا کام ہے پھر واپس چلیں گے۔۔۔پریشان مت ہو
ضوفی نے اسے ریلیکس کر دیا۔۔
تب جا کر اسکے چہرے ٹینشن کچھ کم ہوئی تھی۔۔
" پھر بھی تم کال کر دیتی تو اچھا ہوتا "
اس نے کہا مگر ضوفی فون میں مصروف ہو گئی اس نے دھیان نہیں دیا

ZNZ
Zubi Novels Zone

تم یوں اچانک آ گئی گھر چھوڑ کر گل کم از کم میرے آنے تک کا انتظار "
" کر لیتی۔۔بچوں کو اکیلا چھوڑ کر نہ آتی

آپ نے میرا خیال کیا تھا۔۔آپ نے دوسری شادی کرنے سے پہلے سوچا "

" تھا کہ آپ ایسا کر کے مجھے اکیلا کر رہے ہیں

نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں آنسو لگے۔۔

"زرگل سمجھنے کی کوشش کرو میں تمہیں۔۔ "

بس "اس نے ہاتھ اٹھا کر روکا "

آپ مجھ سے جھوٹ بول کر جاتے رہے کہ آپ کی ماں بیمار ہیں اور "

" حقیقت میں آپ یہ سب کر رہے تھے

" زرگل مورے جان سچ میں بیمار ہیں "

تو آپ نے ماں کی بیماری کی خوشی میں شادی کی ہے "وہ چیخ اٹھی "

۔۔۔اسفندلب بھینچ کر رہ گیا

پلیز زرمیری پوزیشن کو سمجھو گل میں خود بھی یہ شادی نہیں کرنا چاہتا "

" تھا۔۔مورے جان نے مجبور کیا تھا مجھے

وہ آگے بڑھا اور دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھام لیا۔۔زرگل نے نفرت سے اسکے ہاتھ جھٹک دیئے

میری اوقات تو آپ کی نظر میں اک آیا کی طرح ہے اور یہ آپ نے ثابت " کر دیا ہے۔۔آپ کی منگیتر اور محبت تو ضوفشاں تھی جس سے آپ شادی کر " چکے ہیں

"نہیں زرگل۔۔۔ "

جائیں اب آپ یہاں سے۔۔مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔اور " " اپنے بچوں کو خود سنبھالئے گا کیونکہ میں اب واپس نہیں آئوں گی

اس نے رخ موڑ کر کہا۔۔

" زرگل مجھے مورے جان نے مجبور کر دیا تھا "

وہ بے بس ہوا

مگر میں مجبور نہیں ہوں اسفندیار خان۔۔میں ہر گز اک دوری عورت کو "
برداشت نہیں کروں گی۔۔اب کوئی فیصلہ ہو کر رہے گا۔۔یہ تم ڈیسائڈ کرو
"۔۔یا تو میں۔۔یا پھر ضوفشاں اماں

اس نے کہا اور اسے اکیلا چھوڑ کر نیچے چلی گئی۔۔۔

اسفندیار کافی دیر وہاں کھڑا سوچتا رہا تھا۔۔

" ارے جا رہے ہو اسفی بیٹا کھانا تو کھا کر جائو "

اماں نے اسے جاتے دیکھا تو زر گل کو گھورتے ہوئے خود اسے روکا

نہیں آنٹی میں بس زر گل سے کچھ ضروری کاغذات کا معلوم کرنے آیا تھا "
" ۔۔ابھی جلدی میں ہوں۔۔معذرت چاہتا ہوں آنٹی

اس نے زات کا بھرم رکھنے کی خاطر جھوٹ کو طول دی اور سر جھکا کر واپس
آگیا۔۔

سب بدل گئے مگر تمہاری عادتیں نہیں بدلی زر گل۔۔شرم کرو۔۔داماد "
" پہلی دفع گھر آیا تھا اور تم نے اک بار بھی کھانے کا نہیں پوچھا

" فکر مت کریں اماں۔۔ یہ پہلی اور آخری مرتبہ آئے تھے "

" ! ہیں کیا مطلب۔۔۔ "

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگیں۔۔

" کچھ نہیں آپ جلدی سے کھانا تو لگا دیں۔۔ بہت بھوک لگی ہے "

وہ بات کو ٹال گئی۔۔۔

سلون میں انہیں اچھی خاصی دیر ہو چکی تھی۔۔

ضوفی کی دوست عالیہ بھی آ چکی تھی۔۔

ان دونوں کا میک اوور کرتے کرتے انہیں اچھی خاصی دیر ہو چکی تھی۔۔۔

پھر ضوفی نے اسے زبردستی کھینچ کر چیئر کی طرف دھکیلا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسکے ناں ناں کرنے کے باوجود اسکی

ہیئر کٹنگ ،مینی کیور ،پیڈی کیور کروایا تھا۔۔

" دراب کو میرا بال کٹوانا پسند نہیں کے ضوفی "

اس نے یہ بات کوئی سو مرتبہ دہرائی تھی۔۔

ہر بار کی طرح ضوفی نے اس بار بھی گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔

دراب نہ ہو گیا۔۔ کیا ہو گیا زرش۔۔ تم نے تو سر چڑھالیا اس شخص کو "

" ۔۔۔مردوں کو اتنا سر نہیں چڑھاتے۔۔۔ ورنہ یہ جینا حرام کر دیتے ہیں

اسکی پھوٹی قسمت دراب اسی وقت بہت غصے کے عالم میں داخل ہوا تھا وہ

سب کچھ سن چکا تھا۔۔

بہت غصے میں آگے بڑھا تھا۔۔

زرش کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔

" تمہاری خبر تو میں گھر جا کر لیتا ہوں "

اس نے غصے دانت کچکچاتے ہوئے

اپنی شال اتار کر زرش کے منہ پر پھینکی

جو چیئر پر براجمان تھی۔۔

تازہ تازہ ہیئر کٹنگ کو آئرن کروایا تھا۔۔۔

اسکے ریشمی بال آزاد کندھوں کر جھول رہے تھے جو ہمیشہ چوٹی میں قید رہتے

تھے۔۔

زرش نے کپکپاتے ہاتھوں سے شال کو گرد لپیٹ لیا۔۔۔

دراب نے سخت گرفت میں اسکی نازک کلائی دبوچی اور کھینچتے ہوئے گاڑی

تک لے گیا۔۔۔

پورے راستے وہ غصے سے تھر تھر کانپتے رہی تھی۔۔

اس کی آنکھوں کی تپش سے اس سے نگاہ تک نہ اٹھائی گئی۔۔

" کس کی اجازت سے گئی تھی تم؟ "

اس نے غصے پر قابو پاتے ہوئے پوچھا تھا

"وہ۔۔۔ضوفی۔۔۔"

وہ ہکلائی

بھاڑ میں گئی ضوفی۔۔۔میں تم سے پوچھ رہا ہوں تم کس کی اجازت سے گئی "
تھی زرش۔۔اور تم میرا فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔۔چیک کرو میں نے
" پاگلوں کی طرح تمہیں کتنی کالز کی۔۔میں پریشان ہو گیا تھا

وہ غصے سے چلایا۔۔

" سوری۔۔میں فون گھر بھول گئی تھی "

دراب مٹھیاں بھینچتے ہوئے اسکے قریب آیا

"جب سے ضوفی آئی ہے تم زیادہ ہی چیزیں بھولنے لگی ہو "

اسکی سانسوں کی تپش سے زرش کا چہرے جھلسنے لگا

اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔۔

" ہیئر کٹنگ کروانا چاہتی تھی تم۔۔سلون جانا چاہتی تھی؟ "

اس نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔

"وہ۔۔۔۔ضوفی۔۔۔زبردستی۔۔مجھے۔۔ساتھ "

"چپ۔۔۔ایکدم چپ "

اس نے مٹھی میں اسکے بال دبوچ کر اسکے چہرہ قریب کیا تھا۔۔

"اپنی اس بدتمیز اور بددماغ بہن کا نام میرے سامنے مت لینا آئندہ "

اسکی آواز دھیمی مگر لہجہ سخت تھا۔۔۔

خدا کی قسم اگر تم خود مجھ سے سلون جانے کی خواہش ظاہر کرتی تو میں خود " تمہیں لے کر جاتا۔۔۔ذری مگر تمہاری اس حرکت نے بہت ہرٹ کیا ہے "مجھے۔۔۔ تمہیں مورے جان سے میری شکایت نہیں لگانی چاہیئے تھی۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا

وہ اک انا پرست شخص تھا۔۔۔

اسکی انا کو ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔جس سے وہ اتنی محبت کرتا تھا۔۔وہ اسکی ماں کے کان بھرے گی اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔زرش تو شاک رہ گئی

مگر میں نے آپ کی شکایت نہیں لگائی مورے جان سے "ذرش نے اسکا "
رخ اپنی جانب موڑنا چاہا
زرش اب جھوٹ مت بولو بائے گاڈ میں بہت غصے میں ہوں۔۔ تمہارا اگلا "
" دبا دوں گا
وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر بہت غصے میں بولا۔۔۔
میرا یقین کریں.. ضوفی مورے جان سے اجازت لینے گئی تھی مجھے نہیں "
" معلوم اس نے کیا کہا تھا
وہ سسک پڑی۔۔
ضوفی کون ہوتی ہے کہ ہمارے درمیان غلط فہمی پیدا کر سکے۔۔۔ ضرور تم "
نے کہا ہو گا۔۔ تمہیں ویسے بھی میں اچھا ہی کب لگتا ہوں۔۔ نہ ہی میری
"محبت کی قدر ہے تمہاری نظر میں۔۔۔
وہ جواب میں بلند آواز رو دی تھی اسکے بے بنیاد الزامات پر۔۔ اسے دراب کی
باتیں ہرٹ کر رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

" زرش دور ہو جاؤ میری نظروں سے یہ نہ ہو میں کچھ کر بیٹھوں "

زرش کے آنسوؤں میں مزید روانی اور تیزی آگئی

وہ غصے سے خود ہی اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

دو دن گزرے ہی تھے اسے گئے ہوئے کہ بچوں کی طبیعت بگڑنے لگی۔۔

علیزے اور یوسف دونوں ہی اس سے اداس ہو گئے تھے۔۔اسفی بہت مجبور ہو کر پھر سے اسکے پاس آیا تھا

اسے منانے کے لئے مگر وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔

اسفی کو اس پر جی بھر کر پیار آیا تھا۔۔

اچھا۔۔میں تم سے معافی مانگتا ہوں ایک بار پھر سے۔۔پلیز زر گل میری "
وجہ سے خود کو سزا مت دو نہ بچوں کو۔۔میں جانتا ہوں میں جذباتی بلیک
میلنگ میں آگیا تھا مگر کیا کرتا۔۔وہ میری ماں ہیں زر گل۔۔میں انکا کہا نہیں
ٹال سکتا "

وہ اٹھ کر اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔

اور دونوں ہاتھوں سے جیسے ہی اسکے ہاتھ تھامے۔۔

اسے تیز سخت بخار تھا۔۔

" تمہیں تو بخار ہو رہا ہے"

اس نے تشویش سے کہا

اسے خود بھی جسم میں حرارت محسوس ہو رہی تھی مگر اس نے دھیان نہیں
دیا۔۔

تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اسفند۔۔ تمہاری بلا سے مر جائوں میں۔۔ تم تو اب "
بھی صرف بچوں کی وجہ سے آئے ہو میں جانتی ہوں۔۔ کیونکہ تمہیں
" مطلب ہے مجھ سے

ان دونوں کے درمیان غلط فہمیوں کی دیوار کھڑی ہو چکی تھی وہ چاہتا بھی اس دیوار کو پاٹ نہیں سکتا تھا

" میں تم سے محبت کرتا ہوں زرگل۔۔ ضوفشاں سے نہیں "

مگر شادی تو تم اسی سے کی ہے۔۔ بلکے تمہارے گھر والوں کی بھی مرضی "
شامل ہے اس میں۔۔۔ اور تم نے مجھے آج تک اپنے گھر والوں سے نہیں ملوایا
۔۔ نہ ہی ان کے بارے میں کبھی بات کی۔۔۔ سچ تو یہ ہے تمہیں ان بچوں
"کے لئے اک میرے جیسی مجبور لڑکی کی تلاش تھی جو تمہیں مل گئی

وہ بولی تو بولتی چلی گئی۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ اسکی باتیں اسفی کو کتنا ہرٹ کر رہی تھی۔۔

پھر غم و غصے سے آنسو پونچھتے ہوئے اٹھی اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔

اسفی شکست خوردہ قدم گھسیٹتے ہوئے خود کو گاڑی تک لایا تھا۔۔

"اسفند کہاں غائب ہے دونوں سے۔۔کیا سمجھتا ہے وہ۔۔شادی کر کے ہمیں ضوفشاں کے ذریعے مجبور کر دے گا تو یہ وہم ہے اسکا"

"آپ اسفی کو ہلکا لے رہے ہیں باباجان۔۔ضوفی بھی کم نہیں ہے"

دراب نے پہلی بار بھائی کی طرف داری کی تھی۔۔۔

"اسے فون کرو۔۔یہاں بلاؤ اسے کہو دفتر سے سیدھا گھر آیا کرے"

باباجان حکم صادر کر کے چلے گئے۔۔

دراب نے بھی خود فون نہیں کیا تھا۔۔۔اس نے ملازم کے ذریعے کہلوادیا تھا

۔۔

اسفند کو بہت غصہ آیا تھا کہ اسکی اوقات صرف اتنی سی رہ گئی تھی کہ اسے ملازموں کے ذریعے پیغام بھجوایا جارہا تھا۔۔وہ بھی ٹیڑھے لوگوں کے ساتھ ٹیڑھا چلنا جانتا تھا۔۔باباجان کے پاس جانے کے بجائے وہ مورے جان کے کمرے میں آیا تھا۔۔

ان سے ملنے کے بعد وہ سیدھا کچن میں گیا تھا۔۔

" ضوفی کمرے میں آنا زرا "

ضوفشاں نے بہت حیران ہو کر سینے پر انگلی رکھی۔۔

" کون؟ میں؟ "

"ہاں تم زرا آنا تم سے بات کرنی ہے "

" آتی ہوں "

' لگتی ہے دماغ ٹھکانے آگیا ہے اسکا

وہ خوش ہوتی ہوئی کمرے میں آئی تھی۔۔

اسفند نے اسکے کمرے میں آتے ہیں کمرہ لاک کر دیا تھا۔۔

اور اسکی جانب بڑھا اور بازو موڑ کر کمر سے لگا دی۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے الجھنے کی۔۔میں نے تمہیں منع کیا "

"تھا کہ زر گل سے اور میرے بچوں سے دور رہنا تھا

اسفی تم غلط کر رہے ہو "اسکی آواز کپکپائی "

"بکواس بند کرو "

وہ چیخا اور ایک جھٹکا دے کر اسے بیڈ پر پھینک دیا

آئندہ اگر تم نے زر گل سے بات کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا اور "

کوئی نہیں ہوگا۔۔۔جو تم چاہتی ہو وہ کبھی نہیں ہوگا ضوفی۔۔میں صرف گل

سے محبت کرتا ہوں اور تم ایسی گھٹیا حرکتیں کر کے کبھی بھی میرے دل میں

جگہ نہیں بنا سکو گی ہاں مگر دل سے اتر ضرور جاؤ گی۔۔۔اسلئے تمہیں وارن

" کیا رہا ہوں۔۔۔آئندہ خیال رکھنا

وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

" ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے، میرا جو دل چاہے گا کروں گی "

وہ روتے روتے اسکے پیچھے سے چلائی تھی۔۔

ڈاکٹر اسکا چیک اپ کرنے کے بعد اسے کچھ ضروری دوائیاں دے کر گیا تھا

۔۔۔

وہ بھی بچوں کو بہت یاد کر رہی تھی

کچھ اس نے اسفندیار کی بے وفائی کو دل سے لگالیا تھا۔۔اماں کو سمجھ نہیں آرہا تھا اسے کیا ہوا ہے۔۔

ملازمہ کا کل سے مسلسل فون آرہا تھا۔۔

وہ جانتی تھی بچوں کے بارے میں ضرور کوئی نہ کوئی بات کرنی ہوگی۔

وہ جان بوجھ کر غصے سے کال نہیں اٹھا رہی تھی۔۔

مگر آج وہ بچوں کو بہت مس کر رہی تھی۔۔

اسے بھی ان سے انسیت ہو گئی تھی۔۔

گل بی بی خدارا بچوں کو کس بات کی سزا دے رہی ہیں آپ سے اداس "
ہو گئے ہیں۔۔اب تو آجائیں۔۔ مجھ سے نہیں سنبھل رہے بی بی جی آپ
آجائیں"

اس نے بمشکل خود کو سنبھالا اور کچھ بھی کہے بغیر فون کاٹ دیا۔۔۔

شام تک اسکی طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی۔۔

اسے رہا نہیں گیا اس نے بیگ پیک کیا اور واپس چلی گئی۔۔۔

ملازمین اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے

وہیں اسفند کی اسے دیکھ کر آدھی ٹینشن دور ہو گئی تھی۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اسکا مشکور تھا۔۔۔

بے شک بچوں کی خاطر سہی مگر وہ آئی تھی۔۔

" تھینک یو زر گل "

"آپ کو خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں صرف اور بچوں کا خیال کرنے واپس آئی ہوں اور مجھ سے کوئی امید مت لگانا"

وہ کہہ کر کمرے میں بند ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے ملازم کے ہاتھ خاص طور تاکید کر کے کھانا بھجوایا تھا مگر زرگل نے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

وہ جانتا اسے بخار ہو رہا تھا۔اسے فجر ہو رہی تھی

اسی لئے وہ خود ٹرے بنوا کر لایا تھا۔۔۔

"میں کچھ میڈیسن اور کھانا لایا ہوں۔۔۔ جانتا ہوں تمہیں میری ہر بات جھوٹی کے رہی ہو گی مگر مجھے تمہاری پرواہ ہے زرگل۔۔۔ پلیز کچھ کھالو اور دوا لے لینا"

وہ ٹرے رکھ کر چلا گیا۔۔۔

"ہونہہ۔۔ جیسے بہت پرواہ ہے میری۔۔ پلیز کچھ کھالو, جھوٹا انسان"

زرگل نے منہ چڑاتے ہوئے اسکی نقل اتاری تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے بھوک جا احساس ہوا تو اس نے خود ہی کھانا کھالیا تھا۔۔

" تم نے کیا کہا تھا مورے جان سے اجازت لیتے وقت "

چلی جائو یہاں سے زری۔۔ میرا موڈ پہلے ہی بہت خراب ہے آج "ضوفی "

ابھی تک اسفند سے ہونے والی تازہ تازہ بے عزتی بھولی نہیں تھی۔۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں ضوفی "اس نے گرج کر کہا "

جائو یہاں میرے سر میں درد مت کرو "ضوفی نے اسکی بازو پکڑ کر کمرے "

سے باہر نکالا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔

تمہیں معاف نہیں کروں گی ضوفی "اس نے چیخ کر کہا اور کمرے میں بند "

ہو گئی۔۔۔

" بی بی جی کھانا تو کھالیں۔۔ کھانے سے کیا جھگڑا آپ کا "

وہ رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی تھی۔۔

" مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ لے جائو کھانا واپس "

دراب بہت غصے والا تھا مگر اس نے آج تک اسکے خلاف جا کر کوئی کام نہیں کیا تھا۔۔۔ صرف ضوفی کی من مانی کی وجہ سے نہ صرف اس کر جھوٹا الزام لگا تھا اسے ڈانٹ بھی پڑی تھی۔۔

وہ ڈرائنگ میں صوفے پر نیم دراز بیٹھے بیٹھے وہیں سو گئی تھی۔۔۔ دراب صبح سے گیا رات کو لیٹ گھر آیا تھا۔۔ اسے وہاں سوتا ہوا دیکھ کر اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔۔

وہ اسکے سامنے رکھے ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔

اسکی دودھیا رنگت رونے کے باعث سرخ پڑی ہوئی تھی۔۔۔ سردی کے باعث وہ اسکا انتظار کرتے کرتے سکڑ سمٹ کر لیٹی ہوئی تھی۔۔

ہیئر کٹنگ کی وجہ سے اسکے بال چوٹی سے نکل کر چہرے کے گرد جھول رہے تھے۔۔جو بھی تھا اس پر یہ کٹنگ سوٹ کر رہی تھی۔۔۔دراب نے اسے بانہوں میں اٹھایا اور کمرے میں بیڈ پر لٹادیا اور اسکے قریب بیٹھ گیا۔۔

"آپ کے لئے کھانا لگاؤں چھوٹے خان "

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔میں فریش ہونے جارہا ہوں ایسے بعد کافی " پیئوں گا "

ملازمہ سر ہلا کر چلی گئی۔۔۔اسکی بھاری آواز سے زرش کی آنکھ کھل گئی تھی ۔۔۔

وہ فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔

میں آپ سے اک بات۔۔۔۔"اسکی بات منہ میں ہی رہ گئی اور دراب " خفگی سے اٹھ کر واشروم میں بند ہو گیا۔۔

وہ اسکا انتظار کرتی رہی تھی مگر واشروم سے نکلنے کے بعد اس نے آرام دہ لباس پہنا اور فون اٹھا کر کمرے سے باہر لان میں چلا گیا۔۔زرش بھیگی ہوئی

آنکھوں سے اسکی جاتا دیکھتی رہی۔۔اب وہ دوبارہ کمرے میں آنے والا نہیں تھا۔۔جب تک زرش سونہ جاتی۔۔وہ آنسو پیتی ہوئی آکر دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔

" میں سوچ رہا ہوں اسفندیار کی بیوی کو اور بچوں کو یہیں بلا لوں "

ڈائننگ ٹیبل پر باباجان نے سب کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔۔۔

شاید انہیں بھی اندازہ ہو چکا تھا کہ

اسفندیار خاں کو اس نکاح کے ذریعے باندھ نہیں سکتے۔۔

وہ اپنی مرضی کا مالک تھا۔۔

شادی کو آج اک ہفتہ ہونے کو آیا تھا

مگر اسفندیار اس دن کے بعد سے گھر واپس نہیں آیا تھا۔۔۔ضوفشان اسے کالز کر کر کے تھک گئی تھی۔۔۔

مگر اس نے فون اٹھانا تو دور اسکی کالز کو اگنور کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

اس نے اب گھر والوں کو بھی اگنور کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔وہ آجکل بہت ڈسٹرب تھا۔۔

اس نے کثرت سے اسموکنگ شروع کر دی تھی۔۔۔

آج ملازمہ کو صفائی کے دوران اسکے کمرے سے ایش ٹرے لے جاتے دیکھ کر زرگل کو شدید حیرانی ہوئی تھی۔۔

"سگریٹ نوشی شروع کر دی ہے آپ نے لگتا ہے شادی سے خوش نہیں ہیں "

اس نے کھانا لگاتے ہوئے تنز کیا تھا۔۔۔

" تم جانتی ہو سچ کیا ہے۔۔کیوں میرا اور اپنا دل جلا رہی ہو "

اس نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا

" صرف دل نہیں جسم وجاں جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔۔۔آپ کے فریب

کی وجہ سے "

اس نے چبا چبا کر کہا۔۔

" تم حد سے بڑھ رہی ہو گل "

اسے غصے آگیا

" تم بھی ہر حد سے گزر گئے ہو اسفند "

" بس کرو زر گل "

وہ چیخ اٹھا۔۔پہلے ہی ڈسٹرب تھا۔۔

اسکی باتوں نے اسے اندر تک زخمی کر دیا تھا۔۔

تکلیف ہو رہی ہے نا۔۔ برداشت نہیں ہو پا رہا اپنا اصل چہرہ" اس نے "

بہت زور سے اسکے دونوں بازو سخت گرفت میں دبوچ لئے۔۔۔

زر گل کے لبوں سے درد کے مارے سسکی بر آمد ہوئی تھی

"مجھے مجبور مت کرو کہ وہ کر جائوں جو میں نہیں کرنا چاہتا"

وہ اسے دور دھکیل کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی بیوی اور یوسف کے دونوں بچوں کو حویلی لے آئو ۔۔۔وہ بھی سب کے ساتھ یہاں رہیں گے"

"آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں؟ اچانک آپ کا دل کیسے نرم پڑ گیا۔۔آپ تو شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے ان کی"

اسفی کا لہجہ تیز تھا۔۔

باباجان اسکے گستاخ لہجے پر اسے گھورنے لگے۔۔

"میں بتاتا ہوں کیوں۔۔کیونکہ آپ مجھے ان کے ذریعے کنٹرول کرنا چاہتے تھے۔۔اور جب آپ یہ کام نہیں ہوا تو اب آپ انکو بھی یہیں بلانا چاہتے ہیں تاکہ میں یہیں رہوں" اسفندیار نے ان کا بھانڈا پھوڑ دیا تھا

"لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو گا باباجان۔۔۔جب تک آپ ان کے حق اور تحفظ کی زمہ داری خود نہیں اٹھائیں گے۔۔جب تک آپ زرگل اور بچوں کو وہی

حق نہیں دیتے جو اس حویلی کے مکینوں کو حاصل ہے تب وہ یہاں نہیں آئیں گے "

ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔وہ لڑکی ہمارے یوسف کی قاتل ہے" بابا جان نے گرج کر کہا

" یوسف کی قاتل وہ نہیں آپ ہیں بابا جان "

وہ چیخ اٹھا۔۔

دونوں باپ بیٹا آمنے سامنے آ چکے تھے۔۔

مورے جان اسی دن سے ڈرتی تھی۔۔

وہ تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔انکا بی پی ہائی ہو رہا تھا

زرش نے بمشکل انہیں سنبھالا تھا۔۔

" جائو تم دراب کو فون کرو "

مورے جان نے گھبرائے ہوئے انداز میں اس سے کہا تھا۔۔

"آپ خود کو سنبھالیں کیوں ٹینشن لے رہی ہیں کچھ نہیں ہو گا "

"تم نہیں سمجھو گی زرش۔۔تم جائو دراب کو بلائو کال کر کے "

" جی مورے جان"

وہ دراب کو کال کرنے لگی۔۔

دراب شاید مصروف تھا یا پھر اس سے اتنا ناراض تھا کہ اسکا فون تک نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔

" کیا کہا تم نے۔۔میں قاتل ہوں یوسف کا؟ "

بابا جان نے بے یقینی سے دہرایا

جی ہاں۔۔۔آپ اپنے بیٹے کے قاتل ہیں۔۔۔پسند کی شادی ہی کی تھا نا " یوسف نے کونسا بڑا گناہ کر دیا تھا۔۔۔وہ آپ سے ملنے کے لئے، مورے جان سے ملنے کے تڑپتا رہا مگر آپ نے زرا سی نرمی نہیں دکھائی بابا جان اور دشمنوں نے فائدہ اٹھا کر آپ کے شیر جیسے بہادر بیٹے کو بے دردی سے شہید کر دیا"

اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔۔

باباجان شاک تھے۔۔

"اور ہاں جس لڑکی کو آپ اسکی موت کا زمہ دار ٹھہرا رہے ہیں وہ میری بیوی زر گل ہے۔۔۔یوسف کی بیوی گل اسی دن ایکسیڈنٹ میں اسکے ساتھ ہی مر گئی تھی۔۔اور اسکے دو معصوم بچے یتیم و مسکین ہو گئے۔۔۔آپ کی نفرت اتنی بڑی ہو گئی کہ آپ نے انکا چہرہ دیکھنا، انکے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔جیت گئی آپ کی نفرت۔۔آپکی انا۔۔۔آپ رہیں اب اپنی انا میں خوش "

وہ کہہ کر جانے لگا۔۔

"اور ہاں۔۔۔ "

وہ رکا

" میں نے ضوفشاں سے شادی صرف اور صرف مورے جان کی وجہ سے کی تھی۔۔۔مجھے جائیداد کی ہوس نہیں ہے۔۔۔اور آپ کیا مجھے بے دخل

کریں گے میں خود آپ کی اس جائیداد کو ٹھوکر مارتا ہوں۔۔۔اور کبھی لوٹ کر نہیں آئوں گا "

ایسا ہی کچھ یوسف نے بھی جانے سے پہلے کہا تھا۔۔۔

پھر وہ کبھی لوٹ کر نہیں آیا۔۔

بابا جان کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔

یہ پچھتاوا اتنا شدید تھا کہ ان کا دم گھٹنے لگا۔۔

ان کے دل میں شدید درد کی لہریں اٹھنے لگی۔۔۔

وہ دل کو تھامے درد سے کراہتے ہوئے ایک طرف گر گئے۔۔

" بابا جان "

سب چیختے ہوئے ان کی طرف دوڑے۔۔۔

بابا جان کو ایمرجنسی میں ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔

انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔

ڈاکٹرز بہت کوششوں کے باوجود انہیں نہیں بچا سکے تھے۔۔دراب کی دنیا ہی الٹ گئی تھی۔۔۔

پہلے لاڈو نخرے اٹھانے والا بھائی یوسف

اور پھر محبت کرنے والا باپ دونوں کو یکے بعد دیگرے کھو دیا تھا۔۔

اسکا دماغ مائوف ہو چکا تھا۔۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

تدفین کا سارا کام اسفندیار نے سنبھالا تھا۔۔

دراب گم سم سا لوگوں کے درمیان بیٹھا تھا۔۔

وہ سفید کفن میں لپٹے باپ کے شفیق چہرے کو دیکھتے جا رہا تھا۔۔

جس باپ کو وہ بلکل صحت منداپنی آنکھوں کے سامنے چلتا پھرتا چھوڑ کر گیا تھا۔۔وہ بے جان وجود لئے ہمیشہ کی نیند سو چکا تھا

پل بھر میں کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔

مورے جان کو غشی کے دورے پڑ رہے تھے۔۔

زرش انکے پاس ہاسپٹل میں تھی۔۔

ضوفشاں اور زرگل گھر میں آئے مہمانوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

باباجان کی اچانک وفات نے سبھی کو غمزدہ کر دیا تھا۔۔

" دراب۔۔۔؟اٹھو گھر چلو "

اس نے آنسوئوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر دیکھا اور اسفندیار کا چہرہ دیکھ کر اسکا ہاتھ بری طرح سے اپنے کندھے سے جھٹک دیا۔۔

" تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔ تم جب بھی آتے تھے بابا جان کو اچھی بھلی باتیں سنا کر جاتے تھے۔۔ تمہاری باتیں، تمہارے طعنے کس طرح سے انہیں ہرٹ کرتے تھے تمہیں اندازہ ہے"

تدفین کے بعد قبرستان میں اکا دکا لوگ تھے۔۔

دراب کی بلند ترین غصیلی آواز سن کر متوجہ ہونے لگے تھے

" دراب آہستہ بولو کیوں چار لوگوں میں تماشہ بنا رہے ہو۔۔ گھر چلو "

اسفندیار نے دھیمی آواز میں تنبیہ کی

مگر دراب اس وقت صدمے سے گزر رہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر اکھڑ کر بولا

" تمہیں مبارک ہو وہ گھر۔۔۔ میں جا رہا ہوں "

وہ غصے سے کہہ کر گاڑی لے کر چلا گیا۔۔

اسفندیار نے اسے جانے دیا۔۔اس وقت دراب بہت اپ سیٹ تھا۔۔اسے
اس دکھ سے نکلنے میں وقت درکار تھا۔۔

زرگل جانتی تھی وہ ضوفشاں کی قہر بھری نگاہوں کی زد میں ہے۔۔۔۔
وہ جب سے آئی تھی ضوفشاں مسلسل اسے آتے جاتے تنزیہ کھاجانے والی
نگاہوں سے گھور رہی تھی
حالانکہ غصہ تو زرگل کو اس پر کرنا چاہیئے تھا۔۔۔
! اسکے شوہر کی دوسری بیوی تھی وہ مگر
زرگل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس نگاہوں سے دور ہو جائے۔۔وہ خود
بھی یہاں رہنا نہیں چاہتی تھی مگر مجبور تھی۔۔

جیسے ہی اسفندیار آیا وہ اسے کہنے لگی

" مجھے گھر جانا ہے۔۔ تم ڈرائیور سے کہو مجھے چھوڑ آئے "

تم کچھ دن یہیں رہو گی۔۔ میں ڈرائیور سے کہہ دیتا ہوں ضروری سامان "

" اور بچوں کو لے آئے اور اوپر والا پورشن سیٹ کروا دیتا ہوں تمہارے لئے

مجھے یہاں نہیں رہنا اسفند۔۔ سمجھنے کی کوشش کرو" اس نے کانپتے ہوئے "

لہجے میں کہا۔۔

وہ اسے فورس نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ بھی مشکل دور سے گزر رہا تھا

میں تمہیں دور نہیں بھیج سکتا گل۔۔ تم میری نظروں کے سامنے رہوں "

" گی تو مجھے تسلی رہے گی

"مگر مجھے یہاں رہ کر تسلی نہیں ہو گی مجھے گھر جانا ہے "

"بس کچھ دن گل۔۔ جب تک میں یہاں ہوں "

وہ آگے بڑھا اور اسکی پیشانی چوم کر کہتے ہوئے سارے اعتراضات مٹی میں

ملا دیئے۔۔

"تم جانتی ہو نا۔۔مورے جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ ہاسپٹل میں ہیں۔۔دراب بھی اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔۔حویلی کو، اسکے انتظامات کو سنبھالنا ہے مجھے۔۔بس کچھ دن کی بات ہے۔۔پھر سب نارمل ہو جائے گا"

وہ رسان سے سمجھانے لگا تو زرگل کو اسکی پوزیشن کا احساس ہوا

" ٹھیک ہے "

اس نے ہولے سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔

ضوفشاں دور سے ان دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی مگر اسفندیار نے اسے سیریس نہ لیا۔۔

مورے جان کو ڈاکٹرز نے ٹرائنکولیزر کے ذریعے سلا دیا تھا۔۔زرش بھی کل رات سے یہی تھی۔

اسے مورے جان کے لئے بہت برا الگ رہا تھا

جس شخص کے ساتھ انہوں نے پوری زندگی بتائی،

ان کا محرم تھا مورے جان انکا آخری دیدار بھی نہ کر سکی تھی۔۔

اسے اچانک دراب کا خیال آیا تو بیگ سے سیل فون کا نکال کر روم سے باہر آگئی۔۔

دراب فون نہیں اٹھا رہا تھا

اسے سخت پریشانی ہو رہی تھی۔۔

اس نے اسفندیار کو کال کی تھی۔۔

اس نے بتایا وہ بابا جان کی تدفین کے بعد قبرستان سے سیدھا گاڑی لے کر پتا نہیں کہاں چلا گیا ہے۔۔

اسکا فون بھی نہیں اٹھا رہا ہے۔۔

اسکے سن کر پریشانی سے حواس باختہ ہو گئے۔۔

وہ بابا جان سے بہت اٹیچڈ تھا۔۔

یہ بات سب لوگ ہی جانتے تھے۔۔

انکی اچانک موت اسکے لئے کسی صدمے سے کم نہیں تھی۔۔اسکی دعائیں رنگ لے آئیں اور دراب نے بہت سی مسڈ کالز کے بعد فون اٹھالیا تھا۔۔

" دراب آپ کہاں ہیں میں کتنی پریشان ہو رہی ہوں آپ کے لئے آپ کو اندازہ بھی ہے "

" کہاں ہو تم؟ "

اسکی کرب میں ڈوبی ہوئی دھیمی آواز سنائی دی۔۔

" میں تو ہاسپٹل میں ہوں مورے جان کے پاس۔۔۔آپ کہاں ہیں؟ "

اس نے فکر مندی سے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں تم فکر مت کرو۔۔مورے جان کا خیال رکھنا تم "

اس نے اچانک فون بند کر دیا۔۔

" ہیلو۔۔۔دراب۔۔؟ہیلو؟ "

اس نے دوبارہ فون ٹرائے کیا تو فون سوئچڈ آف آرہا تھا۔۔اس نے تھک کر فون رکھا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی۔۔۔

رات کے جانے کسی پہر اسکی آنکھ کھلی تو دراب اسکے کندھے پر سر رکھے نیم دراز تھا۔۔

وہ سیدھی ہوئی تو اسکی آنکھ کھل گئی۔۔

" آپ ہاسپٹل کیوں چلے آئے گھر چلے جاتے؟ "

اسنے آہستگی سے پوچھا

اگر تمہیں بھی میری موجودگی اچھی نہیں لگ رہی تو یہاں سے بھی چلا جاتا "

"ہوں"

وہ ہر کسی سے ناراض لگ رہا تھا

"نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا "

اسکی بکھری بکھری سی حالت دیکھ کر زرش کو بے حد ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔۔

اسے اندازہ تھا دراب کس تکلیف سے گزر رہا تھا۔۔

اس نے باپ جیسی نعمت جو کھویا تھا۔۔

" کہاں جا رہے ہیں؟ "

وہ اٹھ کر جانے ہی لگا تھا کہ زرش نے اسکا بازو تھاما

"تمہیں اس سے کیا۔۔ "

اس نے بے رخی سے ہاتھ چھڑایا۔۔

شاید یاد آگیا تھا کہ وہ اس سے ناراض تھا

"آپ کم از کم اس وقت تو ناراضگی نہ دکھائیں "

دراب نے بہت غصے سے مڑ کر دیکھا۔۔

Zubi Novels Zone

بلیک دوپٹے کے ہالے میں اسکارویاروپا سا سرخ چہرہ بہت غضب لگ رہا تھا

۔۔۔

دراب نے بے اختیار اسکے رخساروں پر بوسہ دیا۔۔

" د۔۔۔دراب۔۔ ہم ہاسپٹل میں کھڑے ہیں "

دراب کی سماعتوں میں اسکی دھیمی آواز رس گھولنے لگی۔۔

وہ مدہوش سا اسکے لبوں پر جھکا تو زرش نے رخ موڑ لیا۔۔

ہم ہاسپٹل میں کھڑے ہیں آپ کو اپنی عزت کا خیال نہیں ہے مگر مجھے "

ہے "

دراب نے سخت گرفت میں اسکا چہرہ موڑ کر اپنی جانب کیا تھا۔۔

"چھوڑیں مجھے پاگل واگل تو نہیں ہو گئے آپ "

اس نے مزاحمت کرتے ہوئے خود کو چھڑایا۔۔

" ہاں ایسا ہی سمجھو "

دراب کو اسکی غصیلی آنکھوں پر بے انتہا پیار آنے لگا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے تھوڑی کو دبوچتے ہوئے اسکا منہ چوما تھا۔۔

اسی لمحے دروازہ کھول کر نرس اندر آئی تھی چیک اپ کے لئے۔۔

دراب نے پیچھے سے اسکا کلائی مضبوطی سے تھامے ہوئی تھی۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔ شرم کریں۔۔اس وقت آپ کو رومینس سوجھ رہا " ہے"

اس نے دبہ دبہ غراتے ہوئے کلائی چھڑانا چاہی

" مجھے تو ہر وقت پی سوجھتا ہے بس تم ہی نہیں کرنے دیتی "

دراب نے کہتے ہوئے اسکی گردن سے لب مس کیئے۔۔

اس نے سرتاپا لرز کر اسے تنبیہی نگاہوں سے گھورا تھا

ان کی کنڈیشن اسٹیبل ہے آپ انہیں صبح تک گھر لے جا سکتے ہیں۔۔ مگر "

" میک شیور کہ انہیں کسی بھی قسم کی ٹینشن اور اسٹریس سے دور رکھیں

نرس ہدایت دے کر جا چکی تھی۔۔

" آپ نے کھانا کھایا؟ "

"مجھے بھوک نہیں ہے "

وہ ایکدم سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔

دیکھیں دراب۔۔ باباجان کی وفات ایک حادثہ تھا۔۔آپ اسفند بھائی کو "

" بلیم مت کریں۔۔وہ بھی مشکل وقت سے گزر رہے ہیں

وہ اسکی بات سن کر ایکدم سے آئوٹ ہوا تھا اور کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔

زرش کو لگا اس نے غلط وقت پر بات کہہ دی ہو۔۔

وہ تیزی سے اسکے پیچھے گیا

"دراب رکیئے "

تم دیکھ نہیں سکتی ناں مجھے پر سکون۔۔دو منٹ کے لئے تمہارے ساتھ "

"وقت گزارنے آیا تھا کہ اپنا غم بھول جائوں مگر تم۔۔۔۔

اسکی آنکھیں آتشفشاں کی مانند دہک رہی تھی

نہیں۔۔دراب آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں تو بس آپ کو سمجھا رہی تھی "

"

سمجھا رہی تھی؟ تم مجھے بیوقوف سمجھتی ہو زرش" وہ گرجا۔۔ "

زرش نے سہم کر اسے دیکھا۔۔

اسکے جانے کے بعد اس نے اپنا رکا سانس بحال کیا تھا۔۔

وہ اتنا ٹائم اس کے ساتھ گزارنے کے بعد بھی اسکے مزاج کو سمجھ نہیں پائی تھی کہ اسے کس بات پر غصہ آسکتا تھا۔۔ کس بات پر اسکا موڈ خراب ہوتا تھا ۔۔۔

وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

دراب خان بہت مشکل مزاج رکھتا تھا۔۔

مورے جان کو اگلی صبح ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔۔

دراب کو پچھلے دو دنوں سے سخت بخار تھا۔۔

نہ وہ خود خیال رکھ رہا تھا نہ ہی اسے اپنے قریب آنے دے رہا تھا۔۔

اس سے ناراض تھا بلکے وہ تو پوری دنیا سے ہی ناراض تھا۔۔بلاوجہ ملازموں سے الجھ پڑتا۔۔

عجیب چڑچڑا سا مزاج ہو گیا تھا۔۔

زرش تو اسکے موڈ سے ہی خائف رہتی تھی۔۔

" دراب کہاں جا رہے ہو۔۔ناشتہ کر کے جانا "

اسفندیار اسے جاتے دیکھ کر روکا تھا۔۔

" تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے۔۔کس نے حق دیا تمہیں ؟ "

وہ اکھڑ کر بولا۔۔

تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو دراب۔۔۔میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں "
"

اسفندیار کو اسکا گستاخ لہجہ بہت برا لگا تھا۔۔

تومت کرو کس نے کہا تم میرا لحاظ کرو۔۔ خیر اب تو تمہیں کسی کا بھی لحاظ "
نہیں ہو گا۔۔اس گھر کے سرپرست اعلیٰ جو بن بیٹھے ہو تم۔۔۔یہیں چاہتے
" تھے نا تم۔۔ بابا جان کے بعد انکی کل جائیداد پر قبضہ کرنا

" !دراب۔۔۔۔ "

اسفندیار نے غصے سے بے قابو ہو کر اک تھپڑ جڑ دیا۔۔ حویلی کے حقیر
ملازموں اور مکینوں کے سامنے اسے بہت سبکی محسوس ہوئی تھی۔۔

تم دکھی ہو میں سمجھتا ہوں مگر اسکا ہر گز بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنی "
" فرسٹریشن مجھ پر نکالو

بس کریں آپ لوگ۔۔۔ چھوٹے بچے تو نہیں جو آپ لوگوں کو سمجھانا "
پڑے۔۔ مورے جان کو ڈاکٹرز نے ٹینشن اور اسٹریس سے دور رکھنے کی
تاکید کی ہے ورنہ نتیجہ کے زمہ دار آپ لوگ خود ہوں گے۔۔۔ بہتر ہو گا
لڑائی جھگڑے کے بجائے آپسی صلح صفائی سے بات چیت کر کے معاملے اور
" غلط فہمیاں دور کر لی جائیں

زر گل نے مداخلت کرتے ہوئے دونوں کو ٹوکا۔۔۔

صلح صفائی مائی فٹ!!! تم نے یہ اچھا نہیں کیا اسفند" وہ بے یقینی اور غصے "
سے راستے میں آئی ہر شے کو ٹھوکر مارتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جب تک ملازمہ نے زرش کو خبر دی۔۔

دراب وہاں سے جا چکا تھا۔۔

دراب جذباتی ہیں غصے میں آجاتے ہیں جلدی۔۔ "

"مگر آپ تو سمجھدار ہیں آپ کو ان پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیئے اسفی بھائی

زرش کو یقین نہیں آرہا تھا۔

اس نے اک نظر زر گل پر ڈالی اور کمرے میں چلی گئی۔۔

اسے کئی دن گزر چکے تھے حویلی آئے ہوئے۔۔

ملازموں کا رویہ اس سے بہتر تھا۔۔۔

اب تو مورے جان بھی اس سے اور بچوں سے انس ہونے لگی تھی۔۔وہ اکثر یوسف کو ان کے پاس لے جاتی۔۔

ادھر ادھر کی باتوں سے ان کا دل بہلانے کی کوشش کرتی تا کے وہ جلد ریکور ہو جائیں۔۔۔

ضوفشاں کو اسکا مورے جان سے

ہنس کر بات چیت کرنا ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔

وہ دور دور سے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتی رہتی۔۔

" مجھے نہیں پتا تھا تم اتنی اخلاق والی ہو۔۔مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔ہم نے تمہیں جانے اور پرکھے بغیر بہت برا بھلا کہا "

" کوئی بات نہیں مورے جان۔۔آپ میری ماں جیسی ہیں مجھے آپ کی سخت بات بھی بری نہیں لگتی "

اس نے یہ کہہ کر انکا مان بڑھایا تھا۔۔

وہ خوش ہونے لگیں۔۔

وہ بلکل زرش کی طرح ان چند دنوں میں انکا خیال رکھ رہی تھی۔۔

"یوسف کو میرے پاس چھوڑ جاؤ تم کھانا کھالو "

اس نے بخوشی یوسف کو ان کے پاس بٹھادیا تھا۔۔۔

اور کھانا گرم کچن میں چلی آئی۔۔ملازم اپنے کوائٹر میں جا چکے تھے۔۔

اسکے پیچھے ضوفشاں بھی چلی آئی تھی۔۔

"اگر چائے بنا رہی ہو تو میرے لئے بھی بنا لینا اک کپ "

مجھے لگا تم میرے ہاتھ کی چائے پینا پسند نہیں کرو گی"زرگل کو حیرت "
ہوئی تھی

" خیر ایسی بھی بات نہیں "

ضوفی نے کہا۔۔

اس نے چائے کپ میں ڈال کر اسکی جانب بڑھائی تھی۔۔ضوفی کے ہاتھ سے گرم گرم چائے کا کپ پھسل کر اسکے پاؤں کر گر گیا۔۔۔

اسکی چیخوں سے حویلی کہ دیواریں کانپ اٹھیں۔۔۔

"اومائی گاڈ۔۔۔آئم سوسوری میرے ہاتھ سے پھسل گیا کپ "

وہ جلدی سے کہنے لگی۔۔۔

جلن اور تکلیف سے زرگل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

" زری کیا ہوا؟ یہ چائے کیسے گری؟ "

اسفند اسکی آواز سن کر دوڑا چلا آیا تھا۔۔۔

اسے زرگل کی فکر میں ہلکان ہوتا دیکھ کر ضوفشاں نے برداشت نہ ہو سکا وہ تن فن کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ پوری رات دراب کا انتظار کرتی رہی تھی۔۔

پریشان تھی۔۔

فکر مند تھی۔۔

اسکا فون بھی بہت بار ٹرائی کر چکی تھی

مگر فون مسلسل آف آرہا تھا۔۔

اسی وقت ملازم اسکا بیگ اور ضروری اشیاء لینے آیا تو ملازمہ نے آکر اسے

اطلاع کی۔۔۔

اسکے پیروں تلے زمین نکل گئی۔۔۔

کیا مطلب اسلام آباد چلے گئے؟ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ایسے "

" کیسے اسلام آباد چلے گئے؟

وہ بے یقینی تھی۔۔

ملازمہ نے مورے جان کو اطلاع دی تھی۔۔

تم جانتی ہو ناوہ تمہارے بابا جان سے کتنا اٹیچ تھا۔۔۔اسلئے ڈسٹرب ہو گا "

" اسے کچھ دن اکیلے رہنے دو

مورے جان نے کہا مگر اسکا دل نہیں مان رہا تھا

" اگر آپ اجازت دیں تو میں چلی جائوں ان کے پاس؟ "

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے زری۔۔۔ایسے میں بھی مطمئن رہوں گی کہ تم "

" اسکا بہتر خیال رکھ سکتی ہو

" بہت شکریہ مورے جان "

اسکی جان میں جان آئی تھی

اس نے اپنی چند ضروری اشیاء پیک کی تھی مگر دراب کے لئے الگ سے اک بیگ تیار کیا تھا اور اسی شام وہ ڈرائیور کے ساتھ اسلام آباد نکل چکی تھی۔۔

"رکو تو سہی یار مجھے دیکھنے دو"

اسفند نے قدرے غصے سے اسے ڈانٹا۔۔۔

"آپ کے جسم کا کوئی حصہ جلے تو میں آپ سے پوچھوں کتنی تکلیف ہوتی ہے"

وہ آنسوئوں بھری آنکھوں سے بولی

"یقین کرو اس وقت تمہیں ایسی حالت میں دیکھ کر مجھے زیادہ تکلیف ہو رہی ہے گل"

وہ اسکی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے سے بولا

"مل گیا نا آپ کو سکون؟ آپ تو یہی چاہتے تھے۔۔اسی لئے مجھے یہاں روکا تھا آپ نے"

"زر گل تم خوامخواہ میں مجھ سے الجھ رہی ہو۔۔۔میرا بھلا کیا قصور اس میں؟"

وہ زچ ہوا تھا

" نہیں تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔سب قصور میرا ہی ہے "

وہ اٹھی اور غصے سے چلی گئی۔۔

" گل ؟ "

اسفند لمبی سانس کھینچ کر غصہ دبایا اور اسے کھینچ کر دوبارہ بٹھایا تھا۔۔۔

" چھوڑیں مجھے۔۔ مجھ سے جھوٹی ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے "

" ششش۔۔۔خاموشی سے بیٹھو "

اسفی نے اسکے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے سخت تنبیہ کی تو مرعوب سی ہو کر رہ گئی۔۔

" ایک تو تم عورتوں کو کوئی بھی بات سمجھانا بہت مشکل ہے "

وہ بڑبڑایا تھا

" کیا کہا آپ نے ؟ "

" کچھ نہیں گل۔۔چپ بیٹھو "

" نہیں ایک منٹ؟ آپ نے مجھے عورت کہا؟ "

وہ سب درد بھول بھال کر پوچھنے لگی

اسفی کا دل چاہا سر پیٹ لے

غلطی سے نکل گیا میرے منہ سے۔۔ ٹھیک ہے؟ معاف کر دو۔۔اب "

"چپ بیٹھو اور مجھے آئنمنٹ لگانے دو

اسنے حکم صادر کیا تو وہ ناراض نگاہوں سے گھور کر رہ گئی۔۔

Zubi Novels Zone

اسلام آباد پہنچتے انہیں کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔

" دراب کیسے ہیں؟ کہاں ہیں وہ ٹھیک تو ہیں نا؟ "

اس نے ملازمہ سے پوچھا تھا۔۔

جی وہ تو شام سے کمرے سے نہیں نکلے.. میں دوپہر بھی کھانا دینے گئی تو "

" انہوں نے منع کر دیا انکو ڈسٹرب نہ کیا جائے

" ! آپ نے دوبارہ چیک نہیں کیا "

وہ شال اتار کر ملازمہ کے حوالے کرتے ہوئے اسکے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

اسنے لائٹ آن کی اور دھیمی سے پکارتی ہوئی بستر کی بڑھی

" دراب۔۔؟ "

دراب نے بہت حیرت زدہ ہوتے ہوئے بازو آنکھوں سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔۔

بخار نے شاید نہیں یقیناً اسکے دماغ پر اثر کیا تھا۔ ورنہ زرش اور یہاں؟ یہ ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔۔

اس نے دوبارہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

زرش نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے سخت ٹینشن سے کہا۔۔

"آپ کو تو بہت تیز بخار ہے "

اسکے سرد ہاتھوں کے لمس پر دراب ایکدم چونک کر اٹھا۔۔

" زری۔۔۔؟تم ؟ "

وہ اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔۔

جیسے ابھی بھی یقین نہ آرہا ہو۔۔

آپ کو ایسے ناراض ہو کر نہیں آنا چاہیے تھا دراب۔۔ مورے بہت "

"پریشان ہو رہی تھی

" اور تم ؟ "

" میں بھی "

" لگ تو نہیں رہا "

اسنے غصے سے ہاتھ چھڑا لیا

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔ میں اتنی دور سے صرف آپ کے لئے "

"آئی ہوں اور آپ۔۔۔

زرش کو دکھ ہوا تھا۔۔پتا نہیں کیوں وہ آج کل اسکی ہر بات کا بھتنگڑ بنانے پر تلا ہوا تھا

" تو گھر والوں کی باتیں کر کے میرا موڈ خراب مت کرو "

"آپ کو کیا ہوتا جارہا ہے دراب۔۔آپ کیوں۔۔۔ "

" جاؤ یہاں سے "

وہ چیخ کر بولا تو زرش نے ایکدم سہم کر اسکو دیکھا تھا۔۔۔

اسکی زرد رنگت دیکھ کر وہ ایکدم نرم پڑ گیا

مجھے اس وقت تمہاری ضرورت ہے۔۔۔صرف تمہاری۔۔ "

تم میرے پاس آگئی ہو تو مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔۔اس وقت کسی دوسرے

" کی بات مت کرو پلیززز۔۔میں بہت ڈسٹرب ہوں کچھ سننا نہیں چاہتا

وہ اسکا ہاتھ تھام کر کہنے لگا۔۔۔

بخار کی وجہ سے اسکی آنکھیں اور چہرہ سرخ پڑا ہوا تھا۔۔

" آپ نے کچھ کھایا؟ "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

" مجھے بھوک نہیں ہے "

وہ شکست خوردہ سابیڈ کرائوں سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندتے ہوئے بولا۔۔

اگر آپ کسی ڈاکٹر کو جانتے ہیں تو اسے کال کر دیں۔۔آپ کو بہت تیز بخار "
ہے "

"اسکی ضرورت نہیں ہے "

وہ بضد ہوا۔۔زرش اسکی ضد کے آگے کیا ہی کر سکتی تھی۔۔

" میں آپ کے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں "

"ہممم "

وہ بند آنکھوں سے اونگھا۔۔

" میرا ہاتھ تو چھوڑیں "

اس نے آہستگی سے کہا مگر دراب نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔۔

دراب ؟"اس نے کندھا ہلایا "

" ہوں ہ۔۔۔؟ "

اس نے بمشکل سرخ آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔

" میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔میں آپ کے لئے کچھ کھانے کو اور ٹیبلٹ لاتی ہوں

۔۔۔اگر آپ ڈاکٹر کو کال کر دیتے تو اچھا ہوتا۔۔ابھی پوری رات باقی ہے

۔۔آپ کی کنڈیشن دیکھ کر مجھے ڈر لگ رہا ہے "

اسکی فکر مندی پر دراب کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

زرش کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔۔

اسے سخت پریشانی ہونے لگی تھی۔۔

" آپ کے پاس موبائل فون ہے؟ "

اس نے سوپ بناتے ہوئے ملازمہ سے پوچھا۔۔

" جی میرے پاس تو نہیں ہے پر سمندر خان کے پاس ہے مگر وہ تو بی بی جی

رات کو آئے گا"

اچھا" وہ سخت مایوس ہوئی تھی "

" کیا بات ہے بی بی جی؟ "

" دراب کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے مگر وہ مان نہیں رہا میں کیا کروں؟ "

بی بی جی آپ چھوٹے خان کے فون سے کال کر لیں ان کا اک دوست " ڈاکٹر بھی ہے وہ یہی اسلام آباد میں ہی رہتے ہیں۔۔جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو چھوٹے خان اسی کو بلاتے ہیں "

" مگر مجھے کیا پتا کون ہے اور میں کیسے۔۔۔ "

اس نے کبھی دراب کے فون کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔نہ ہی وہ اسکے حلقہ احباب سے واقف تھی۔۔

دراب نے اسے سات پردوں میں چھپا کر رکھا تھا۔۔

وہ جس بولڈ سرکل سے تعلق رکھتا تھا۔۔

ایسی محفلوں میں زرش کا نام تک لینے سے گریز کرتا تھا۔۔اور زرش کو اسکی پوزیسونس کا بخوبی اندازہ تھا۔۔۔

اس نے سوپ کے ساتھ ٹیبلیٹ اسے کھلا دی تھی۔۔

" اگر آپ ڈاکٹر کو کال کر دیتے تو اچھا ہوتا دراب "

" میری ڈاکٹر تو تم ہو "

اس نے مسکراتے ہوئے والہانہ انداز میں اسکا ہاتھ تھام کر دل کے مقام پر رکھ لیا

یہ مزاق کا وقت نہیں ہے ملازمہ بھی چلی گئی ہے۔۔ سمندر خان ابھی تک "

" نہیں آیا میں کیا کروں گی اکیلی

" ! اکیلی کہاں ہو میں ہوں ناں "

رخساروں پر جھولتی اسکی لٹھوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو زرش کی کچھ ٹینشن دور ہوئی تھی۔۔۔

"آپ آرام کریں اب میں یہیں ہوں آپ کے پاس "

اسکا ہاتھ مضبوط گرفت میں لئے آنکھیں موند لیں۔۔

اسکی گرم سانسوں کی آمد و رفت سے اسکا چہرہ تپنے لگا۔۔۔اسکی اچانک آنکھ کھلی تو دراب شدید بخار میں پھنک رہا تھا۔۔۔مارے ٹینشن کے اسکے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔۔

" دراب۔۔۔؟دراب؟ "

اسنے دو تین بار اسکا چہرہ تھپتھپایا

مگر اس پر غشی طاری تھی۔۔

دراب نے بمشکل آنکھوں کھول کر اسے دیکھا اور اگلے ہی پل آنکھیں موند لیں۔۔۔

زرش کا دل ڈوبنے لگا تھا۔۔

" یااللہ میں کیا کروں "

سخت پریشانی کے عالم میں اس نے سمندر خان کو بلایا تھا۔۔

"بی بی جی آپ مجھے پہلے بتاتی چھوٹے خان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں تبھی ڈاکٹر کو بلا لیتا۔۔۔اب تو جی بہت رات ہو گئی ہے اور یہ پہاڑی علاقہ ہے یہاں ڈاکٹر کا آنا مشکل نہیں ناممکن ہے جی"

"اب کیا کریں۔۔دراب کو تو بلکل ہوش نہیں ہے"

"آپ نے عادی صاحب کو کال کریں بی بی جی۔۔وہ ڈاکٹر بھی ہیں اور ان کو آنے میں مسلہ بھی نہیں ہو گا کیونکہ وہ چھوٹے خان کے دوست بھی ہیں"

"انکا نمبر کہاں سے لوں؟اور میرے پاس تو فون بھی ہے"

"بی بی جی آپ چھوٹے خان کے فون سے کال کریں"

سمندر خان نے کہا تو اسے یاد آیا۔۔

! اسکا دماغ اس وقت بلکل مائوف ہو چکا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے بہت بار سوچنے کے بعد اس نے دراب کا فون انلاک کیا تھا۔۔وہ اسکے غصے سے بھی ڈرتی تھی۔۔

جانتی تھی کہ وہ بہت ناراض بھی ہو سکتا ہے اس حرکت پر۔۔ مگر حالات کا تقاضہ یہی تھا کہ اسے کال کر لینی چاہیئے تھی۔۔اس نے بہت سی ہمت مجتمع کر کے نمبر پش کر کے کان سے لگایا تھا۔۔

" کہاں ہے تو سالے؟ آیا نہیں آج؟"

"وہ۔۔۔جی۔۔۔میں ذرش بات کر رہی ہوں"

وہ کنفیوژ سی ہو کر بولی

" کون ذرش؟ "

دوسری جانب چونک کر پوچھا گیا

" دراب کی وائف "

وہ ہچکچائی

انہیں بہت تیز بخار ہے اس وقت۔۔۔ملازم نے بتایا کہ آپ ڈاکٹر بھی ہیں اور ان کے دوست بھی۔۔آپ آ سکتے ہیں پلیز۔۔اس وقت آپ کی بہت ضرورت ہے "

دوسری جانب ایکدم سے سناٹا چھا گیا تو وہ کچھ مایوس ہوئی تھی۔۔۔

" ہیلو؟ "

" ٹھیک ہے میں آتا ہوں دس منٹ میں "

"بہت شکریہ آپکا "

اسکی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے مسلسل آیتوں کا ورد کر رہی تھی۔۔وہ تیز بخار میں اول

فول باتیں کر رہا تھا۔۔۔

ملازم نے ڈاکٹر کے آنے کی اطلاع دی تو وہ اسکے قریب سے اٹھ کر ایک طرف ہو گئی۔۔۔

آنے والے نے اک بھرپور نگاہ اس پر ڈالی کہ ذرش سہم کر خود میں سمٹی۔۔

اسے بے اختیار اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہونے لگا۔۔

مگر دراب کے لئے اس نے یہ قربانی دے دی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

"اسے تو بہت تیز بخار ہے۔۔ کب سے اسکی کنڈیشن اسطرح؟ "

" شام سے "

" تو آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں کال کی "

وہ زرا نادم ہوا

میں نے دراب سے کہا تھا مگر" وہ رکی "

آپ اسکے ساتھ رہتے ہوئے اسے جان نہیں سکی کہ وہ کتنا ضدی ہے "

"۔۔اسے پیار کی نہیں زور وزبردستی کی زباں سمجھ آتی ہے

وہ چپ رہ گئی۔۔۔

میں اسے فلحال کوئی دوائی نہیں دے سکتا اسے بہت تیز بخار ہے۔۔ بخار "

"اترنے کا انتظار کرنا ہوگا

وہ اسے کچھ دوائیاں کھلا کر اسکی طرف پلٹا۔۔۔

اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو میں رکنا چاہوں گا۔۔ میں گیسٹ روم میں "

"ہوں۔۔ جیسے ہی اسکا بخار کچھ کم ہو آپ مجھے بلا لیجئے گا

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"مگر آپ۔۔۔ "

وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔۔

آپ فکر نہ کریں میں پہلی بار نہیں آیا اس گھر میں۔۔بلکے آپ پہلی بار آئی "

" ہیں

وہ مسکرا کر کہتا واک آؤٹ کر گیا۔۔۔

زرش کو عجیب غیر محفوظ سا احساس ہونے لگا تھا۔۔۔سمندر خان اپنے کوائٹر

جا چکا تھا۔۔۔

دراب اپنے حواسوں میں نہیں تھا اور

ایسے میں وہ اکیلی تھی اس اجنبی کی موجودگی میں۔۔۔وہ کمرہ اچھے سے لاک

کر کے اسکے قریب آگئی۔۔

" دراب پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جائیں "

اسکی آواز کپکپانے لگی تھی۔۔

وہ آہستگی سے اسکے کندھے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔

جب سے اسکا ہاتھ اور پائوں جلا تھا۔۔

یوسف مورے جان اور ملازمہ کے حوالے ہی تھا۔۔

آج وہ کچھ بہتر تھی اپنے ضروری کام بھی وہ خود ہی انجام دے رہی تھی۔۔

اس دن کے بعد سے اسکی ضوفشاں سے بات چیت بھی نا ہونے کے برابر تھی۔۔

وہ پائوں پر آئمنٹ لگا رہی تھی جب اسفی ڈیوٹی سے لوٹا تھا۔۔

"! بچے کہاں ہیں "

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

وہ بارہا اس سے کہہ چکی تھی کہ اسے گھر جانا ہے۔۔

مگر اسفی نے کان نہیں دھرے تھے۔۔

وہ مسلسل اسکے مطالبے کو نظرانداز کر رہا تھا۔۔

" گل میں تم سے بات کر رہا ہوں "

اس نے نرمی سے دہرایا تھا۔۔

اور چلتے ہوئے اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔

اور ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کیا جو اسے تنگ کر رہے تھے۔۔

زرگل نے انتہائی بے رخی سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

" لائو میں لگائوں دوا "

اس نے نرمی سے کہا

" مجھے آپ کی جھوٹی ہمدردیاں نہیں چاہیئے "

اس نے پائوں اٹھا کر زمین پر رکھنا چاہا مگر اسفی نے کھینچ کر اپنے گھٹنے پر رکھ لیا

۔۔

" ! تمہارا دماغ کس بات پر آئوٹ ہے اب "

اس نے دوا لگاتے ہوئے ناراضگی کی وجہ جاننا چاہی تھی۔۔

" آپ کے مطابق تو میرا دماغ ہمیشہ ہی آئوٹ رہتا ہے "

زرگل نے ناک چڑھایا۔۔

میں تمہیں کیسے سمجھائوں گل۔۔نہ میں مورے جان کو اکیلا چھوڑ سکتا "

" ہوں نہ ہی تمہارے بغیر رہ سکتا ہوں

میں آپ کے بغیر رہ سکتی ہوں۔۔۔مگر یہاں نہیں رہ سکتی آپ کیوں نہیں "

"سمجھ رہے

وہ روہانسی ہونے لگی۔۔

میں اس عورت کی حاسدانہ نگاہوں اور شاطرانہ چالوں کا مقابلہ نہیں کر "

" سکتی

اسفندیار نے بے بسی سے اسکا چہرہ دیکھا۔۔

" میں مجبور ہوں گل۔۔پلیز کچھ دن اور "

" آپ مجبوریاں میری جان لے لیں گی کسی دن "

وہ چیخ پڑی۔۔

" تمہیں لگتا ہے میں ایسا ہونے دوں گا "

اسفندیار نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہیں پیار سے کہا۔۔

"ایسا ہو گا اور آپ کو خبر بھی نہیں ہو گی "

" ششششش "

اسفند نے ایسے لبوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش کروادیا۔۔

وہ اسکی پیشانی چومتے ہوئے بولا۔۔

میں مورے جان سے بات کرتا ہوں دراب کو واپس بلائیں۔۔وہی یہ " سب سنبھالے گا۔۔میرے پاس وقت نہیں ان سب کاروباری کاموں کے لئے "

"بس تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر مجھ سے ناراض مت ہوا کرو "

آپ اتنی بڑے بڑے فیصلے کرنے کے حق رکھتے ہیں اور میں اک ناراضگی " "کا بھی حق نہیں رکھتی

وہ بخوبی جانتا تھا اسکا اشارہ کس جانب ہے

" ضوفی سے شادی کرنا میری مجبوری تھی "

اس نے لمبی سانس کھینچ کر کہا

ہونہہ "اس نے منہ پھیر لیا۔۔ "

اسفی نے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرالیا۔۔

چھوڑیں کیا کر رہے ہیں۔۔ابھی آپ کی چہتی ضوفی بیگم نے دیکھ لیا تو مجھے "

" شاید زندہ ہی جلادے

"دیکھ لینے دو۔۔ تم ڈرتی ہو کیا"

اسفی نے اسکے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے کہا

" ڈرتی تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں "

اس نے گردن مارتے ہوئے کہا۔۔

"! چھوڑیں مجھے "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

زرگل نے مزاحمت کی مگر وہ آج موڈ میں تھا اسلئے اسکی ساری مزاحمتی ناکام بناتے ہوئے اسے سخت گرفت میں لے چکا تھا۔۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو زرش اسکے قریب لیٹی ہوئی تھی۔۔پہلے پہل تو اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آئی تھی۔۔

" زری...! "

آہستہ آہستہ سویا ہوا ذہن جاگا تو اسے سب یاد آنے لگا۔۔

" آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں ؟اب کیسا محسوس کر رہے ہیں ؟ "

وہ ایکدم اٹھ بیٹھی۔۔۔

" پانی پلادو مجھے "

"جی۔۔۔ "

وہ گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے اسکی طرف بڑھانے لگی۔۔

اچانک اسے رات والی حرکت یاد آئی تو بمشکل تھوک نگلا تھا۔۔اسکی کب آنکھ لگی پتا ہی نہیں چلا۔۔

نہ ہی اسنے دوبارہ اس اجنبی شخص کی خبر لی۔۔

وہ بھی کیا سوچتا ہوگا!

" اب کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ؟ "

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"ٹھیک ہوں بس سر چکرا رہا ہے "

"شکر ہے آپ کی طبیعت تو سنبھلی رات آپ کو بہت تیز۔۔۔ "

" ! دراب۔۔۔بھابھی جی "

دروازے پر اچانک ہونے والی دستک نے دونوں کو چونکا دیا۔۔ جہاں دراب تاثرات کھنچ گئے وہیں زرش کے چہرے پر خوف کی پر چھائیاں ابھرنے لگیں

۔۔

اس نے مرے مرے قدموں سے چلتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔

" میں آپ سے بہت ناراض ہو بھابھی جی۔۔ ایک تو اتنی رات میں آپ کے بلانے پر آیا۔۔ اور پھر آپ نے بے رخی کی حد کرتے ہوئے مجھے سردی میں ٹھٹھرنے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا۔۔ خیر کیسی طبیعت ہے نواب صاحب کی؟

"

وہ اس سے شکوہ کرتے ہوئے اب دراب کی طرف متوجہ ہوا تھا جس نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔

عادی چیک اپ کرنے کے بعد کچھ ضروری ہدایات دے کر واپس جا چکا تھا

۔۔

زرش نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھا۔۔

اسکی آنکھیں آگ دہکا رہی تھی۔۔

وہ بہت غصے سے کمفرٹر ہٹاتے ہوئے بیڈ سے اترا تھا۔۔

"آپ کو بہت تیز بخار تھا اسلئے میں۔۔۔ "

بخار ہی ہوا تھا مر تو نہیں گیا تھا جو تمہیں آدھی رات کو اس اجنبی کو گھر بلانا "

پڑا "

وہ چیخ اٹھا۔۔

آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے میں نے یہ سب آپ کے لئے کیا۔۔ میں "

پریشان ہو گئی تھی"

بھاڑ میں گئی تمہاری پریشانی۔۔۔ آئندہ کسی بھی مرد کو تم اس طرح سے "

گھر نہیں بلائو گی چاہے میں مر ہی کیوں نہ جائوں"

وہ انگلی اٹھا کر سختی سے تنبیہہ کرنے لگا

" اسکا مطلب ہے آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے "

وہ رو دی

"میرا دماغ خراب مت کرو زرش "

وہ ایکدم اسکے آنسو بہانے پر آئوٹ ہوا تھا

"دماغ تو میرا خراب تھا جو۔۔۔ "

"چپ ایکدم چپ۔۔۔ "

اس نے گردن سے اسکے بال مٹھی میں دبوچے تھے۔۔

گرفت سخت نہ تھی مگر لہجہ بہت سخت تھا۔۔۔

زرش کی آنکھیں بہنے لگیں۔۔

جو میں تم سے کہوں صرف وہی کیا کرو۔۔میری اجازت کے بغیر تم "

"سانس بھی نہیں لو گی

وہ چبا چبا کر کہنے لگا

" سمجھی تم؟ "

اس نے بالوں کو جھٹکا دے کر چھوڑا اور کمرے سے نکل گیا

" کھانا کھالیں پھر آپ نے ٹیبلیٹ بھی کھانی ہے "

وہ ٹرے ڈائننگ پر رکھ کر جانے لگی

"کھانا دے رہی ہو احسان کر رہی ہو "

زرش نے بمشکل غصہ دبایا تھا

آپ کا مسلہ کیا ہے آخر؟ آپ کو زرا بھی احساس نہیں ہے میں آپ کے "

" لئے کتنا کچھ کر رہی ہوں اس پر بھی آپ تنز کرتے رہتے ہیں

"تمہارے جیسا ہو گیا نا میں بلکل "

وہ ٹاول پھینکتے ہوئے اسکے قریب آیا

"جس پر نہ محبت اثر کرتی ہے نہ نفرت، نہ غصہ، جذبات "

اس نے بے رحمی کی حد کر دی تھی

" آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ "

"کیوں کیا غلط لگتا ہے مجھے؟ بتائو "

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی دراب نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے قریب کرلیا۔۔

" ! چھوڑیں مجھے "

اسکی سخت گرفت میں مچلی۔۔

میری طرف دیکھو!" حکم ہوا "

زرش نے ناراضگی سے منہ پھیر لیا۔۔

اسکی یہ حرکت دراب اور غصہ دلا گئی۔۔

" میری طرف دیکھو "

اس نے جبڑے سے دبوچ کر اسکا چہرہ اپنی جانب کیا۔۔

مجھے نافرمان عورتوں سے سخت نفرت ہے۔۔ تم آئندہ ایسی حرکت نہیں " کرو گی "

وہ زرش کی کل والی حرکت پر بہت ہرٹ ہوا اور کچھ بیماری نے چڑچڑا کر دیا تھا اس نے بات کا ایشو کریٹ کر لیا تھا۔۔

مگر زرش اسکو سمجھنے کے بجائے اور بد ظن ہو چکی تھی۔۔

" اگر میں ایسا نہ کروں تو ! "

وہ کپکپاتے لبوں سے بولی۔۔اسکا انداز چیلنجنگ تھا

دراب کو اسکا گستاخانہ لہجہ بہت برا لگا تھا

وہ ایسی تو نہیں تھی۔۔ !

تم خود کو سمجھتی کیا ہو !"وہ چیخا "

آپ خود کو کیا سمجھتے ہیں۔۔میری عنایتوں اور محبتوں کا یہ صلہ دے رہے ہیں آپ ! سہی کہتی ہے ضوفی۔۔مرد ہوتے ہیں ایسے ہیں۔۔انہیں سر پر نہیں چڑھانا چاہیئے۔۔"

اسے بھی غصہ آ گیا تھا۔۔

" کیا کہا تم نے ؟ "

دراب کو یقین نہیں آرہا تھا سامنے اسکی وہی بیوی فرمانبردار اور اطاعت مند بیوی ہے جو آنکھ اٹھا کر بات تک نہیں کرتی تھی۔۔

" وہی جو آپ نے سنا۔۔آپ جیسے مرد صرف حکم چلانا اور حق جتانا جانتے ہیں نبھانا نہیں جانتے "

" حق کی بات تو تم مت ہی کرو! اگر حق وصول کرنے پر آیا تو کون روک سکتا ہے مجھے "

" ! اور کر بھی کیا سکتے ہیں آپ "

وہ چیخ اٹھی۔۔۔

" ! زرششش "

اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا۔۔

" مجھے نفرت ہے آپ جیسے وحشی انسان سے.. جس پر کوئی جذبہ اثر نہیں کرتا"

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔

" تم نے ابھی میرا وحشی پن دیکھا ہی کہاں ہے "

دراب اسکی گردن دبوچتے ہوئے نازک لبوں کو نشانہ بنایا تھا۔۔۔

ذرش نے بمشکل خود کو چھڑاتے ہوئے

اسکے گال پر تھپڑ جڑ دیا تھا۔۔۔

اس نے بے یقینی گال کو چھوا تھا۔۔۔

یقین تو ذرش کو بھی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ دراب پر ہاتھ اٹھا چکی ہے۔۔

یہ حرکت وہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

جانے آج اتنی ہمت اور حوصلہ کیسے آگیا تھا اس کے اندر۔۔۔دراب کی آنکھوں وحشت ہی وحشت تھی اور سر پر جنون سوار تھا۔۔۔

جو محبت،اور صحبت اسکا خواب تھی۔۔

وہ خواب چکنا چور ہو چکا تھا۔۔اب صرف ان خوابوں کی بکھری کرچیاں تھی۔۔

جو ان دونوں کو زخمی کر رہی تھی۔۔

"تمہیں اب بتاتا ہوں وحشی کہتے کسے ہیں "

وہ غصے میں سب کچھ بھول چکا تھا۔۔

اسے دبوچتے ہوئے بیڈ پر پھینکا تھا۔

۔اور اس پر ہاتھ اٹھانا زرش کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔وہ جانتی تھی دراب خان انا پرست مرد تھا۔۔انا پر چوٹ گوارہ نہیں کرتا تھا۔۔

وہ آگ تھا تو زرش پانی بن کر اس آگ کو ٹھنڈا کر دیتی مگر اب وہ خود آگ بن چکی تھی۔۔

آگ اور آگ کا ملاپ ہمیشہ تباہی ہی لایا کرتا ہے

اسے ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لئے جانا تھا۔۔اس نے اسفی کو کال کی تھی ۔۔بچوں کو اس نے ملازمہ کے حوالے کرتے ہوئے خاص تاکید کی تھی کہ انہیں سردی میں باہر نہ نکلنے دیں۔۔ مورے جان کو بھی اس نے انفارم کر دیا

تھا۔۔ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے کے بعد اسفی کا پلین تھا کہ باہر ڈنر کیا جائے مگر اسکا دل نہیں مان رہا تھا پھر بھی وہ اسفی کے بے حد اسرار پر مان گئی تھی۔۔ابھی وہ لوگ کھانا کھا کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ اسفی کا سیل رنگ کرنے لگا۔۔

گھر سے کال ہے"اس نے چونکتے ہوئے اسے بتایا۔۔"

زرگل کا دل یکبارگی سے دھڑکا تھا۔۔

" ہیلو ! "

اسفی کا رنگ فق ہوا تھا اور زرگل کا دل ڈوبنے لگا۔۔

کیا ہوا؟"اس نے بے چینی سے پوچھا۔۔ "

اسفی نے ٹینشن کے مارے اسکی اتری صورت دیکھی۔۔

"یوسف۔۔۔۔ "

کیا ہوا یوسف کو؟"اسکی آنکھوں کے سامنے زمین آسمان گھومنے لگے۔۔ "

"یوسف سیڑھیوں سے گر گیا ہے '

کیسے ؟"وہ اتنی زور سے چیخی کہ آس پاس کے ٹیبلوں پر لوگ مڑ مڑ کر "
اسے دیکھنے لگے۔۔۔

"حوصلہ رکھو کچھ نہیں ہوا ہو گا "

آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں" وہ چلاتے ہوئے رو دی تھی۔۔سارے رستے "
وہ دعائیں مانگتی ہوئی آئی تھی۔۔ہاسپٹل پہنچتے تک اس کا صبر جواب دے چکا
تھا۔۔

میں تمہارے حوالے کر کے گئی تھی اسے۔۔تم سے میں نے کہا بھی تھا "
اسے اک لمحے بھی اکیلا نہیں چھوڑنا" اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ملازمہ کے
بال نوچ لیتی۔۔وہ تو اسفی نے اسکے گرد مضبوط بازوئوں کا گھیرا بناتے ہوئے
اسے روکا ہوا تھا۔۔

وہ بی بی جی۔۔ضوفی۔۔بی بی کے پاس چھوڑ کر میں تو۔۔۔" ملازمہ نے "
ڈرتے ڈرتے کہنا چاہا۔۔

کیا مطلب ؟" اس نے تیزی سے بات کاٹی "

اس عورت پر میں اک منٹ کے لئے بھی بھروسہ نہیں کر سکتی تم نے کیسے کر لیا" وہ چیخ اٹھی۔۔اسے اس وقت کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔حالانکہ ضوفی بھی وہیں موجود تھی ایک کونے میں لگ کر کھڑی تھی۔۔

گل پلیز ہوش میں آئو۔۔ہم ہاسپٹل میں کھڑے ہیں" اسفی نے اسے سینے میں سمیٹتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔

" ہونہہ فضول کے ڈرامے "

ضوفشاں ابرو اچکاتے ہوئے بڑبڑائی۔۔ان دونوں کو اتنی قریب دیکھ کر اسکا خون کھول رہا تھا۔۔

اس عورت کو یہاں سے لے جائو ورنہ میں اسکا گلہ دبادوں گی" اگر اسفی نے اسے نہ پکڑا ہوتا تو یقیناوہ اسکا گلہ ہی دبادیتی۔۔۔جان فرسا انتظار کے بعد ڈاکٹر نے آکر اطلاع دی کہ زخم پر دوا سٹیچز آئے ہیں۔۔آج اسے انڈر ابزرویشن رکھا جائے گا۔۔زرگل بمشکل آنسو دباتے ہوئے چہرہ موڑ

لیا۔۔اسکا دل چاہ رہا تھا صوفی کا گلا دبا دے۔۔خدا جانے سچ کیا تھا اور کیا جھوٹ! بحر حال اسے بچوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا۔۔

" زری۔۔؟زری اٹھو۔۔۔؟ "

اس نے اک دو بار اسے پکارا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔۔

وہ کچھ پریشان ہوا تھا مگر ظاہر نہیں ہونے دیا۔۔

آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چھوئی تو وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔

" افففففف یہ تمہاری نازک مزاجی زرش "

وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔

جاتے جاتے ملازمہ کو ہدایت دینا نہیں بھولا تھا۔۔۔

ملازمہ اسکے کمرے میں آئی تو وہ خالی خالی نظروں سے چھت کو گھور رہی تھی۔۔

" بی بی چھوٹے خان نے سختی سے کہا ہے کہ آپ کو ناشتہ کروا کے دوا کھلا دوں "

" چھوٹے خان سے کہو مجھے زہر لا دے "

" خدانخواستہ بی بی جی "

ملازمہ دہل کر بولی

" جائو یہاں سے مجھے کچھ نہیں کھانا "

" ! مگر بی بی جی "

" جائووووو "

اسکا لہجہ تلخ تھا ملازمہ چاہ کر بھی کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔پورا دن اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

بخار کے باعث اس پر غنودگی طاری ہو چکی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

رات گئے دراب لوٹا تو اسے کمرے میں ہنوز حالت میں پا کر ملازمہ پر برس پڑا

۔۔

" چھوٹے خان بی بی جی نے کچھ بھی کھانے سے منع کر دیا تھا "

اکسے غصے کے ڈر سے ملازمہ جلدی سے بولی

تو تمہیں مجھے بتانا تو چاہیئے تھا" وہ چلایا "

میرے پاس فون کہاں ہے ! چھوٹے خان آپ کو پتا ہے" ملازمہ گھبرا گئی "

۔۔

"زری۔۔۔؟ "

"زرش آنکھیں کھولو "

زرش نے کوئی رد عمل نہیں دیا تو

وہ سخت پریشانی میں گھر گیا۔۔۔

اسے بانہوں میں سمیٹ کر گاڑی میں ڈالنے لگا۔۔۔

یوسف کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔

ملازمہ کا کہنا تھا کہ وہ ضوفشاں کے پاس یوسف کو چھوڑ کر فیڈر تیار کرنے گئی تھی۔۔

اور ضوفشاں نے بھی اپنی صفائی میں پہاڑ کھڑے کر دیئے تھے۔۔

اب خدا بہتر جانے کون سچ بول رہا تھا اور کون جھوٹ۔۔! وہ سمجھ نہیں پائی۔۔

اس دن کے بعد سے اس نے ضوفشاں سے دوری اختیار کر لی تھی وہ بچوں کو بھی ضوفی سے دور ہی رکھتی تھی کیونکہ اسکی حاسدانہ نگاہوں سے بہت خوف کھاتی تھی۔۔۔ مورے کی طبیعت بھی اب پہلے سے بہتر تھی۔۔

باباجان کا غم کچھ ہلکا ہو چکا تھا۔۔

زندگی دھیرے دھیرے روٹین پر آرہی تھی

مگر ضوفشاں کی بدتمیزیاں اور گستاخیاں بڑھتی ہی جارہی تھی

وہ کبھی اپنی آوارہ دوستوں کو گھر بلا کر ہاہاکار مچائے رکھتی کبھی خود رات گئے تک ان کے ساتھ باہر رہتی۔۔۔کلبنگ کرتی،

گھر والوں کے لئے اسکی حرکتیں براداشت سے باہر ہوتے جارہی تھی۔۔

اسفی تو اسکی شکل بھی دیکھنا گنوارہ نہیں کرتا تھا۔۔

اگر مورے جان کا خیال نہ ہوتا تو وہ کب کا اسے اس بندھن سے آزاد کرچکا ہوتا۔۔۔

یہ بات وہ مورے جان کے سامنے بھی بارہا جتا چکا تھا۔۔

اسکی حرکتیں دیکھ کر مورے جان بھی پچھتانے لگی تھی۔۔زرگل کے سامنے تو وہ کچھ بھی نہیں تھی۔۔

زرگل اتنے اخلاق اور رکھ رکھاؤ والی تھی۔۔

وہ کبھی کبھی سوچتی تو بہت دکھ ہوتا کہ وہ اسفی کے معاملے میں زیادتی کر گئی تھی۔۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا!

اسکی آنکھ کھلی تو دراب کے کلون کی مہک نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔

وہ اسکے قریب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔

اسکا ہاتھ زرش بالوں میں مسلسل حرکت کر رہا تھا۔۔۔

رات بھر اس نے اسکی جان کو ہلکان کیئے رکھا تھا۔۔

کبھی اسکا لمس بے حد نرمی اختیار کر لیتا کبھی شدت! اور اب کیسے اس کی جھوٹی پرواہ دکھا رہا تھا۔۔

وہ بے حد غصے سے اسکا ہاتھ جھٹک کر اٹھی۔۔

" تم۔۔تم ٹھیک ہو؟ "

وہ اسکی جانب متوجہ ہوا

" آپ کو جو چاہیئے تھا وہ حاصل کر چکے۔۔اب مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیئے "

" ! کیا بکواس کر رہی ہو تم "

اگلے ہی لمحے وہ اسکی سخت گرفت میں تھی۔۔۔

"سچ ہی تو کہہ رہی ہوں "

اسکی آنکھیں بھر آگئیں

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔اور میں اسے ٹھیک کرنا بھی جانتا ہوں "

دراب نے اسے بے دردی سے جھٹک دیا

" میں ملازمہ کو کھانا دے کر بھیج رہا ہوں۔۔ کھالینا۔۔ پھر تم نے دوا بھی کھانی ہے "

" زہر کھلادیں "

"زرش بس کرو بہت ہو گیا۔۔اب تم میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو "

آپ نے بھی میرے بہت سے امتحان لیئے ہیں۔۔جب خود پر بات آئی تو "

" ضبط جواب دینے لگا آپ کا

چہرے پر بکھری سیاہ لٹھوں اور بخار کی سرخی نے اسکے حسن کو نکھار بخشا تھا یا

اسکی نظر کا کمال تھا۔۔

وہ اک لمحے کے لئے اسکے حسن میں محو ہو گیا۔۔

زرش جانے لگی کہ دراب نے اسکا بازو کھینچا وہ سیدھا اسکے سینے سے ٹکرا۔۔

محبت کرتا ہوں تم سے۔۔تمہاری ذات کے متعلق سارے حق رکھتا ہوں "

" ۔۔جب چاہوں یہ حق استعمال بھی کر سکتا ہوں

وہ والہانہ محبت سے اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"اسکا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ آپ اس حق کا غلط استعمال کریں "

زرش نے نفرت سے چہرہ موڑ لیا اور خود کو چھڑاتے ہوئے وہاں سے ہٹ گئی

وہ فریش ہو کر کمرے سے نکلی تو دراب خود اسکے لئے کھانے کی ٹرے بنا کر لایا تھا۔۔۔

" کھانا کھالو "

" مجھے نہیں کھانا "

اس نے بے رحمی سے اسے نظر انداز کیا اور بیڈ پر آ بیٹھی۔۔

وہ ٹرے اُٹھائے بیڈ پر لے آیا۔۔

اس نے نوالہ بناتے ہوئے اسکی طرف بڑھایا کہ اس نے نفرت سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

ذرش زرش !"اس نے غصہ دباتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔ "

"میں زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ بہتر ہو گا مجھے مجبور مت کرو "

زرش اس سے بری طرح بدظن ہو چکی تھی۔۔

اس رات کے بعد تو اسکی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

" ! کھائو "

وہ اتنی تیز چیخا کہ زرش سہم گئی۔۔

اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے۔۔۔

اس نے چند نوالے زہر مار کیئے اور اسکی ہتھیلی سے گولیاں اٹھا کر نگل لیں۔۔

سر تک کمفرٹر کھینچ کر خود کو چھپا لیا۔۔۔

دراب اک دو لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

مورے جان کو اچانک کھانسی کا دورہ پڑ رہا تھا۔۔

ضوفشاں لائونج میں مزے سے ہینڈ فری کانوں میں ٹھونس کر فلم دیکھنے میں مشغول تھی۔۔

گل نیچے بچوں کے لئے فیڈر تیار کرنے آئی تھی۔۔

مورے جان کی چیخیں سن کر ان کے کمرے کی جانب دوڑی تھی۔۔

وہ بری طرح کھانس کر بے حال ہو چکی تھی۔۔

وہ ملازموں پر غصہ کرتے ہوئے ڈاکٹر کو بلانے کی ہدایت دینے لگی۔۔

کچھ وقت بعد ڈاکٹر آچکا تو وہ لائونج میں بیٹھی ضوفشاں کی جانب بڑھی۔۔۔

اس نے ہینڈ فری کھینچ کر دوری پھینکی تھی۔۔

" ! تمہی ہوش بھی ہے کیا قیامت آکر گزری ہے یہاں "

وہ بہت غصے میں تھی۔۔

ضوفشاں اسکی جسارت پر کھولنے لگی

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اس طرح بات کرنے کی "

مورے جان کب سے تمہیں آوازیں لگا رہی تھی اور تم نے جواب دینا "

" ضروری نہیں سمجھا۔۔اگر انہیں کچھ ہو جاتا

تو ہو جائے۔۔کچھ ہوتا ہے تو وو جائے۔۔۔کیا سارے بزرگ میرے ہی "

" زمہ داری ہیں اس گھر میں

وہ انتہائی بد تمیزی سے چلائی۔۔۔

"تم جیسا بے شرم میں نے آج تک زندگی میں نہیں دیکھا "

" ہائوس ڈیریو "

ضوفی نے اسکی بات کر تڑخ کر اسکے گال پر چماٹ رسید کر دیا۔۔۔

اسفی جو کب سے خاموش کھڑا یہ تماشا بر داشت کر رہا تھا۔۔۔اس بار چپ نہیں رہ سکا۔۔

اس سے پہلے زر گل غصے میں اس پر جھپٹ پڑتی وہ آگے بڑھا

اپنا بوریا بستر سمیٹو اور میرے گھر سے دفع ہو جائو ضوفی ورنہ مجھ سے برا اور " کوئی نہیں ہو گا "

وہ اپنی ماں کے خلاف اک لفظ بھی نہیں برادشت کر سکتا تھا۔۔۔

ضوفی کو امید نہیں تھی کہ وہ سن لے گا۔۔۔

اسکا رنگ فق ہو چکا تھا۔۔

" گل ! "

اسفی نے اسکا رخ اپنی جانب موڑنا چاہا

مگر وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر غم وغصے دھم دھم سیڑھیاں چڑھتی اوپر والے

پورشن میں چلی گئ۔۔۔

وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

فی الوقت وہ مورے جان کے کمرے کی طرف بڑھا

جنکا ڈاکٹر چیک اپ کر رہا تھا۔۔

زر گل کو تو وہ بعد میں بھی منا سکتا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

مورے جان کی حالت سن کا دراب سے بھی رہا نہیں گیا تھا۔وہ اسفی سے

جتنا بھی ناراض سہی

مگر بابا جان کے جانے کے بعد رشتوں کے معاملے میں بہت حساس ہو گیا تھا

۔۔

اسی لئے جیسے ہی اس نے ملازموں سے خبر سنی اسلام آباد والے آفس سے سیدھا حویلی کے لئے نکل گیا۔۔

راستے میں اس نے بہت بار لینڈ لائن پر زرش سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر رابطہ ممکن نہ ہو سکا۔۔۔

وہ سیدھا ہاسپٹل ہی پہنچا تھا۔۔

اسے دیکھ کر مورے جان کی آنکھیں بھر آئیں۔۔

کتنی ہی دیر انہوں نے اسے سینے سے لگائے رکھا تھا۔۔۔

اسفی اسے گلے لگانے کے لئے آگے بڑھا تو

وہ بری طرح سے اگنور کر کے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

مورے جان کو شام تک ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔

مگر رات بہت ہو چکی تھی۔۔

مورے جان کے بے حد اسرار پر رات حویلی میں ہی رک گیا۔۔

وہ زرش کو مسلسل فون ٹرائے کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ مگر اس نے فون پک کر کے ملازمہ کے حوالے کر دیا تھا۔۔

اسے سخت طیش آنے لگا تھا اس پر۔۔

اسی اثنا میں وہ کمرے سے نکل کر لان میں آگیا اور سگریٹ سلگالی۔۔۔

"زرش کہاں ہے اسے فون دو "

اس نے چھوٹتے ہی حکم صادر کیا۔۔۔

" چھوٹے خان بی بی جی تو سو رہی ہیں "

" ٹھیک ہے "

اس نے غصے سے اپنی غیر موجودگی کی اطلاع دیئے بغیر ہی فون بند کر دیا۔۔

" تمہارا دماغ تو میں آکر ٹھیک کرتا ہوں "

اس نے طیش میں آکر سوچتے ہوئے سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑا۔۔۔

اسفند چلتے ہوئے اسکے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔

دراب اسے اگنور کر کے جانے لگا تو وہ بولا

"بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے "

" مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی "

" بیٹھ جائو دراب۔۔۔یہ میرا حکم ہے "

اسفندیار خان سخت لہجے میں گویا ہوا۔۔

وہ اسکی بہت عزت کرتا تھا۔۔اسی لئے خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔

" تم حویلی کب آرہے ہو واپس "

" کبھی نہیں۔۔آپکی حویلی آپ کو مبارک ہو"

وہ تلخی سے بولا۔۔

میرا حویلی پر کوئی دعویٰ نہیں ہے۔۔تم نے زیادہ وقت باباجان کے ساتھ " یہاں گزارا ہے اسلیئے یہاں کے اصول و قوانین سے بھی تم بخوبی واقف ہو

" اور ہینڈل کرنا جانتے ہو

" اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے ؟ "

"وہی جو تم سمجھ رہے ہو۔۔میں واپس جانا چاہتا ہوں۔۔اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ حویلی کا انتظام تم سنبھالو دراب۔۔یہاں ہماری روایات ہیں۔۔ ہماری پہچان ہے۔۔ہمارے خاندان کا نام ہے۔۔ہمارے پرکھوں نے سالوں سے جو عزت اور نام کمایا ہے میں چاہتا ہوں تم اسے برقرار رکھو۔۔میرا کیا ہے میں تو نو عمری سے سرکاری نوکری میں دھکے کھا رہا ہوں اب عادی ہو گیا ہوں۔۔یہ جاب میرا پیشن بن چکی ہے۔۔میں اسے نہیں چھوڑ سکتا"

اسکی جذباتی گفتگو سن کر دراب کا اعصاب پر جمی برف پگھلنے لگی۔۔

"میں تمہارے فیصلے کے حق میں نہیں ہوں..لوگ کیا سوچیں گے اگر تم حویلی سے جدا ہو جائو گے۔۔اور ویسے بھی تم بڑے بیٹے ہو اس حویلی کے۔۔ سرداری پر تمہارا حق ہے"

"تم بے فکر رہو کوئی ہمارے اس فیصلے پر سوال نہیں اٹھا سکے گا۔۔۔میں اپنی خوشی سے یہ سرداری تمہیں سونپتا ہوں میرے بھائی"

اسفی نے حتمی انداز میں کہا۔۔

اور پلیز آئی ریکویسٹ۔۔ مورے جان آجکل بہت اسٹریس لینے لگی ہیں"

۔۔۔وہ تمہیں اور زرش کو بہت یاد کرتی ہیں جتنی جلدی ہو سکے حویلی واپس

" آجائو

دراب نے نیم رضامندی سے سر ہلایا تھا۔۔

وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اٹھ تھا اور جاتے جاتے کچھ یاد آنے پر رکا۔۔۔

" میں ضوفشاں کو چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا ہوں "

" ! مگر۔۔کیوں۔۔ "

دراب اک لمحے کے لئے شاک ہوا تھا۔۔

اس نے میرے سامنے میری ماں کی بے ادبی کی ہے دراب۔۔ جو میرے "

سامنے ایسی حرکت کر سکتی ہے وہ میری پیٹھ پیچھے نہ جانے کیا کرتی ہو گی۔۔

اور ویسے بھی یہ باباجان کا فیصلہ تھا۔۔ میری رضامندی نہیں تھی اس فیصلے

میں۔۔ضوفی چاہتی توانکار کر سکتی تھی اس نے خود اپنے لئے یہ کانٹے چنے ہیں
"

وہ کہہ کر جا چکا تھا۔۔

دراب کی پیشانی پر پریشانی کی لکیریں ابھرنے لگی۔۔

پہلے کیا اس کے اور ذرش کے درمیان کم مسائل تھے

جو ضوفشاں کی وجہ سے ان کے رشتے میں جانے کیا طوفان برپا ہو گا۔۔

ذرش کو دکھ ہو گا اسفی کے فیصلے سے۔۔

اور وہ سارا غصہ اس پر نکالے گی

آج کل اسکا دماغ آئوٹ ہو چکا تھا۔۔

اس نے سوچتے کچھ دیر بعد دوسری سگریٹ سلگالی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اسفی کے ساتھ بچوں کی کچھ چیزیں لینے مارکیٹ گئی ہوئی تھی۔۔اس بار اس نے بچے ملازمہ کے حوالے کرنے کی غلطی نہیں کی تھی

بلکے مورے جان نے انہیں اپنی زمہ داری پر اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔۔

وہ لوگ واپس آئے تو حویلی میں اک دم سناٹاس چھایا ہوا تھا۔۔

اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

اس نے آگے بڑھ کر مورے جان کے کمرے میں جھانکا تو بچے وہاں سے نہیں تھے۔۔

" کیا ہوا مورے جان ؟ "

اسکا دل تیز رفتار میں دھڑک رہا تھا

" تم اسفی کو بھیجو مجھے اس سے بات کرنی ہے "

"مگر مورے جان یوسف اور۔۔۔ "

" جائو "

انکا لہجہ کچھ سخت تھا۔۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔۔

" ! تم نے ضوفی سے کچھ کہا تھا

مورے جان کا لہجہ سپاٹ تھا

" جی۔۔میں نے اسے خلع کا نوٹس بھجوایا تھا"

اس نے جھوٹ بولنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

" ! یوسف کی بیوی کے بھائی آئے تھے"

مورے جان کا لہجہ سپاٹ تھا

انکا کہنا تھا انہیں کسی عورت نے بتایا ہے کہ ان کی بہن کے دونوں وارث اس

" حویلی میں

مورے جان نے اسکے سر پر دھماکہ کیا وہ ایکدم ٹیشن میں آگیا تھا

" یہ ضرور صوفشاں کی حرکت ہے اسکے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔۔۔میں

"اسے چھوڑوں گا نہیں

Zubi Novels Zone

" در گزر سے کام لو میرے بچے "

کہاں تک در گزر کروں مورے جان۔۔اب بات میرے بچوں پر آچکی "

" ہے ان معصوموں کا کیا قصور ہے بھلا

" اس وقت بچے کہاں ہیں کہیں آپ نے انکے حوالے تو نہیں کر دیے ؟ "

اسکا دل نے اک ہارٹ بیٹ مس کی تھی خوف سے

میں نے ان لوگوں کے آتے ہی ڈرائیور کے ہاتھ ملازمہ کے ساتھ دونوں "

" بچوں کو تمہارے گھر بھجوا دیا تھا

" یا اللہ تیرا شکر۔۔۔میں کال کر کے پوچھتا ہوں "

" تمہارے پاس لیگل کسٹڈی ہے نا بچوں کی ؟ "

وہ جاتے جاتے رکا

جی مورے جان۔۔میرے پاس گل بانو کی باقاعدہ اسٹیمنٹ موجود ہے "

جس میں اس نے خود بیان دیا ہے کہ اسے خطرہ ہے کہ اسکے بھائی بچوں کو

نقصان پہنچا دیں گے اسلئے وہ بچوں کو میرے حوالے کر رہی ہیں۔۔۔آپ

فکر نہ کریں اس کے بھائی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔۔اور میں انکی بھی خبر

" لیتا انکی ہمت کیسے ہوئی اک آرمی آفیسر کے گھر آکر غنڈہ گردی کرنے کی

" ٹھیک ہے۔۔زر گل کو لے جائو۔۔خیر سے جانا "

تھینک یو سو مچ مورے جان۔۔میرے اور دراب کے درمیان چیزیں "

نارمل ہو چکی ہیں۔۔اب آپ کو اپنا لاڈلا بیٹا بہت جلد واپس مل جائے گا

"۔۔جسے آپ ہر وقت مس کرتی رہتی ہیں

اس نے مزاحیہ انداز میں کہا تو مورے جان ہنس دیں۔۔

" تم دونوں ہی مجھے بہت عزیز ہوں بیٹا "

" جانتا ہوں "

وہ انکی پیشانی چوم کر کمرے سے نکل گیا۔۔

اسے زر گل کو بھی اپنے طریقے سے ہینڈل کرنا تھا تا کہ وہ ٹینشن نہ لے۔۔۔

تین چار دنوں سے اسے طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔کچھ بھی کھاتی جی متلانے لگتا۔۔

آج بھی اسکی کنڈیشن کچھ مختلف نہ تھی۔۔۔

اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔

طبیعت مضمحل سی تھی صبح سے وہ بستر سے ہی نہیں نکلی تھی۔۔

ملازمہ مختلف کاموں میں مصروف تھی کہ اسی لمحے کریڈل بجنے لگا اور مسلسل بجتا ہی جارہا تھا۔۔

بلآخر اسے ہی اٹھنا پڑا۔۔۔

جیسے ہی اسے قدم زمین پر رکھا اسکا سر بری طرح سے چکرایا اور وہ غش کھا کر گر پڑی۔۔۔

ملازمہ کریڈل لیئے اسکے پاس آئی تو اسے کارپٹ پر گرا دیکھ کر چیختے ہوئے آگے بڑھی تھی

ملازم دوڑتا ہوا لیڈی ڈاکٹر کو بلا لایا تھا۔۔

" کب سے ہے آپ کی یہ کنڈیشن؟ "

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد اسٹیتھواسکوپ گلے میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

" کافی دنوں سے "

اس نے نحیف سی آواز میں کہا۔۔

" مبارک ہو آپ امید سے ہیں۔۔۔اب سے آپ کو اپنی ڈائٹ کا خاص خیال رکھنا ہے "

" جی۔۔! "

وہ شاکڈ تھی۔۔۔

ڈاکٹر صاحبہ پلٹ کر ملازمہ سے جانے کیا کہہ رہی تھی اسے بس اسکے لب ہلتے دکھائی دے رہے تھے۔۔

وہ جلے پیر کی بلی کی طرح کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی کہ اسفی اندر آیا۔۔

" کیا ہوا؟ مورے جان نے کیوں بلایا تھا"

"یونہی بلایا تھا۔۔ "

اسکی پریشان صورت دیکھ کر وہ چھپا گیا۔۔

جھوٹ مت بولیں۔۔اب کیا کیا ہے آپ کی اس چہیتی نے۔۔بتائیں "

" مجھ۔۔؟

سب سے پہلے تو وہ میری چہیتی نہیں تھی اور اب تم اسکا نام بھی نہیں لو گی "

ہمارے درمیان اور دوسری بات کہ اک پریشانی تھی مگر حل ہو چکی ہے

" ۔۔اب تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

" نہیں ایک منٹ کیا مطلب ہے آپکا؟ "

میں نے کہا تھا کہ میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں۔۔اور ثابت کر کے "

" دکھائوں گا

اس نے محبت سے اسکے دونوں ہاتھ تھام لیئے

میں سمجھی نہیں؟"اسکا چہرہ فق ہوا "

میں نے ضوفشاں کو خلع کا نوٹس بجھوادیا ہے۔۔۔اب میرا اس سے کوئی "

" تعلق نہیں

"آپ۔۔آپ۔۔۔"

اسے جانے کیوں دکھ ہوا تھا۔۔

" ! کیا ہوا تم خوش نہیں ہوئی "

اسفند اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا

پتا نہیں"وہ کنفیوز سی تھی "

"ادھر دیکھو!"

اسفی نے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑا۔۔۔

اس نے آنکھیں اٹھا کر اس دراز قدامت شخص کو دیکھا وہ بمشکل کندھے تک آتی تھی

" اب صرف تم ہو گی اور ہمارے بہت سے بچے ہوں گے "

" بہت سے۔۔! خدا کا خوف کریں اسفی "

وہ ہنس پڑا "

" کیوں اس میں برائی کیا ہے؟ "

اسنے معصوم بنتے ہوئے پوچھا

برائی ہی برائی ہے۔۔جب تک ہم یوسف اور علیزے کی اچھی تربیت "

"نہیں کرتے تب تک آپ سوچیئے گا بھی مت

اس نے اسفی کے دور دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔

" ارے مگر سنو تو سہی۔۔تب تک تو بہت دیر ہو جائے گی "

اسفی نے اسے اپنی طرف کھینچا اور بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے کہا۔۔

" کوئی دیر نہیں ہو گی "

اسکا موڈ بدلتے دیکھ کر زر گل نے خود چھڑاتے ہوئے بولی۔۔

".. مگر۔۔زر گل۔یار "

اسفی نے معصوم سی صورت بنائی تو وہ ہنس دی۔۔

"میں نے کہہ دیا بس۔۔اب ہم گھر واپس جا رہے ہیں۔۔ "

اس نے جاتے ہوئے کہا

" تم کہا جا رہی ہو؟ "

وہ بسورا

میں پیکنگ کرنے جا رہی ہوں۔۔اور صرف اپنی اور بچوں کی پیکنگ "

" کروں گی آپ اپنی پیکنگ خود کریں

وہ جاتے جاتے کہہ گئی۔۔

" فوجیوں کی بھی کیا زندگی ہے۔۔گھر ہو یا باہر ایک سا ماحول ہے "

وہ منہ بناتے ہوئے اٹھا اور الماری کی جانب بڑھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اس مہینے اک ہی بار اسلام آباد کا چکر لگا پایا تھا۔۔ مورے جان اسے بار بار فورس کر رہی تھی کہ ذرش کو حویلی واپس لے آئے

مگر وہ زرش کو سبق سکھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

دیکھنا چاہتا تھا وہ ناراضگی پر قائم رہ کر کتنے دن اس سے دور رہ سکتی ہے۔۔۔

اس دوران کاروباری مسائل اور حویلی کے اندر باہر کام اتنا تھا کہ اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا بلکل بھی وقت نہیں ملتا تھا۔۔

رات کو وہ تھکا ہوا بستر پر سونے کے لئے لیٹا تھا کہ اسکا فون بجنے لگا۔۔

اسلام آباد والے گھر کا نمبر دیکھ کر وہ پریشان سا ہو اٹھا۔۔اس نے صبح ہی کال کی تھی

مگر اچانک کال کٹ گئی تھی اور بات نہیں ہو سکتی تھی وہ اس وقت پریشان ہو گیا تھا۔۔

" صاحب جی آپ کو اسی وقت یہاں آنا پڑے گا "

" خدا خیر کرے ہوا کیا ہے ؟ "

اسکا دل زور سے دھڑکا

"بی بی جی صبح سے روئے جا رہی ہیں چھوٹے خان "

" کیا؟ مگر کیوں ؟"

وہ بے چین ہوا اٹھا۔۔

وہ تو آپ بی بی جی سے بات کر کے ہی پتا چلے گا چھوٹے خان۔۔لیں بات کریں "

" آپ کہاں ہیں ؟ "

اسکی سسکتی آواز سن کر دراب دل لمحے کے ہزارویں حصے میں کئی بار دھڑکا تھا۔۔

" زرش۔۔کیا ہوا؟ "

وہ ساری ناراضگی بھول بھال کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

" آپ یہاں میرے پاس آجائیں بس "

وہ روتے روتے کہنے لگی

"مگر۔۔!اس وقت؟زرش وقت دیکھو یار "

اسنے گھڑی دیکھی جو رات کے بارہ بجا رہی تھی۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔مجھے کچھ نہیں سننا بس آپ جلدی آجائیں "

وہ کسی بچے کی مانند بضد تھی۔۔

"! مگر ہوا کیا ہے کچھ پتا تو چلے "

مارے ٹینشن کے اسکی حالت پتلی ہو رہی تھی

آپ نے آنا ہے یا نہیں۔۔ویسے تو محبت کے بہت بڑے بڑے دعوے "

کرتے ہیں۔۔بیوی نے اگر بلایا ہے تو

گھڑی کا وقت بتا رہے ہیں۔۔۔کیوں؟

رات کو سفر کرنے سے اگر ڈر لگتا ہے تو پھر محبت کے جھوٹے دعوے بھی

" مت کیا کریں

وہ جذباتی پن روتی ہوئی بولی اور غصے سے فون بند کر دیا۔۔۔

دراب ہکا بکا رہ گیا۔۔۔

پھر ہنس دیا۔۔

اب تو کانٹوں پر بھی سفر کرنا پڑے تو تمہارے پاس آنے سے کوئی نہیں "

" روک سکتا ذرش بیگم

وہ حویلی میں کسی کو بھی خبر کیئے بغیر وہاں سے سفر کے لئے نکل گیا۔۔۔

کل انہیں یہاں سے جانا تھا۔۔

وہ اداس سی تھی۔۔

وہ حویلی کو بہت مس کرنے والی تھی۔۔

مورے جان نے تو کہا تھا کہ ہر ہفتے چکر لگایا کرے۔۔

وہ بچوں سے اداس ہو جاتی تھی۔۔۔

اسفی کی ڈیوٹی کا مسلہ نہ ہوتا تو وہ انہیں کبھی بھی حویلی سے جانے نہ دیتی۔۔

آج صبح ضوفشاں آکر اچھا خاصا تماشہ کر کے گئی تھی۔۔غالباً اسے خلع کا نوٹس مل گیا تھا۔۔۔

" دیکھو ضوفی تمہارا جو بھی معاملہ ہے وہ اسفی سے طے کرنا۔۔مجھے اور میرے بچوں کو انوالو کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

اس نے جان چھڑاتے ہوئے کہا تھا

مگر ضوفشاں پھبری شیرنی کی طرح اس پر دھاڑی تھی۔۔۔اسے زرگل کے ہاتھوں شکستگی قبول نہیں تھی۔۔۔

اسے ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ زر گل نے اسفی اسے طلاق دینے پر مجبور کیا ہے

مگر اس میں زر گل کا کوئی عمل دخل نہیں تھا

وہ تو اسفی کے فیصلے سے واقف بھی نہ تھی

اسے سن کر افسوس ضرور ہوا تھا۔۔

ضوفی بجائے اپنا رویہ سدھارنے کے اس پر الزام تراشی کر رہی تھی۔۔۔

مورے جان نے اسے غصے میں آکر حویلی سے نکلوا دیا تھا اور آج نے بعد اسکے حویلی آنے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔۔وہ خوش نہیں تھی تو دکھی بھی نہیں بحر حال اسکی زندگی میں اپنی بہت سی مصروفیات تھی۔۔۔

گھر واپس آنے کے بعد اس نے اسفی سے کہلوا کر داخلہ فارم منگوائے اس نے آگے پڑھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

اسفی اسکے فیصلے سے بہت خوش تھا۔۔۔

وہ تو دعائیں مانگتی نہیں تھکتی تھی اسفی جیسے سمجھدار اور سپورٹ کرنے والے شخص کا ساتھ قسمت والوں کو ملتا ہے۔۔

شروع شروع میں پریشانیاں ہر رشتے میں آتی ہیں مگر انسان ان پریشانیوں کا مل کر خندہ پیشانی سے سامنا کرے کہ لائف پارٹنر کی مشکل ہی اسکی مشکل ہے۔۔

یہی اس نے بھی کیا تھا۔۔

اور اللہ پاک نے انہیں کتنے روشن اور خوشحال دن دکھائے تھے۔۔بے شک اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔

انسان کو سمجھنے میں دیر لگتی ہے۔۔

وہ پہنچا تو زرش بیگم خواب خروش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔

اسے ایکدم غصہ آگیا۔۔۔

کچھ گھنٹے پہلے تو اسے کال کر کے یوں رویا جارہا تھا جیسے سولی پر لٹکایا جارہا ہو

اور اب !

" کیا طریقہ ہے۔۔ تم نے کیا مجھے سوپر مین سمجھا ہوا ہے جو اڑ کر تمہارے

پاس پہنچ جائوں گا ! "

زرش کی ابھی ابھی آنکھ لگی تھی۔۔۔

اسکی آواز سن کر وہ جاگ گئی

" یوں رونا دھونا مچار کھا تھا تم نے ! جیسے خدانخواستہ قیامت آگئی ہو "

بس اتنا کہنا تھا کہ وہ پھر سے رو پڑی۔۔۔

اور روتے روتے اسکے گلے لگ گئی اور یوں سینے میں بھینچ لیا جیسے وہ صدیوں

بعد مل رہے ہو۔۔

" جان لو گی کیا زرش بیگم ! "

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دراب کے ہاتھ ہوا میں معلک رہ گئے۔۔

اسکے یوں گلے لگنا عام بات تو نہ تھی۔۔

! کیا وہ کوئی خواب دیکھ رہا تھا

وہ خوش ہونا شروع ہی ہوا تھا کہ ذرش کی سسکیوں نے اسکی خوشی رخصت کر دی

" ! ذرش کیا ہوا؟ کچھ بتائوں گی بھی "

دراب نے نرمی سے اسکی کمر سہلاتے ہوئے الگ کیا اور اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" وہ۔۔آج ڈاکٹر گھر آئی تھی "

" پھر؟ "

"انہوں نے کہا کہ۔۔۔ "

" ہاں؟؟؟ "

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"انہوں کہا کہ میں ..پریگننٹ ہوں "

وہ بات مکمل کرتے ہوئے پھر سے آنسو بہانے لگی۔۔

دراب کے لئے اک دو لمحے یقین کرنا مشکل لگا۔۔

وہ ایکدم سے کھل کر مسکرادیا۔۔۔

"اس میں رونے والی تو کوئی بات نہیں پاگل۔۔تم پھر بھی رو رہی ہو "

دراب کا دل چاہا سر پیٹ لے۔۔

اتنی خوشی کی خبر وہ اسے دودھو کر سنارہی تھی۔۔

" ! پتا نہیں کیوں مجھے بس رونا آرہا ہے "

دراب نے خوشی سے کس کر گلے لگایا تھا۔۔

اور جا بجا اسکے چہرے پر محبت کے نشانات چھوڑنے لگا۔۔۔وہ اسکے لبوں پر جھکا تو زرش نے ناراضگی سے رخ پھیر لیا

" میں آپ سے ناراض ہوں آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے "

"اب آگیا ہوں نا۔ساری ناراضگی دور کردوں گا۔بولو تو ابھی کردوں "

وہ والہانہ پن اسکی طرف جھکا کہ ذرش نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے روکا

۔۔۔

" تھینک یو سو مچ میری جان... تم نے بہت بڑی خوشخبری دی ہے "

دراب نے اسکی پیشانی چومتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

اسکے لمس کی حرارت محسوس کر کے زرش نے آنکھیں موند لیں۔۔۔

دیر سے ہی سہی اسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ

وہ دراب بغیر نہیں رہ سکتی۔۔

رشتوں میں انا نہیں ہوتی۔۔

اگر وہ انا کچل کر دراب کو بہت پہلے کال کر لیتی تو اسکی محبت کا مان بڑھ جاتا مگر

دیر آئے درست آئے۔

رشتوں میں محبت قائم رکھنے کے لئے بہت سی غلطیوں کو بھلا کر آگے بڑھنا

پڑتا ہے کہ ماضی کی راکھ اڑانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔۔۔

Zubi Novels Zone

ختم شد

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

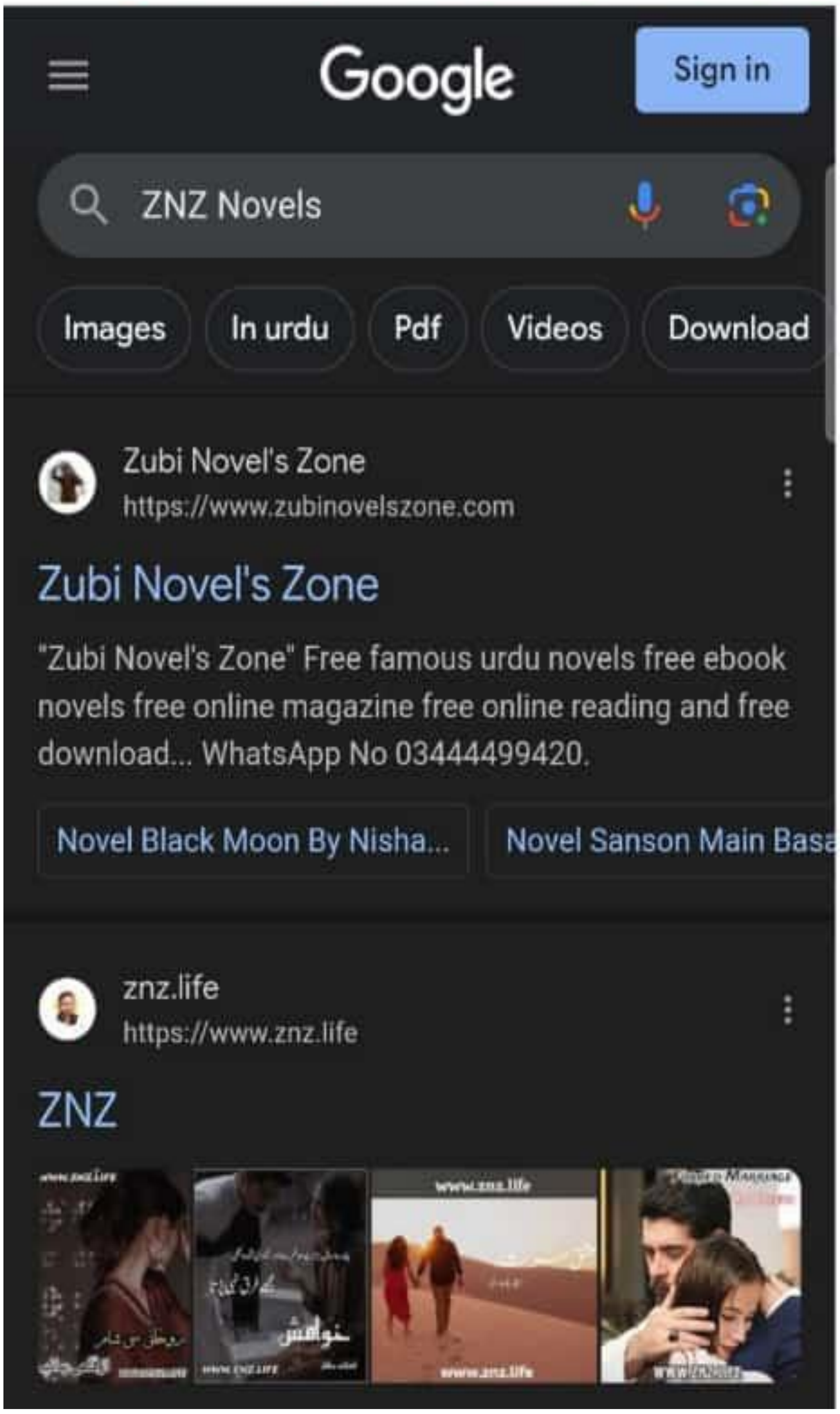

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کرکے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کرکے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now